

تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ

احمد رضا خان صاحب بریلوی کی حسام الحرمین کا جواب
خود علمائے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً
کے قلم سے

المہند علی المفند

معروف بہ

التصدیقات لدفع التلبیسات

تسمیہ مترجم

ماضی الشفرتین
علی
خادع اہل الحرمین

جس سے جماعت حضرات دیوبند کے عقائد و خیالات کی تائید و توثیق ہو کر دنیا بھر کے علما کی مہر تصدیق ثبت ہو چکی ہے

شائع کنندہ

نفیس منزل

۷۷ / ۳ کریم پارک ○ لاہور

تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ

احمد رضا خان صاحب بریلوی کی حسام الحرمین کا جواب
خود علمائے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً
کے قلم سے

المُهَنَّد علی المُفَنَّد

معروف بہ

التصدیقات لدفع التلبیسات

تعریب مترجم

ماضی الشفرتین
علی
خادع اہل الحرمین

جس میں جماعت علمائے دیوبند کے عقائد و خیالات کی تائید و توثیق ہو کر دنیا بھر کے علماء کی مہر تصدیق ثبت ہے

شائع کردہ
مکتبہ حنفیہ ○ جامع مسجد گنبد والی جہلم
زیر نگرانی حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب فاضل دیوبند

المهند على المفند

یعنی

عقائد علماء اہل سنت دیوبند

تالیف

فخر المحدثین حضرۃ مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس اللہ سرہ العزیز

المتوفی ۱۳۴۶ھ

ناشر

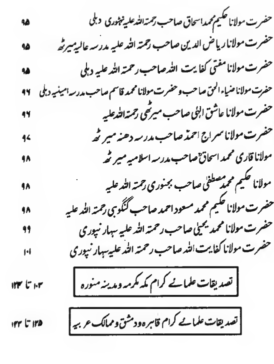
نفیس منزل

۳/۷۷ کریم پارک لاہور

فہرست

المہند علی المفند یعنی عقائد علماء اہل سنت دیوبند (عربی اردو)

تصدیقات علمائے دیوبند رحمہم اللہ تعالےٰ



اکابرِ دار العلوم کا اجمالی تعارف

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہٗ

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خلفائے کاملین نے گیارھویں صدی ہجری میں اور بارھویں صدی میں امام المحدثین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ اور ان کے خاندانِ سعادت نشان نے متحدہ ہندوستان میں جو توفیقِ ایزدی علم و عرفان اور شریعت و طریقت کی جو قندیلیں روشن کیں۔ انہی انوار ہدایت سے تیرھویں صدی کے اواخر میں حضرت مجدد الف ثانیؒ اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے وارثین کاملین حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ[1] بانی دار العلوم دیوبند اور قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی[2] رحمۃ اللہ علیہ نے عالم اسلام کو منور فرمایا۔ یہ دونوں بزرگ کمالاتِ شریعت و طریقت کے جامع تھے۔ سرورِ کائنات محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت ان کے قلوب و اجسام پر محیط تھی۔ توحیدؔ سنت کی تبلیغ و اشاعت اور شرک و بدعت کے استیصال و انسداد میں ان حضرات نے اپنی مقدس زندگیاں صرف کر دیں۔ مذہب اہل السنت اور مسلک حنفی کو اپنے دور میں ان بزرگوں سے بہت زیادہ تقویت پہنچی۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید میں جو بہت

---

[1] ولادت شعبان یا رمضان ۱۲۴۸ھ وفات ۴ جمادی الاولیٰ ۱۲۹۷ھ یوم پنجشنبہ بعد نماز ظہر۔ حضرت نانوتویؒ کے مفصل حالات و کمالات "سوانح قاسمی" مرتبہ حضرت مولانا مناظر احسن صاحب گیلانیؒ میں مطالعہ فرمائیں جو تین جلدوں میں چھپ چکی ہے ۱۲۔

[2] ولادت ۶ ذیقعدہ ۱۲۴۴ھ وفات یوم الجمعہ ۹ جمادی الثانیہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء۔ حضرت گنگوہی قدس سرہٗ کے ظاہری و باطنی کمالات جاننے کیلئے "تذکرۃ الرشید" مرتبہ حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھیؒ قابلِ مطالعہ ہے جو دو جلدوں میں چھپ چکی ہے۔

پختہ تھے۔ علومِ ظاہرہ کے علاوہ باطنی علوم میں بھی ان حضرات کا ایک خاص مقام تھا۔ ان دونوں بزرگوں نے امام الاولیا، قطب العارفین حضرت حاجی امداد اللہ صاحب چشتی مہاجر مکی قدس سرہٗ سے روحانی فیضان حاصل کیا اور مقاماتِ ولایت میں اس مرتبہ کو پہنچے کہ خود حضرت حاجی صاحب موصوف نے اپنی تصنیفِ لطیف ضیاء القلوب صفحہ ۶۰ میں ارشاد فرمایا ہے کہ :

نیز ہر کس کہ از یں فقیر محبت و عقیدت و ارادت دارد، مولوی رشید احمد صاحب سلمہٗ، و مولوی محمد قاسم صاحب سلمہٗ را کہ جامع جمیع کمالات علومِ ظاہری و باطنی اند، بجائے من فقیر راقم اوراق بلکہ بمدارج فوق از من شمارند اگرچہ بظاہر معاملہ برعکس شد کہ اوشاں بجائے من و من بمقام اوشاں شدم و صحبت اوشاں را غنیمت دانند کہ ایں چنیں کساں دریں زمانہ نایاب اند و از خدمت بابرکت ایشاں فیضیاب بودہ باشند و طریق سلوک کہ دریں رسالہ نوشتہ شد در نظر شاں تحصیل نمایند ان شاء اللہ بے بہرہ نخواہند ماند۔ اللہ تعالیٰ در عمر ایشاں برکت دہاد۔ و از تمامی نعمائے عرفانی و کمالات قربت خود مشرف گرداناد و بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد

جو لوگ مجھ فقیر سے محبت و عقیدت و ارادت رکھتے ہیں، مولوی رشید احمد صاحب سلمہٗ اور مولوی محمد قاسم صاحب سلمہٗ کو جو کمالات علومِ ظاہری و باطنی کے جامع ہیں، مجھ فقیر کی بجائے بلکہ مجھ سے کئی درجے اوپر جانیں اگرچہ بظاہر معاملہ برعکس ہوا کہ وہ میری جگہ اور میں ان کی جگہ ہو گیا۔ ان کی صحبت کو غنیمت جانیں کیونکہ ایسے لوگ اس زمانہ میں نایاب ہیں اور ان کی بابرکت صحبت سے فیض حاصل کریں اور سلوک کا جو طریق اس رسالے میں لکھا گیا ہے وہ ان کے پاس حاصل کریں ان شاء اللہ محروم نہیں رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دیں اور تمام عرفانی نعمتوں اور اپنے قرب کے کمالات سے ان کو مشرف فرمائیں اور بلند درجات تک پہنچائیں اور ان کی ہدایت

ان امثال هذه الاشياء مقدور قطعاً
لكنه غير جائز الوقوع عند اهل السنة
والجماعة من الاشاعرة و الماتريدية
شرعاً وعقلاً عند الماتريدية وشرعاً
فقط عند الاشاعرة فاعترضوا علينا
بانه ان امكن مقدورية هذه الاشياء
لزم امكان الكذب وهو غير مقدور
قطعاً و مستحيل ذاتاً فاجبناهم باجوبة
شتى مما ذكره علماء الكلام منها ان لا
استلزام امكان الكذب بمقدورية خلف
الوعد والاخبار وامثالهما فهو ايضاً
غير مستحيل بالذات بل هو مثل
السفه والظلم مقدور ذاتاً ممتنع
عقلاً وشرعاً او شرعاً فقط كما صرح
به غير واحد من الائمة فلما رأوا
هذه الاجوبة بعثوا الارض ونسبوا
الينا تجويز النقص بالنسبة الى جنابه
تبارك وتعالى واشاعوا هذا الكلام
بين السفهاء والجهلاء تنفيراً للعوام
وابتغاء الشهوات والشهرة بين الانام
وبلغوا اسباب سموات الافتراء فوضعوا

اور ہم یوں کہتے ہیں کہ ان جیسے افعال قطعاً قدرت
میں داخل ہیں۔ البتہ اہل السنت والجماعت اشاعرہ
و ماتریدیہ سب کے نزدیک ان کا وقوع جائز
نہیں۔ ماتریدیہ کے نزدیک نہ شرعاً جائز نہ عقلاً
اور اشاعرہ کے نزدیک صرف شرعاً جائز نہیں
پس بدعتیوں نے ہم پر اعتراض کیا کہ ان امور کا
تحت قدرت ہونا اگر جائز ہو تو کذب کا امکان
لازم آتا ہے اور وہ یقیناً تحت قدرت نہیں
اور ذاتاً محال ہے تو ان کو علماء کلام کے ذکر کیے
ہوئے چند جواب دیے۔ جن میں یہ بھی تھا کہ اگر
وعدہ و خبر وغیرہ کا خلاف تحت قدرت ماننے
سے امکان کذب تسلیم بھی کر لیا جاوے تو وہ
بھی تو بالذات محال نہیں بلکہ سفہ اور ظلم کی طرح
ذاتاً مقدور ہے اور عقلاً و شرعاً یا صرف شرعاً
ممتنع ہے جیسا کہ بہتیرے علماء اس کی تصریح کر
چکے ہیں پس جب انھوں نے یہ جواب دیکھے تو
ملک میں فساد پھیلانے کو ہماری جانب یہ
منسوب کیا کہ جناب باری عز اسمہ کی جانب
نقص جائز سمجھتے ہیں اور عوام کو نفرت دلانے
اور مخلوق میں شہرت پاکر اپنا مطلب پورا کرنے
کو سفہاء و جہلاء میں اس لغویات کی خوب شہرت

تاقیامت ان کا فیض جاری رکھیں۔ نبی اکرمؐ اور ان کی بزرگ آل کے واسطہ سے۔

حضرت حاجی صاحب موصوف چشتی سلسلہ میں اپنے دور میں ایک بے نظیر ہستی تھے جن کا روحانی فیضان عرب و عجم میں پھیلا۔ امام الاولیاء کی اس شہادت کے بعد ان بزرگوں کی تصدیق کے لیے کسی اور شہادت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ ذالک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشآء۔

۱۸۵۷ء کا جہادِ حریت | مغلیہ شاہی خاندان کے زوال کے بعد اسلام کے بدترین اور چالاک دشمن انگریز نے جب ہندوستان پر اپنی جابرانہ حکومت قائم کرلی تو ۱۸۵۷ء میں علماء حق اور حریت پسند طبقہ نے انگریزی حکومت کے خلاف ایک زبردست آزادی کی جنگ لڑی۔ اس جہادِ حریت میں علماء اسلام کی قیادت حضرت حاجی صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں تھی۔ اکابر دیوبند حضرت گنگوہیؒ اور حضرت نانوتویؒ اور حضرت حافظ ضامن صاحب وغیرہ نے اس جہاد کو کامیاب بنانے کے لیے اپنی پوری مجاہدانہ کوششیں صرف کردیں۔ لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ ۱۸۵۷ء کے اس قیامت خیز ہنگامہ میں انگریزی حکومت نے تیرہ ہزار سے زائد علماء اسلام کو پھانسی پر لٹکایا اور بعض مجاہدین کو نہایت وحشیانہ سزائیں دی گئیں۔ بعض مسلمانوں کے بدن پر خنزیر کی چربی مل دی گئی۔ اور زندہ ان کو خنزیر کی کھالوں میں سی کر آگ میں جلا دیا گیا۔ غرضیکہ اس سفاک دشمن نے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ کر اہل ملک کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً بہت زیادہ کمزور کردیا۔ ملک پر سیاسی و مادی تسلط پانے کے بعد انگریز کے ناپاک عزائم یہ تھے کہ مسلمانوں کے دل و دماغ سے بھی اسلامی نقوش و آثار مٹا دیئے جائیں اور قرآنی تعلیمات کو گہری سازش سے ختم کردیا جائے۔ چنانچہ لارڈ میکالے اور اس کی تعلیمی کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں حسب ذیل الفاظ لکھے تھے :-

"ہمیں ایک ایسی جماعت بنانی چاہیے، جو ہم میں اور ہماری
کروڑوں رعایا کے درمیان مترجم ہو اور یہ ایسی جماعت ہونی چاہیے
جو خون اور رنگ کے اعتبار سے تو ہندوستانی ہو مگر مذاق اور رائے
الفاظ اور سمجھ کے اعتبار سے انگریز ہو۔" (تاریخ التعلیم میجر باسو، ص ۱۰۵)[1]

——— مرحوم اکبر الٰہ آبادی نے اسی حقیقت کو اس شعر میں بیان کیا ہے :

یوں قتل میں بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

دارالعلوم دیوبند کی بنیاد

انگریزی حکومت کے عزائم اور اس کے فرعونی اقتدار کے خوفناک نتائج کو حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ نے اپنی قوت قدسیہ سے پہلے ہی ادراک کر لیا تھا۔ ۱۸۵۷ء کی ناکامی کی تلافی اور اسلامی علوم و نظریات کے تحفظ کے لیے دیوبند میں ایک دینی عربی مدرسہ کی بنیاد رکھی گئی اس وقت کے اکابر اولیاء اللہ کی دعائیں اس مدرسہ کے شامل حال تھیں۔ چنانچہ اس عظیم الشان مدرسہ کا افتتاح بتاریخ ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ مطابق ۱۸۶۷ء مسجد چھتہ میں انار کے مشہور درخت کے نیچے ہوا۔ اس تاریخی درسگاہ کے سب سے پہلے معلم حضرت علامہ محمود صاحب اور پہلے متعلم محمود الحسن تھے جو بعد میں شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب اسیر مالٹا کی تاریخی شخصیت سے جہان میں مشہور ہوئے۔ خداوند عالم کی رحمتؐ نصرت سے یہ دینی درسگاہ بعد میں دارالعلوم دیوبند کے نام سے عالم اسلامی کے لیے سرچشمۂ علوم و معارف بنی، جس کے فیوض و برکات سے آج تک ایک عالم مستفید ہو رہا ہے۔ "تاریخ دیوبند" میں لکھا ہے کہ حضرت مولانا رفیع الدین صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

---

[1] انگریزی دور کے مظالم اور فرنگی حکومت کی مسلم کش پالیسی کی تفصیلات کے لیے "نقش حیات" جلد اول، مولفہ شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا مطالعہ کریں۔ ۱۲

مہتمم دارالعلوم دیوبند کو خواب میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدرسہ کے کنوئیں پر تشریف فرما ہیں اور کنواں دودھ سے بھرا ہوا ہے۔ ایک بڑا ہجوم لوگوں کا سامنے ہے۔ لوگوں کے پاس چھوٹے بڑے برتن ہیں اور ساقیٔ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم سب کے برتنوں کو دودھ سے بھر رہے ہیں۔ اس خواب کی تعبیر لوگوں نے یہ نکالی کہ انشاء اللہ اس مدرسہ سے شریعتِ محمدیہ کے علوم و فیوض کے چشمے جاری ہونگے جن سے ایک جہان سیراب ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بعض محققین نے فرمایا ہے کہ اس دور میں دارالعلوم دیوبند ایک مجدد کی حیثیت رکھتا ہے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ اس دارالعلوم کے ذریعہ کتاب و سنت کے علوم و معارف کا جو فیضان اطرافِ عالم میں پھیلا ہے اس کی نظیر اس زمانہ میں نہیں مل سکتی۔ عالمِ اسباب کے پیشِ نظر اگر دارالعلوم کا وجود نہ ہوتا تو متحدہ ہندوستان میں مذہب اہل السنت والجماعت کا صرف نام ہی باقی رہ جاتا۔ لیکن اکابرِ دارالعلوم کی اصلاحی اور تجدیدی مساعی سے شرک و الحاد کی ظلمتیں چھٹ گئیں اور توحید و سنت کے انوار پھیل گئے۔ بانیٔ دارالعلوم حضرت نانوتویؒ نے دارالعلوم اور دیگر دینی مدارس کے لیے آٹھ بنیادی اصول وضع فرمائے تھے جن پر دارالعلوم کی علمی و دینی ترقیات موقوف ہیں۔ ۱۹۲۲ء میں بسلسلہ تحریکِ خلافت مشہور مسلم لیڈر مولانا محمد علی صاحب جوہر مرحوم جب دیوبند تشریف لائے اور ان کو حضرت نانوتویؒ کے یہ آٹھ اصول بتلائے گئے۔ تو آپ رو پڑے اور فرمایا کہ یہ اصول تو الہامی معلوم ہوتے ہیں[1] بلاشبہ دارالعلوم نے اس صدی میں بلا مبالغہ ہزاروں محدث، مفسر، فقیہ، متکلم، صوفی عارف اور مجاہد پیدا کیے ہیں۔ حجۃ الاسلام حضرت نانوتویؒ اور قطب الارشاد حضرت گنگوہیؒ کے فیض یافتہ تلامذہ و متوسلین میں سے سب سے جامع تر شخصیت امامِ انقلاب شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب اسیرِ مالٹا[2] رحمۃ اللہ علیہ کی ہے جو دارالعلوم کے

---

[1] ملاحظہ ہو آزادیٔ ہند کا خاموش رہنما" دارالعلوم دیوبند، مولفہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم
[2] اسارتِ مالٹا کے اسباب و واقعات کیلئے ملاحظہ ہو کتاب "اسیرِ مالٹا" مولفہ شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ۔

سب سے پہلے طالب العلم ہیں۔ حضرت شیخ الہندؒ کے سینکڑوں تلامذہ و مسترشدین میں سے شیخ العرب والعجم امیر المجاہدین حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ[1] شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند، جامع کمالات صوری و معنوی حضرت علامہ مولانا محمد انور شاہ صاحبؒ کشمیری محدث دیوبند، مفتی اعظم سند العلماء حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب دہلویؒ شیخ الحدیث مدرسہ امینیہ دہلی، شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی، صاحب فتح الملہم شرح صحیح مسلم (المتوفی ۱۳۶۹ھ ۱۹۴۹ء) اور بطل حریت، داعی انقلاب حضرت مولانا عبید اللہ صاحب سندھی، وہ ممتاز شخصیتیں ہیں جن کے ذریعہ دیوبندی مسلک کو ہر شعبہ میں بہت زیادہ تقویت پہنچی۔ علاوہ ازیں اکابر دیوبند میں سے حکیم الامت، امام طریقت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ[2] صاحب تفسیر بیان القرآن (المتوفی ۱۳۶۲ھ) کو بھی حضرت شیخ الہندؒ کی شاگردی کا شرف حاصل ہے۔ شیخ التفسیر قطب زماں، صاحب کشف و کرامت حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ (جو دار العلوم دیوبند کے فیضیافتہ ہیں)، اکثر فرمایا کرتے تھے کہ دار العلوم دیوبند کے شیخ الحدیث اور صدر مدرس آج تک جامع الظاہر و الباطن ہوتے ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ گیارہ مرتبہ حرمین شریفین کی حاضری نصیب ہوئی ہے، جہاں روئے زمین کے اولیاء اللہ جمع ہوتے ہیں لیکن اتنی مدت میں میں نے وہاں حضرت مدنیؒ جیسا جامع بزرگ نہیں دیکھا۔ علاوہ مذکورہ بزرگوں کے شیخ المشائخ العارف باللہ حضرت مولانا شاہ عبد الرحیم صاحب رائپوریؒ اور قطب دوراں واصل باللہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب رائپوریؒ بھی حضرات اکابر دیوبند کے فیضیافتہ ہیں، جن کے انوار ولایت نے ہزاروں قلوب میں معرفت کے

---

[1] ولادت ۱۹ شوال ۱۲۹۶ھ مطابق ۱۸۷۹ء۔ وفات بروز جمعرات ۱۲ جمادی الاول ۱۳۷۷ھ مطابق ۵ دسمبر ۱۹۵۷ء حضرت مدنی نے تقریباً ۱۴ سال مدینہ منورہ مسجد نبوی میں کتاب و سنت کا درس دیا ہے۔ حضرت کی خود نوشت سوانح عمری "نقش حیات" دو جلدوں میں چھپ چکی ہے اور مکتوبات شیخ الاسلام بھی چار جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں جو علوم و معارف کا گنجینہ ہیں۔ ۱۲

[2] حضرت تھانویؒ کی تصانیف کی تعداد تقریباً ایک ہزار تک پہنچتی ہے اور ان میں حضرت کے مواعظ و ملفوظات علوم و معارف کا بہترین مجموعہ ہیں۔

چراغ جلا دیے۔ امیر شریعت، مجاہد حریت، بطل جلیل، خطیب امت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا جمال و جلال بھی اکابر دیوبند ہی کا پرتو ہے جس نے ہزاروں نوجوانوں میں عشقِ ختمِ نبوت کی آگ لگا دی۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین!

ایک تکفیری فتنہ

انگریز ان مجاہدین حریت اور علمائے حق کو اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتا تھا جب اس نے دارالعلوم دیوبند اور ان کے اکابر کے علمی و دینی اثرات کو پھیلتے دیکھا تو اس نے اس سرچشمۂ اسلام کو ختم کرنے کے لیے مختلف تدابیر اختیار کیں۔ بعض دُنیا پرست مولویوں اور پیروں کو خرید لیا گیا اور ان کے ذریعہ ان حضرات پر وہابیت کا الزام لگایا، اور اس سے پہلے بھی ان اکابر کے اسلاف امام المجاہدین، قدوۃ الکاملین حضرت سید احمد شہید بریلویؒ اور عالم ربانی، مجاہد جلیل حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کی مجاہدانہ قربانیوں کو اسی وہابیت کے الزام سے ناکام بنانے کی کوشش کی جا چکی تھی۔ خدا جانے وہ کون سے اسباب وعوامل تھے کہ فرقۂ بریلویہ کے بانی مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی نے اکابر دیوبند کے خلاف تکفیری مہم تیز کر دی۔

حسام الحرمین کی حقیقت

مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی موصوف نے ۱۳۲۳ھ میں سفرِ حج اختیار کیا۔ حج سے فراغت کے بعد انھوں نے مکہ معظمہ میں ہی ایک رسالہ مرتب کیا جس میں اکابر دیوبند کی عبارات کو لفظی و معنوی تحریف کر کے درج کیا گیا، اور طرفہ یہ کہ ان محبت و اطاعت محمدی میں ڈوبی ہوئی شخصیتوں پر یہ اتہام لگایا کہ معاذ اللہ انھوں نے اپنی کتابوں میں خدا کو جھوٹا کہا ہے اور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دی ہیں۔ رسالہ کو اس طرح سے مرتب کیا کہ پہلے فرقۂ قادیانیہ کے عنوان سے مرزا غلام احمد متنبی قادیان کی کفریہ عبارتیں درج کیں اور اس کے بعد اکابر دیوبند کو فرقہ وہابیہ کذابیہ اور فرقہ وہابیہ شیطانیہ کے قبیح عنوانات کے تحت متعدد فرقوں میں تقسیم کیا گیا۔ تاکہ ناواقف لوگ یہ سمجھیں کہ فرقۂ قادیانیہ کی طرح

ہندوستان میں یہ بھی کوئی مستقل جدید فرقے پیدا ہوئے ہیں۔ اس رسالہ میں اکابر دیوبند میں سے حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہیؒ، فخر العارفین حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہارنپوریؒ مصنف بذل المجہود شرح ابو داؤد، اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ خلیفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی، کی عبارتوں کو توڑ موڑ کر پیش کرکے ان پر قطعی تکفیر کا فتویٰ صادر کیا، اور یہاں تک لکھا کہ جو شخص ان کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔

علمائے حرمین شریفین سے اس فتویٰ کی تصدیقات حاصل کرنے کے لیے مختلف ذرائع[1] و وسائل سے کام لیا گیا۔ یہ حضرات چونکہ اکابر دیوبند اور ان کی تصانیف سے پورے متعارف نہ تھے، اس لیے رسالہ کی مندرجہ عبارات[2] کے پیش نظر اپنی تصدیقات لکھ دیں۔ ان میں سے محتاط علماء نے یہ لکھا کہ اگر واقعی ان کے عقائد ایسے ہیں تو فتویٰ درست ہے۔ حجاز سے واپسی پر کچھ عرصہ سکوت کرنے کے بعد مولوی احمد رضا خان صاحب نے یہ رسالہ حسام الحرمین کے نام سے ہندوستان میں ۱۳۲۵ھ میں طبع کرایا۔

المہنّد علی المفنّد

ان ایام میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ مدینہ منورہ میں ہی حاضر باش تھے اور مسجد نبوی میں آپ کا درس بہت عروج پر تھا۔ لیکن حسام الحرمین کی کارروائی اس طرح رازداری میں رکھی گئی کہ آپ کو اس وقت اس کا مکمل علم نہ ہو سکا۔ اس تکفیری سازش سے مطلع ہونے کے بعد حضرت مدنیؒ نے اکابر علمائے حرمین شریفین کو حقیقت حال سے مطلع کیا۔ تو ان حضرات

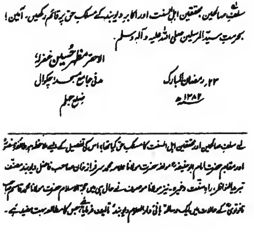
---

[1] اس کی تفصیل الشہاب الثاقب مصنفہ شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

[2] اکابر دیوبند کی جن عبارات کو ہدف تکفیر بنایا گیا ہے۔ ان کے تحقیقی جوابات کیلئے حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے۔ الشہاب الثاقب مؤلفہ شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ۔ تزکیۃ الخواطر، والسحاب المدرار، مصنفہ حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب چاندپوری۔ اور فیصلہ کن مناظرہ مؤلفہ حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدیر ماہنامہ الفرقان لکھنؤ۔ اور فیصلہ خصومات مصنفہ حضرت مولانا عبد الرؤف صاحب جگنپوری (برہما)

نے چھبیس ۲۶ سوالات قلمبند کرکے اکابر دیوبند کو جواب کے لیے ارسال کیے۔ اس وقت حضرت گنگوہیؒ اور حضرت نانوتویؒ کا وصال ہو چکا تھا۔ مذکورہ سوالات کے جوابات فخر المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ نے فصیح عربی زبان میں مرتب فرمائے جس پر اس وقت کے تمام مشاہیر دیوبند مثلاً شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ صاحب، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحبؒ تھانوی، اسوۃ العلماء حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائپوریؒ، بقیۃ السلف حضرت مولانا حافظ محمد احمد صاحب مہتمم دارالعلوم ابن حجۃ الاسلام حضرت نانوتوی، عارف کامل حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب مفتی اعظم دارالعلوم، اور مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی نے اپنی تصدیقات تحریر فرمائیں۔ مشاہیر ہند کے علاوہ حجاز، مصر اور شام وغیرہ اسلامی ممالک کے مقتدر علماء اور مشائخ نے بھی اپنی تصدیقات سے اس کو مزین فرمایا چنانچہ یہ رسالہ ۱۳۲۵ھ میں تحریر ہوا اور "المہند علی المفند" کے نام سے ملک میں شائع کیا گیا۔ اس رسالہ میں مذکورہ سوالات کی روشنی میں اکابر دیوبند کے عقائدِ حقہ کی تشریح و توضیح کی گئی ہے جس سے مخالفین و معاندین کی تلبیسات کا پردہ چاک ہو کر بزرگانِ دیوبند کا حقانی و حقیقی مسلک واضح ہو جاتا ہے۔ گویا کہ "المہند" اکابرِ دیوبند کی ایک ایسی متفقہ تاریخی دستاویز ہے جس میں دیوبندی مسلک اصولی طور پر محفوظ کر دیا گیا ہے۔

طبع جدید گو "المہند" کا اردو ترجمہ عقائد علمائے دیوبند کے نام سے متعدد بار شائع ہوا ہے لیکن عربی متن مع ترجمہ اردو عرصہ سے نایاب تھا۔ جس کی علمائے کرام کو طلب تھی۔ الحمد للہ اس تاریخی دستاویز کی جدید طباعت و اشاعت کی سعادت حق تعالیٰ نے پاکستان میں رفیقِ محترم حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلمی زید مجدہم مجاز حضرت لاہوریؒ کو نصیب فرمائی ہے۔ جن کی مساعی سے یہ علمی و عرفانی ہدیہ اہل اسلام کی خدمت میں پیش ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بندۂ ناکارہ اور جملہ مسلمانوں کو



سلفِ صالحین[1]، محققین اہل السنت اور اکابر دیوبند کے مسلک حق پر قائم رکھیں۔ آمین!
بحرمت سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

۲۲ رمضان المبارک
۱۳۸۲ھ

الاحقر مظہر حسین غفرلہٗ
مدنی جامع مسجد چکوال
ضلع جہلم

---

[1] سلف صالحین اور محققین اہل السنت کا مسلک حق کیا تھا؟ اس کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو مکتوبِ عنوثؒ اور مقامِ حضرت امام ابو حنیفہؒ مؤلفہ حضرت مولانا علامہ محمد سرفراز خان صاحب فاضل دیوبند مصنف تبرید النواظر، راہِ سنت وغیرہ۔ نیز مولانا موصوف نے حال ہی میں حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ کے حالات میں ایک رسالہ "بانی دار العلوم دیوبند" تالیف فرمایا ہے جس کا مطالعہ بہت مفید ہے۔



الحمد للہ الذی یحق الحق بکلماتہ ویبطل الباطل بسطواتہ نصر المؤمنین وقال کان حقا علینا نصر المؤمنین وقطع کید الخائنین فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ والصلوٰۃ والسلام علی مفرق فرق الکفر و الطغیان ومشتت جیوش بغاۃ القرین و الشیطان۔ وعلی آلہ وصحبہ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰهُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰہِ وَ رِضْوَانًا ما تعاقب النیران وتضاد الکفر والایمان

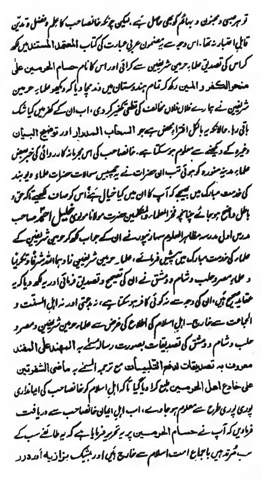
اما بعد، حضرات ان چند سطور کو بغور ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہو جائے گا کہ عالیجناب احمد رضا خان صاحب بریلوی نے اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے اور ان کی کوشش اور تدبیر کس انداز سے اسلام کو صدمہ پہنچا رہی ہے۔ مختصر یہ ہے کہ مخالفین اسلام نے گوناگوں انداز سے اسلام کو صدمہ پہنچایا، مگر خان صاحب نے روافض کی طرح اخیار امت محمدیہ کو منتخب کر کے ان ہی سے لوگوں کو متنفر کرنا چاہا جیسے روافض نے امت کے خلاصہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو منتخب کر کے ان کی تکفیر کی، اور تبرا بازی و سب و شتم سے کام لیا تھا۔ ایسے ہی خان صاحب نے اس وقت جو دین کے منتخب اور برگزیدہ جماعت کے آفتاب و ماہتاب تھے۔ ان کو اپنے گھر کے دھوئیں سے مکدر کرنا چاہا۔ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْکٰفِرُوْنَ۔

چراغے را کہ ایزد بر فروزد
کسے کو تف زند ریشش بسوزد

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ خانصاحب کے خاندان میں چونکہ بدعت کی
تخم ریزی پہلے ہی سے ہو چکی ہے اس وجہ سے سب کے پچھلے نچوڑ خانصاحب احمد رضا
خان، برعکس نہند نام زنگی کافور، درحقیقت احمد خانخان صاحب نے تمام ہندوستان
میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ فرزانت و معجزہ من معجزات سید المرسلین
علیہ التحیۃ والتسلیم کے خاندان کو جتنا۔ اور حضرت مولانا اسمٰعیل صاحب شہید مرحوم و مظلوم
اہلِ بدعت پر بوجہ بعض کلمات کے جو سنت اور غالی اہلِ بدعات کے جن کی بدعات
شرک کی حد تک پہنچ گئیں تھیں مقابلہ میں لکھے گئے تھے تمام قرائن حالیہ اور غیر حالیہ
سے قطع نظر کرکے اتہامات لگائے اور ان پر تشدد کیا، بلکہ غیر متناہیہ وجوہ سے کفر لازم
کیا اور ان کا کفر اجماعی قطعی قرار دے کر فقہائے کرام کا فتویٰ تکفیر چھاپ دیا۔ گر حضرت
شاہ صاحب کے خاندان کی عظمت مسلم ہو چکی تھی، اور ان کا خانہ تمام آفتاب سمت الاصل
تھا۔ پس اگر کوئی بدبخت یا ناواقف حضرت شہید مرحوم سے بدظن بھی ہو تو اور حضرات کا
تقدس کیا بدعات کی جڑ اکھیڑنے کو کم ہے۔ اس وجہ سے خانصاحب کو پوری کامیابی نہ
ہوئی، اور چونکہ اس زمانہ میں بدعت کی تباہی حضرت شاہ صاحب کے خاندان کے جائز
وارث اور ارشد تلامذہ حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب قدس سرہ العزیز، نانوتوی
حجۃ اللہ تعالیٰ فی الارض، اور حضرت رشید الاسلام والمسلمین آیۃ من آیات رب العالمین
حضرت مولانا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی قدس اسرارہم کے سپرد ہوئی
اور حمایت سنت مصطفوی کا بلند جھنڈا انہی کے مقدس ہاتھوں میں دیا گیا جو مدرسہ عالیہ
کی رفیع عمارت پر ان حضرات نے قائم فرمایا اور مَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ
طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ

سرتا بپا کی طرح جیسے آسمان سے باتیں کر رہا تھا، اپنے استحکام میں ساتوں زمین تک بھی پہنچا ہوا تھا اور ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ روم اور شام اور عرب و عجم، کابل و قندھار، بخارا و خراسان، چین و تبت وغیرہ، دنیا کے تمام گوشوں سے نظر آتا تھا اور عاشقان سنت اس کے سبز پھریرہ کو دور ہی سے دیکھ کر سنتِ نبوی کی مہک اس سے پالیتے تھے اور آنکھ بند کیے چلے آتے تھے۔ اور دیوبند کی گلیوں میں پھرتے نظر آتے تھے اور یہاں کی خشک روٹی اور دال کو یہاں کے بدعت خانہ کے قورما پلاؤ پر ترجیح دیتے تھے، اور بادشاہی سے بھی بہتر ہے گدائی تیری

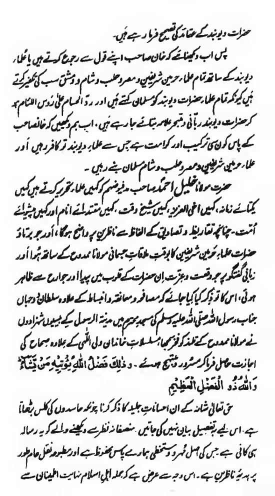
کا نعرہ بلند کرتے تھے حَوَالَيْهِ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ کا نظارہ دیکھ کر خانصاحب ہمہ تن پوری توجہ انہی حضرات کے اثر شکنی کی طرف فرمائی۔ حضرت شہید مظلوم رحمۃ پر سترہ وجہ سے کفر ثابت فرما کر فقہائے کرام کا اجماعی قطعی فیصلہ قرار دے کر خود احتیاط کی تھی جس کی بنا پر خود فقہائے کرام اور اصحاب فتویٰ محققین کے نزدیک خود مع جملہ متبعین کے کافر ہو چکے تھے مگر حضرات موصوفین حضرت مولانا مرلی محمد قاسم صاحب حضرت مولانا مرلی رشید احمد صاحب قدس سرہم اور حضرت مولانا مرلی خلیل احمد صاحب اور حضرت مولانا مرلی اشرف علی صاحب دامت برکاتہم کا نام لے کر قطعی تکفیر کی اور یہ کہا کہ جو ان کے کافر کہنے میں تردد و تامل اور شک کرے وہ بھی قطعی کافر ہے۔ حضرت مولانا نانوتویؒ پر ختم زمانی کے انکار کرنے کا الزام لازم کیا۔ اور حضرت مولانا گنگوہیؒ پر یہ افترا کیا کہ وہ خدا کے کذب بالفعل کے جائز رکھنے والے کو مسلمان سنی بتاتے ہیں حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مدت فیضہم کی جانب یہ خیانت فرمائی کہ وہ براہین قاطعہ میں تصریح کرتے ہیں کہ ابلیس لعین کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔ حضرت مولانا اشرف علی صاحب دامت برکاتہم پر یہ بہتان لگایا کہ حفظ الایمان میں تصریح کی کہ جس قدر علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے اتنا



تو ہر صبی و مجنون و بہائم کو بھی حاصل ہے، لیکن چونکہ خانصاحب کا علم و فضل و تدین قابلِ اعتبار نہ تھا. اس وجہ سے یہ مضمون عربی عبارت کی کتاب المعتمد المستند میں لکھ کر اس کی تصدیق علماءِ حرمین شریفین سے کرائی اور اس کا نام حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر و المین رکھ کر تمام ہندوستان میں دند مچا دیا کہ دیکھو علماءِ حرمین شریفین نے ہمارے فلاں فلاں مخالف کی قطعی تکفیر کر دی، اب ان کے کفر میں کیا شک باقی رہا. حالانکہ یہ بالکل افتراءِ محض ہے جو السحاب المدرار اور توضیح البیان وغیرہ کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے. خانصاحب کی اس مجرمانہ کارروائی کی خبر بعض علماءِ مدینہ منورہ کو ہوئی تب ان حضرات نے یہ چھبیس سوالات حضرات علماءِ دیوبند کی خدمت مبارک میں بھیجے کہ آپ کا ان میں کیا خیال ہے؟ اس کو صاف لکھیے تاکہ حق و باطل واضح ہو جائے چنانچہ فخر العلماء المتکلمین حضرت مولانا مولوی خلیل احمد صاحب مدرس اول مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور نے ان کے جواب لکھ کر حرمین شریفین کے علماء کی خدمت مبارک میں پیش فرمائے، علماءِ حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تکریماً و علماءِ مصر و حلب و شام و دمشق نے ان کی تصحیح و تصدیق فرمائی اور یہ لکھ دیا کہ یہ عقائد صحیح ہیں، ان کی وجہ سے نہ کوئی کافر ہو سکتا ہے، نہ بدعتی اور نہ اہل السنت و الجماعت سے خارج۔ اہلِ اسلام کی اطلاع کی غرض سے علماءِ حرمین شریفین و مصر و حلب و شام و دمشق کی تصدیقات بصورت رسالہ مسمیٰ بہ المہند علی المفند معروف بہ تصدیقات لدفع التلبیسات مع ترجمہ المسمیٰ بہ ماضی الشفرتین علی خادع اهل الحرمین طبع کرا دیا گیا تاکہ اہلِ اسلام کو خانصاحب کی ایمانداری پوری پوری طرح سے معلوم ہو جاوے، اب اہلِ ایمان خانصاحب سے دریافت فرماویں کہ آپ نے حسام الحرمین پر یہ تحریر فرمایا ہے کہ یہ طائفے سب کے سب مرتد ہیں باجماع امت اسلام سے خارج ہیں اور بیشک بزازیہ اور درر

اور غرر اور فتاوٰی خیریہ اور مجمع الانہر اور در مختار وغیرہ معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا ہے کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔ انتہٰی - پھر صفحہ ۴۴ پر ہے، حمد و صلٰوۃ کے بعد میں کہتا ہوں کہ یہ طائفے جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے۔ غلام احمد قادیانی اور رشید احمد اور جو ان کے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد انبیٹھی اور اشرف علی وغیرہ، ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں، نہ شک کی مجال، بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں بھی شک نہیں، انتہٰی - اور حضرات علماء حرمین شریفین و مصر و حلب و شام ان تمام حضرات کو مسلمان اور ان کے جملہ عقائد کو عقائد اہلِ سنت لکھ کر ان کی تصحیح و تصدیق فرماتے ہیں تو اب جناب کے فتوٰی کے موافق یہ تمام حضرات اور جملہ اہلِ عرب و روم و دمشق و شام و مصر و عراق کیا قطعی کافر ہو گئے۔ کیا جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے، وُہ بھی کافر ہے۔ معاذ اللہ العظیم ونعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔

مسلمانو، یہ ہے خانصاحب کی محبتِ سنّت، اور یہ ہیں وُہ اہلِ السنت والجماعت کہ دنیا میں کسی کو بھی مسلمان نہ چھوڑا۔ بڑے بڑے کفار جو اسلام کے مٹانے کی تدابیر میں مصروف ہیں۔ خانصاحب نے ایک فتوے سے گویا سب کی مرادیں پوری کرا دیں۔ مگر اسلام کا مٹا دینا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ کوئی اپنا منہ دین و دنیا میں کالا کرے مگر آفتابِ اسلام تو قیامت تک تاباں ہی رہے گا۔ چونکہ رئیس فرقۂ مبتدعہ عالیجناب احمد رضا خانصاحب بریلوی کی حسام الحرمین کی حقیقت منکشف ہو گئی کہ خانصاحب نے جو کچھ لکھا تھا، وہ محض افترائے خالص تھا۔ علماء کرام حضرات دیوبند کو کافر نہ کہے اور ان کے کفر میں کسی طرح شک و تردد و تامل کرے، وُہ بھی قطعی کافر ہے۔ اس لیے اس رسالہ کے دیکھنے سے واضح ہو جائے گا کہ علماء حرمین شریفین زادھما اللہ شرفاً وتکریماً



حضرات دیوبند کے عقائد کی تصحیح فرما رہے ہیں۔

پس اب دیکھنا ئے کہ خان صاحب اپنے قول سے رجوع کرتے ہیں یا علماء دیوبند کے ساتھ تمام علماء حرمین شریفین و مصر و حلب و شام و دمشق سب کی تکفیر کرتے ہیں کیونکہ تمام علماء حضرات دیوبند کو مسلمان کہتے ہیں اور ردّ الحسام علیٰ رؤس اللئام ہو کر حضرات دیوبند ربّانی و متبحر علامہ بتائے جا رہے ہیں۔ اب ہم دیکھیں کہ خانصاحب کے پاس کون سی ترکیب اور کرامت ہے جس سے علماء دیوبند تو کافر رہیں اور علماء حرمین شریفین و مصر و حلب و شام مسلمان بنے رہیں۔

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مد فیوضہم کو کہیں علماء تحریر کرتے ہیں کہیں یکتائے زمانہ، کہیں اخی العزیز، کہیں شیخ وقت، کہیں مقتدائے انام اور کہیں پیشوائے اُمت۔ چنانچہ تقاریظ و تصادیق کے الفاظ سے ناظرین پر واضح ہوگا، اور جو برتاؤ حضرات علماء حرمین شریفین کا بوقت ملاقاتِ جسمانی مولانا ممدوح کے ساتھ ہُوا اور زبانی گفتگو پر جو وقعت و عزت اِن حضرات کے قلوب میں پیدا اور جوارح سے ظاہر ہوئی، اس کا تو ذکر کیا کیا جائے کہ مصافحہ و معانقہ و انبساط کے علاوہ سلطان دوجہاں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد محترم میں مدینۃ الرسول کے بیسیوں شہزادوں نے مولانا ممدوح کے تلمذ کو فخر سمجھا، مسلسلاتِ خاندان ولی اللّٰہی کے علاوہ صحاح کی اجازت حاصل فرما کر مسرور و مبتہج ہوئے۔ وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ

حق تعالیٰ شانہ کے ان احساناتِ جلیلہ کا ذکر کرنا چونکہ حاسدوں کی کلس بڑھاتا ہے۔ اس لیے بہ تفصیل بیان نہیں کی جاتیں۔ منصفانہ نظر سے دیکھنے والے کو یہ رسالہ ہی کافی ہے۔ جس کی اصل مُہر و دستخطی ہمارے پاس محفوظ ہے اور مطبوعہ نقل عام طور پر ہدیۂ ناظرین ہے۔ اس وجہ سے عرض ہے کہ جملہ اہلِ اسلام نہایت اطمینان سے

المهند اور اس کے ترجمہ کو ملاحظہ فرمائیں تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ حضرات علماء کرام دیوبند کے عقائد بالکل صحیح اہل السنت و الجماعت کے موافق ہیں اور جملہ اہل حق کا اتفاق ہی حضرات علماء کے ساتھ ہیں نہ کہ خانصاحب کے۔ سو اب کوئی بات ایسی باقی نہیں رہی جس کو اہل بدعات ان حضرات کی طرف منسوب کر کے غیر مقلد یا وہابی کہہ سکیں۔ خانصاحب کا مکر کھل گیا اور ان کی تدابیر کا خاتمہ ہو چکا۔ والحمد للہ علی ذالک۔

خانصاحب فقط حضرات دیوبند اور دیگر خادمان سنت ہی کے مخالف اور دشمن نہیں ہیں۔ ان کے انداز سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ نفس اسلام ہی کے دشمن ہیں۔ اگر ان کا بس چلے تو سب کو جہاں پہنچا دیں معلوم ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ اس دین کا حافظ ہے۔ اس لیے آسمان کا تھوکا منہ ہی پر آتا ہے اور جو اس شریعت بیضا میں رخنہ اندازی کرتا ہے خود رو سیاہ اور ذلیل و خوار بنتا ہے۔

چونکہ یہ تمہید ہے رسالہ مہند کی۔ اس لیے اختصار المختار کو بقدر کفایت درج کر دیا گیا ہے۔ اہل حق صاحبوں کو اس بحث کی تفصیل مطلوب ہو تو "تشئید الایمان بالسنۃ و القرآن" کو ملاحظہ فرماویں جس میں خانصاحب کی عیاری تصدیے مفصل مذکور ہے اور رسائل مفصلہ ذیل جو خانصاحب کے رد میں لکھے گئے ہیں مطالعہ کریں:

اسکات المعتدی، قاصمۃ الظہر، الطین اللازب، السہل علی الجبیل، الختم علی لسان الخصم۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ایھا العلماء الکرام والجہابذۃ العظام قد نسب الی ساحتکم الکریمۃ اناس عقائد الوھابیۃ قالوا باوراق ورسائل لا نعرف معانیھا لاختلاف اللسان فنرجو ان تخبرونا بحقیقۃ الحال و مرادات المقال ونحن نسئلکم عن امور اشتھر فیھا خلاف الوھابیۃ عن اھل السنۃ والجماعۃ

اے علماء کرام اور سرداران عظام! تمہاری جانب چند لوگوں نے وہابی عقائد کی نسبت کی ہے اور چند اوراق اور رسالے ایسے لائے جن کا مطلب غیر زبان ہونے کے سبب ہم نہیں سمجھ سکے۔ اس لیے امید کرتے ہیں، ہمیں حقیقتِ حال اور قول کے مراد سے مطلع کروگے اور ہم تم سے چند امور ایسے دریافت کرتے ہیں جن میں وہابیہ کا اہلِ سنت والجماعت سے خلاف مشہور ہے

السوال الاول والثانی

(۱) ما قولکم فی شد الرحال الی زیارۃ سید الکائنات علیہ افضل الصلوات والتحیات وعلیٰ آلہ و صحبہ۔

پہلا اور دوسرا سوال

کیا فرماتے ہو۔ شد رحال میں سید الکائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کے لیے

(۲) ای الامرین احب الیکم وافضل لدی اکابرکم للزائر هل ینوی وقت الارتحال للزیارة زیارته علیه السلام او ینوی المسجد ایضاً وقد قال الوهابیة ان المسافر الی المدینة لا ینوی الا المسجد النبوی۔

تمہارے نزدیک اور تمہارے اکابر کے نزدیک ان دو باتوں میں کون امر پسندیدہ و افضل ہے کہ زیارت کرنے والا بوقت سفر زیارت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ السلام کی زیارت کی نیت کرے یا مسجد نبوی کی بھی، حالانکہ وہابیہ کا قول ہے کہ مسافر مدینہ منورہ کو صرف مسجد نبوی کی نیت سے سفر کرنا چاہیے

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ومنه نستمد العون والتوفیق وبیده ازمة التحقیق۔
حامداً ومصلیاً ومسلماً
لیعلم اولا قبل ان نشرع فی الجواب انا بحمد اللہ ومشائخنا رضوان اللہ علیهم اجمعین وجمیع طائفتنا وجماعتنا مقلدون لقدوة الانام وذروة الاسلام امام الهمام الامام الاعظم ابی حنیفة النعمان رضی اللہ تعالیٰ عنه فی الفروع ومتبعون للامام الهمام ابی الحسن الاشعری والامام الهمام

جواب

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا
اور اسی سے مدد اور توفیق درکار ہے، اور اس کے قبضہ میں ہیں تحقیق کی باگیں۔
حمد و صلوٰۃ و سلام کے بعد
اس سے پہلے کہ ہم جواب شروع کریں جاننا چاہیے کہ ہم اور ہمارے مشائخ اور ہماری ساری جماعت بحمد اللہ فروعات میں مقلد ہیں مقتدائے خلق حضرت امام ہمام امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے، اور اصول و اعتقادیات میں پیرو ہیں امام ابو الحسن اشعری اور امام ابو منصور ماتریدی رضی اللہ عنہما کے اور

الی منصور الماتریدی رضی اللہ عنہما فی الاعتقاد و الاصُول و منتسبون من طرق الصّوفیة الی الطریقة العلیة المنسُوبة الی السادة النقشبندیّة و الطریقة الزکیّة المنسُوبة الی السادة الچشتیة و الی الطریقة البهیة المنسوبة الی السّادة القادریة و الی الطریقة المرضیّة المنسوبة الی السّادة السّهروردیة رضی اللہ عنہم اجمعین

طریقہائے صوفیہ میں ہم کو انتساب حاصل ہے سلسلۂ عالیہ حضرات نقشبندیہ' اور طریقۂ زکیہ مشائخِ چشت' اور سلسلۂ بہیہ حضرات قادریہ اور طریقۂ مرضیہ مشائخ سُہروردیہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ۔

ثم ثانیًا انا لا نتکلم بکلام و لا نقول قولا فی الدین الا و علیہ عندنا دلیل من الکتاب او السنة او اجماع الامة او قول من ائمة المذھب ومع ذلک لا ندعی انا المبروؤن من الخطاء و النسیان فی ضلة القلم و زلة اللسان فان ظھرلنا انا اخطانا فی قول سواء کان من الاصول او الفرع فما یمنعنا الحیاء ان نرجع عنہ ونعلن بالرجوع کیف لا وقد رجع ائمتنا رضوان

دوسری بات یہ کہ ہم دین کے بارے میں کوئی بات ایسی نہیں کہتے جس پہ کوئی دلیل نہ ہو۔ قرآن مجید کی یا سنّت کی، یا اجماعِ امت یا قول کسی امام کا۔ اور باینہمہ ہم دعوٰی نہیں کرتے کہ قلم کی غلطی یا زبان کی لغزش میں سہو و خطا سے مبرّا ہیں' پس اگر ہمیں ظاہر ہو جاوے کہ فلاں قول میں ہم سے خطا ہوئی، عام ہے کہ اصول میں ہو یا فروع میں، اپنی غلطی سے رجوع کر لینے میں حیا ہم کو مانع نہیں ہوتی

الله علیهم فی کثیر من اقوالهم حتیٰ ان
امام حرم الله تعالی المحترم اما منا
الشافعی رضی الله عنه لم یبق مسئلة
الا وله فیها قول جدید و الصحابة رضی
الله عنهم رجعوا فی مسائل الی اقوال
بعضهم کما لا یخفی علی متتبع الحدیث
فلو ادعی احد من العلماء انا غلطنا فی
حکم فان کان من الاعتقادیات فعلیه
ان یثبت بنص من ائمة الکلام و
ان کان من الفرعیات فیلزم ان یبنی
بنیانه علی القول الراجح من ائمة
المذاهب فاذا فعل ذلک فلا یکون
منا ان شاء الله تعالی الا التقبل
بالقلب واللسان و زیادة الشکر
بالجنان و ارکان۔

و ثالثا ان فی اصل اصطلاح
بلاد الهند کان اطلاق الوهابی علی من
ترک تقلید الائمة رضی الله تعالی عنهم
ثم اتسع فیه وغلب استعماله علی من عمل
بالسنة السنیة و ترک الامور المستحدثة
الشنیعة والرسوم القبیحة حتی شاع فی

اور ہم رجوع کا اعلان کر دیتے ہیں چنانچہ ہمارے
ائمہ رضوان اللہ علیہم سے ان کے بہتیرے
اقوال میں رجوع ثابت ہے حتیٰ کہ امام حرم
محترم امام شافعی رضی اللہ عنہ سے کوئی مسئلہ
ایسا منقول نہیں جس میں دو قول جدید و قدیم
نہ ہوں اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے اکثر مسائل
میں دوسروں کے قول کے جانب رجوع فرمایا
چنانچہ حدیث کے تتبع کرنے والے پر ظاہر ہے
پس اگر کسی عالم کا دعویٰ ہے کہ ہم نے کسی حکم شرعی
میں غلطی کی ہے سو اگر وہ مسئلہ اعتقادی ہے، تو
اس پر لازم ہے کہ اپنا دعویٰ ثابت کرے علماء کلام
کی تصریح سے اور اگر مسئلہ فرعی ہے تو اپنی بنیاد
کی تعمیر کرے ائمہ مذہب کے راجح قول پر جب ایسا کریگا
تو انشاء اللہ ہماری طرف سے خوبی ہی ظاہر ہوگی یعنی دل و
زبان سے فقط قبول کر لیجئے اور قلب و اعضاء سے شکریہ ادا کرینگے

تیسری بات یہ کہ ہندوستان میں لفظ وہابی
کا استعمال اس شخص کے لیے تھا جو ائمہ رضی اللہ
عنہم کی تقلید چھوڑ بیٹھے پھر ایسی وسعت ہوئی
کہ یہ لفظ ان پر بولا جانے لگا جو سنت محمدیہ پر
عمل کریں اور بدعات سیئہ و رسوم قبیحہ کو چھوڑ
دیں۔ یہاں تک ہوا کہ بمبئی اور اس کے

بمبئ ونواحیہا ان من منع عن سجدۃ
قبور الاولیاء وطوافہا فہو وہابی بل و
من اظہر حرمۃ الربوا فہو وہابی وان
کان من اکابر اہل الاسلام وعظمائہم
ثم اتسع فیہ حتّٰی صار سبًّا فعلٰی ہذا لو
قال رجل من اہل الہند لرجل انہٗ
وہابی فہو لا یدل علٰی انہ فاسد العقیدۃ
بل یدل علٰی انہ سُنّی حنفی عامل بالسنۃ
مجتنب عن البدعۃ خائف من اللّٰہ تعالٰی
فی ارتکاب المعصیۃ ولما کان مشائخنا
رضی اللّٰہ تعالٰی عنہم یسعون فی احیاء
السنّۃ ویشمّرون فی اخماد نیران
البدعۃ غضب جند ابلیس علیہم وحرّفوا
کلامہم وبہتوہم وافتروا علیہم الاکاذیب
ورموہم بالوہابیۃ وحاشاہم عن ذٰلک
بل وتلک سنّۃ اللّٰہ التی سنّہا فی خواص
اولیائہٖ کما قال اللّٰہ تعالٰی فی کتابہٖ
وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا
شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ
اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا وَ
لَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا

نواح میں یہ مشہور ہے کہ جو مولوی اولیاء کی
قبروں کو سجدہ اور طواف کرنے سے منع کرے
وہ وہابی ہے۔ بلکہ جو سود کی حرمت ظاہر کرے
وُہ بھی وہابی ہے گو کتنا ہی بڑا مسلمان کیوں نہ ہو
اس کے بعد لفظ وہابی ایک گالی کا لفظ بن گیا،
سو اگر کوئی ہندی شخص کسی کو وہابی کہتا ہے
تو یہ مطلب نہیں کہ اس کا عقیدہ فاسد ہے بلکہ
یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ سُنّی حنفی ہے سنّت
پر عمل کرتا ہے۔ بدعت سے بچتا ہے اور معصیت
کے ارتکاب میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور چونکہ
ہمارے مشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہم احیاءِ سُنّت
میں سعی کرتے اور بدعت کی آگ بجھانے میں
مستعد رہتے تھے اس لیے شیطانی لشکر کو
اُن پر غصّہ آیا اور ان کے کلام میں تحریف کر
ڈالی اور ان پر بہتان باندھے طرح طرح کے افترا
اور خطاب وہابیت کے ساتھ متہم کیا مگر حاشا کہ
وُہ ایسے ہوں بلکہ بات یہ ہے کہ یہ سنّت اللہ ہے
کہ جو خواص اولیاء میں ہمیشہ جاری رہی ہے
چنانچہ اپنی کتاب میں خود ارشاد فرمایا ہے اور
اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بنا دیے ہیں
جن و انس کے شیاطین کہ ایک دوسرے کی طرف

يفترون فلما كان ذلك فى الانبياء
صلوات الله عليهم وسلامه وجب
ان يكون فى خلفائهم ومن يقوم
مقامهم كما قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم "نحن معاشر الانبياء
اشد الناس بلاء ثم الامثل فالامثل
ليتوفر حظهم ويكمل لهم اجرهم
فالذين ابتدعوا البدعات ومالوا
الى الشهوات واتخذوا الههم الهوى
والقوا انفسهم فى هاوية الردى
يفترون علينا الاكاذيب و
الاباطيل وينسبون الينا الاضاليل
فانا نسب الينا فى حضرتكم قول
يخالف المذهب فلا تلتفتوا اليه لا
تظنوا بنا الاخيرا وان اختلج فى
صدوركم فاكتبوا الينا نافخبركم
بحقيقة الحال والحق من المقال
فانكم عندنا قطب دائرة الاسلام۔

جھوٹی باتیں ڈالتا رہتا ہے دھوکا کے لیے اور
(سلسلہ کلام) اگر تمھارا رب چاہتا تو یہ لوگ ایسا
کام نہ کرتے سو چھوڑ دو اُن کو ان کے افترا کو،
پس جب انبیاء علیہم السلام کے ساتھ یہ معاملہ ہوا
تو ضرور ہے کہ ان کے جانشینوں اور قائم مقاموں
کے ساتھ بھی ایسا ہی ہو چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم انبیاء کا گروہ سب سے
زیادہ مورد بلا ہے، پھر کامل اشبہ پھر کم اشبہ تاکہ ان کا
حظ وافر اور اجر کامل ہو جائے۔ پس مبتدعین جو
اختراع بدعات میں منہمک اور شہوات کی جانب
مائل ہیں اور جنہوں نے خواہش نفس کو اپنا معبود
بنا لیا ہے اور اپنے آپ کو ہلاکت کے گڑھے میں ڈال
دیا ہے، ہم پر جھوٹے بہتان باندھے اور ہماری جانب
گمراہی کی نسبت کرتے رہتے ہیں جو صاحب کبھی
آپ کی خدمت میں ہماری جانب منسوب کر کے کوئی
مخالف مذہب قول بیان کیا کرے تو آپ اس
کی طرف التفات نہ فرمایا کریں اور ہمارے ساتھ حسن ظن
کام میں لاویں اور اگر طبع مبارک میں کوئی خلجان پیدا
ہو تو لکھ بھیجا کریں ہم ضرور واقعی حال اور سچی بات
کی اطلاع دینگے اس لیے کہ آپ حضرات ہمارے
نزدیک مرکز دائرۃ الاسلام ہیں

توضیح الجواب

عندنا وعند مشائخنا زيارة قبر سيد المرسلين (روحی فداہ) من اعظم القربات واهم المثوبات و انجح لنيل الدرجات بل قريبة من الواجبات وان كان حصوله بشد الرحال وبذل المهج والاموال و ينوی وقت الارتحال زيارة عليه الف الف تحية وسلام وينوی معها زيارة مسجده صلى الله عليه وسلم وغيره من البقاع والمشاهد الشريفة بل الاولى ما قال العلامة الهمام ابن الهمام ان يجرد النية لزيارة قبره عليه الصلوة والسلام ثم يحصل له اذا قدم زيارة المسجد لان فی ذلك زيارة تعظيمه واجلاله صلى الله عليه وسلم ويوافقه قوله صلى الله عليه وسلم من جاءنی زائرا لا تحمله حاجة الا زيارتی كان حقا علی ان اكون شفيعا له يوم القيمة وكذا نقل عن

جواب کی توضیح

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک زیارت قبر سید المرسلین (ہماری جان آپ پر قربان) اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب حصولِ درجات ہے بلکہ واجب کے قریب ہے گو شدِ رحال اور بذلِ جان و مال سے نصیب ہو اور سفر کے وقت آپ کی زیارت کی نیت کرے اور ساتھ میں مسجدِ نبوی اور دیگر مقامات و زیارت گاہ ہائے متبرکہ کی بھی نیت کرے، بلکہ بہتر یہ ہے کہ جو علامہ ابن ہمام نے فرمایا ہے کہ خالص قبر شریف کی زیارت کی نیت کرے پھر جب وہاں حاضر ہوگا تو مسجدِ نبوی کی بھی زیارت حاصل ہو جائے گی۔ اس صورت میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم زیادہ ہے اور اس کی موافقت خود حضرت کے ارشاد سے ہو رہی ہے کہ جو میری زیارت کو آیا، کہ میری زیارت کے سوا کوئی حاجت اس کو نہ لائی ہو تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کا شفیع بنوں۔ اور ایسا ہی عارف مُلّا جامیؒ سے منقول ہے کہ انھوں

العارف الشامی الملا جامی انہ افرد
الزیارة عن الحج وھو اقرب الی المذہب
المحبین واما ما قالت الوھابیة من
ان المسافر الی المدینة المنورة علی
ساکنھا الف الف تحیة لاینوی الا المسجد
الشریف استدلالا بقولہ علیہ الصلوٰة و
السلام لاتشد الرحال الا الی ثلثة مساجد
فمردود لان الحدیث لایدل علی المنع
اصلاً بل لو تأملہ ذو فھم ثاقب لعلم انہ
بدلالة النص یدل علی الجواز فان العلة
التی استثنی بھا المساجد الثلاثة من
عموم المساجد والبقاع ھو فضلھا
المختص بھا وھو مع الزیادة موجود
فی البقعة الشریفة فان البقعة الشریفة
والرحبة المنیفة التی ضم اعضائہ
صلی اللہ علیہ وسلم افضل مطلقاً حتی
من الکعبة ومن العرش والکرسی
کما صرح بہ فقھائنا رضی اللہ عنھم
ولما استثنی المساجد لذالک الفضل
الخاص فاولی ثم اولی ان یستثنی البقعة
المبارکة لذالک الفضل العام وقد

نے زیارت کے لیے حج سے علیحدہ سفر کیا
اور یہی طرز مذہب عشاق سے زیادہ ملتا ہے
اب رہا وہابیہ کا یہ کہنا کہ مدینہ منورہ کی جانب
سفر کرنے والے کو صرف مسجد نبوی کی نیت
کرنی چاہیے اور اس قول پر اس حدیث کو دلیل
لاتا کہ کجاوے نہ کسے جاویں مگر تین مسجدوں کی
جانب سو یہ قول مردود ہے اس لیے کہ حدیث
کہیں بھی ممانعت پر دلالت نہیں کرتی بلکہ صاحب
فہم اگر غور کرے تو یہی حدیث بدلالت النص
جواز پر دلالت کرتی ہے کیونکہ جو علت مساجد
کے دیگر مسجدوں اور مقامات سے مستثنیٰ ہونے
کی قرار پاتی ہے۔ وہ ان مساجد کی فضیلت ہی
تو ہے اور یہ فضیلت زیادتی کے ساتھ بقعہ
شریفہ میں موجود ہے اس لیے کہ وہ حصۂ زمین
جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء
مبارکہ کو مس کیے ہوئے ہے علی الاطلاق افضل
ہے یہاں تک کہ کعبہ اور عرش و کرسی سے بھی
افضل ہے چنانچہ فقہاء نے اس کی تصریح فرمائی
ہے اور جب فضیلت خاصہ کی وجہ سے تین
مسجدیں عموم نہی سے مستثنیٰ ہوگئیں تو بدرجہ اولیٰ
ہے کہ بقعۂ مبارکہ فضیلت عامہ کے سبب مستثنیٰ

صرح بالمسئلة كما ذكرناه بل بابسط منها شيخنا العلامة شمس العلماء العاملين مولانا رشيد احمد الجنجوهي قدس الله سره العزيز في رسالته زبدة المناسك في فضل زيارة المدينة المنورة وقد طبعت مرارًا و ايضًا في هذا المبحث الشريف رسالة الشيخ مشائخنا مولانا المفتي صدر الدين الدهلوي قدس الله سره العزيز اقام فيها الطامة الكبرى على الوهابية ومن وافقهم اتى ببراهين قاطعة وحجج ساطعة سماها احسن المقال في شرح حديث لا تشد الرحال طبعت واشتهرت فليراجع اليها والله تعالى اعلم

ہمارے بیان کے موافق بلکہ اس سے بھی زیادہ بسط کے ساتھ اس مسئلہ کی تصریح ہمارے شیخ شمس العلماء حضرت مولانا مولوی رشید احمد گنگوہی قدس سرہٗ نے اپنے رسالہ زبدۃ المناسک کی فصل زیارت مدینہ منورہ میں فرمائی ہے، جو بارہا طبع ہو چکا ہے نیز اسی بحث میں ہمارے شیخ المشائخ مفتی صدر الدین دہلوی قدس سرہٗ کا ایک رسالہ تصنیف کیا ہوا ہے جس میں مولانا نے وہابیہ اور ان کے موافقین پر قیامت ڈھا دی اور بیخ کن دلائل ذکر فرمائے ہیں۔ اس کا نام "احسن المقال فی شرح حدیث لا تشد الرحال" ہے وہ طبع ہو کر مشتہر ہو چکا ہے، اس کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

السوال الثالث والرابع

٣- هل للرجل ان يتوسل في دعواته بالنبي صلى الله عليه وسلم بعد الوفاة ام لا ؟

٤- ايجوز التوسل عندكم بالسلف الصلحين من الانبياء والصديقين

تیسرا اور چوتھا سوال

کیا وفات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا توسل لینا دعاؤں میں جائز ہے یا نہیں؟

تمہارے نزدیک سلف صالحین یعنی انبیاء صدیقین اور شہداء و اولیاء اللہ کا توسل بھی جائز

والشهداء والأولياء رب العٰلمين ام لا؟

ہے یا ناجائز؟

الجواب

عندنا وعند مشائخنا يجوز التوسل في الدعوات بالانبياء والصالحين من الاولياء والشهداء والصديقين في حيٰوتهم وبعد وفاتهم بان يقول في دعائه اللّٰهم اني اتوسل اليك بفلان ان تجيب دعوتي وتقضي حاجتي الٰي غير ذٰلك كما صرح به شيخنا ومولانا الشاه محمد اسحٰق الدهلوي ثم المهاجر المكي ثم بيّنه في فتاواه شيخنا ومولانا رشيد احمد الگنگوهي رحمة الله عليهما وفي هٰذا الزمان شائعة مستفيضة بايدي الناس وهٰذه المسئلة مذكورة علٰى صفحه ۹۳ من الجلد الاول منها فليراجع اليها من شاء

جواب

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیاء و صلحاء و اولیاء و شہداء و صدیقین کا توسل جائز ہے۔ اُن کی حیات میں یا بعد وفات، بایں طور کہ کہے یا اللہ میں بوسیلہ فلاں بزرگ کے تجھ سے دعا کی قبولیت اور حاجت براری چاہتا ہوں اسی جیسے اور کلمات کہے چنانچہ اس کی تصریح فرمائی ہے ہمارے شیخ مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی ثم المکی نے، پھر مولانا رشید احمد گنگوہی نے بھی اپنے فتاویٰ میں اس کو بیان فرمایا ہے جو چھپا ہوا آج کل لوگوں کے ہاتھوں میں موجود ہے، اور یہ مسئلہ اس کی پہلی جلد کے صفحہ ۹۳ پر مذکور ہے۔ جس کا جی چاہے دیکھ لے۔

السوال الخامس

پانچواں سوال

ماقولكم في حيٰوة النبي عليه الصلٰوة

کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام فی قبرہ الشریف حل ذٰلک امر مخصوص بہ ام مثل سائر المومنین رحمۃ اللہ علیہم حیٰوتہ برزخیۃ -

کی قبر میں حیات کے متعلق کہ کوئی خاص حیات آپ کو حاصل ہے یا عام مسلمانوں کی طرح برزخی حیات ہے۔

الجواب

عندنا وعند مشائخنا حضرۃ الرسالۃ صلی اللہ علیہ وسلم حیٌّ فی قبرہ الشریف وحیٰوتہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیویۃ من غیر تکلیف وھی مختصۃ بہ صلی اللہ علیہ وسلم وبجمیع الانبیاء صلوات اللہ علیہم والشھداء لا برزخیۃ کما ھی حاصلۃ لسائر المومنین بل لجمیع الناس کما نص علیہ العلامۃ السیوطی فی رسالتہ انباء الاذکیاء بحیٰوۃ الانبیاء حیث قال قال الشیخ تقی الدین السبکی حیٰوۃ الانبیاء و الشھداء فی القبر کحیٰوتہم فی الدنیا ویشھد لہ صلوٰۃ موسٰی علیہ السلام فی قبرہ فان الصلوٰۃ تستدعی جسدًا حیا الی اٰخر ما قال فثبت بھٰذا ان حیٰوتہ دنیویۃ برزخیۃ لکونھا فی عالم

جواب

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دُنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے آں حضرت اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو چنانچہ علامہ سیوطی نے اپنے رسالہ "انباءُ الاذکیا بحیٰوۃ الانبیاءؑ" میں تصریح کی لکھا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ علامہ تقی الدین سُبکی نے فرمایا ہے کہ انبیاء و شُہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دُنیا میں تھی اور موسٰی علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے۔ الخ پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات دنیوی ہے اور اس معنے کر برزخی بھی ہے کہ عالم

البرزخ ولشيخنا شمس الاسلام و الدين محمد قاسم العلوم على المستفيدين قدس الله سره العزيز في هذه المبحث رسالة مستقلة دقيقة المأخذ بديعة المسلك لم ير مثلها قد طبعت وشاعت في الناس واسمها آب حيات اى ماء الحيوة

برزخ میں حاصل ہے اور ہمارے شیخ مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ کا اس بحث میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے نہایت دقیق اور انوکھے طرز کا بے مثل جو طبع ہو کر لوگوں میں شائع ہو چکا ہے۔ اس کا نام آب حیات ہے۔

السوال السادس

چھٹا سوال

هل للداعي في المسجد النبوي ان يجعل وجهه الى القبر المنيف ويسئل من المولى الجليل متوسلا بنبيه الفخيم النبيل۔

کیا جائز ہے مسجد نبوی میں دعا کرنے والے کو یہ صورت کہ قبر شریف کی طرف منہ کر کے کھڑا ہو اور حضرت کا واسطہ دے کر حق تعالیٰ سے دعا مانگے۔

الجواب

جواب

اختلف الفقهاء في ذلك كما ذكره الملا على القاري رحمه الله تعالى في المسلك المتقسط فقال ثم اعلم انه ذكر بعض مشائخنا كابي الليث ومن تبعه كالكرماني والسروجي

اس میں فقہاء کا اختلاف ہے جیسا کہ ملا علی قاریؒ نے مسلک متقسط میں ذکر کیا ہے فرماتے ہیں معلوم کرو کہ ہمارے بعض مشائخ ابو اللیث اور ان کے پیرو کرمانی و سروجی وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ زیارت کرنے والے

انه يقف الزائر مستقبل القبلة كذا
رواه الحسن عن ابى حنيفة رضى
الله عنهما ثم نقل عن ابن الهمام
بان ما نقل عن ابى الليث مردود
بما روى ابوحنيفة عن ابن عمر
رضى الله عنه انه قال من السنة
ان تأتى قبر رسول الله صلى الله عليه
وسلم فتستقبل القبر بوجهك ثم
تقول "السلام عليك ايها النبى و
رحمة الله وبركاته" ثم ايده برواية
اخرى اخرجها مجد الدين اللغوى
عن ابن المبارك قال سمعت اباحنيفةؒ
يقول قدم ابوايوب السختيانى وانا
بالمدينة فقلت لانظرن ما يصنع
فجعل ظهره ممايلى القبلة ووجهه
ممايلى وجه رسول الله صلى الله
عليه وسلم وبكى غير متباك فقام
مقام فقيه ثم قال العلامة القارى
بعد نقله وفيه تنبيه على ان هذا
هو مختار الامام بعد ما كان مترددا
فى مقام المرام ثم الجمع بين الروايتين

کہ قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑا ہونا چاہیے جیسا
کہ امام حسن نے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے۔اس کے بعد ابن ہمام سے
نقل کیا ہے کہ ابواللیث کی روایت نامقبول
ہے۔اس لیے کہ امام ابوحنیفہؒ نے حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ
سنت یہ ہے کہ جب تم قبر شریف پر حاضر
ہو تو قبر مطہر کی طرف منہ کرکے اس طرح کہو
"آپ پر سلام نازل ہو اے نبی اور اللہ تعالیٰ کی
رحمت و برکات نازل ہوں" پھر اس کی تائید میں
دوسری روایت لائے ہیں جس کو مجدالدین لغوی نے
ابن المبارک سے نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں
نے امام ابوحنیفہ کو اس طرح فرماتے سنا کہ جب
ابوایوب سختیانی مدینہ منورہ میں آئے تو میں وہیں تھا
میں نے کہا میں ضرور دیکھوں گا یہ کیا کرتے ہیں
سو انھوں نے قبلہ کی طرف پشت کی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی طرف اپنا منہ
کیا اور بلا تصنع روئے تو بڑے فقیہ کی طرح قیام
کیا پھر اس کو نقل کرکے علامہ قاری فرماتے
ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہی صورت امام صاحب
کی پسند کردہ ہے۔ ان پہلے ان کو تردد تھا پھر علامہ

ممكن الخ كلام الشريف فظهر بهذا انه يجوز كلا الامرين لكن المختار ان يستقبل وقت الزيارة ما يلي وجهه الشريف صلى الله عليه وسلم وهو المأخوذ به عندنا وعليه عملنا وعمل مشائخنا و هكذا الحكم في الدعاء كما روي عن مالك رحمه الله تعالى لما ساله بعض الخلفاء وقد صرح به مولانا الگنگوهي في رسالته زبدة المناسك واما مسئلة التوسل فقد مرت في نمرة ۳، ۴، ۵۔

نے یہ بھی کہا کہ دونوں روایتوں میں تطبیق ممکن ہے الخ. غرض اس سے ظاہر ہو گیا کہ جائز دونوں صورتیں ہیں مگر اولیٰ یہی ہے کہ زیارت کے وقت چہرۂ مبارک کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہیے اور یہی ہمارے نزدیک معتبر ہے اور اسی پر ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عمل ہے اور یہی حکم دعا مانگنے کا ہے جیسا کہ امام مالکؒ سے مروی ہے جبکہ ان کے کسی خلیفہ نے ان سے مسئلہ دریافت کیا تھا اور اس کی تصریح مولانا گنگوہیؒ نے اپنے رسالہ زبدۃ المناسک میں کر دی ہے اور توسل کا مسئلہ ابھی صفحہ ۶، ۳، ۴، ۵ میں گزر چکا ہے۔

السؤال السابع

ما قولكم في تكثير الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم وقراءة دلائل الخيرات والاوراد۔

ساتواں سوال

کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجنے اور دلائل الخیرات اور دیگر اوراد کے پڑھنے کی بابت۔

الجواب

يستحب عندنا تكثير الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم وهو من ارجى

جواب

ہمارے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت موجب

الطاعات واحب المندوبات سواء كان بقراءة الدلائل والاوراد الصلوتية المؤلفة في ذلك او بغيرها ولكن الأفضل عندنا ما صح بلفظه صلى الله عليه وسلم ولو صلى بغير ما ورد عنه صلى الله عليه وسلم لم يخل عن الفضل ويستحق بشارة من صلى علي صلوٰة صلى الله عليه عشرا وكان شيخنا العلامة الگنگوهي يقرء الدلائل وكذلك المشائخ الاخر من سادا تنا وقد كتب في ارشاداته مولانا ومرشدنا قطب العالم حضرة الحاج امداد الله قدس الله سره العزيز وامر اصحابه بان يقرءوا وكانوا يروون الدلائل رواية وكان يجيز اصحابه بالدلائل مولانا الگنگوهي رحمة الله عليه۔

ابلغ ثواب طاعت ہے خواہ دلائل الخیرات پڑھ کر ہو یا درود شریف کے دیگر رسائل مؤلفہ کی قراءت سے ہو، لیکن افضل ہمارے نزدیک وہ درود ہے جس کے لفظ بھی حضرت سے منقول ہیں گو غیر منقول کا پڑھنا بھی فضیلت سے خالی نہیں اور اس بشارت کا مستحق ہو ہی جائیگا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا حق تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا۔ خود ہمارے شیخ حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہ اور دیگر مشائخ دلائل الخیرات پڑھا کرتے تھے۔

اور مولانا حضرت حاجی امداد اللہ شاہ مہاجر مکی قدس سرہٗ نے اپنے ارشادات میں تحریر فرما کر مریدین کو امر بھی کیا ہے کہ دلائل کا ورد بھی رکھیں اور ہمارے مشائخ ہمیشہ دلائل کو روایت کرتے رہے اور مولانا گنگوہی بھی اپنے مریدین کو اجازت دیتے رہے۔

السوال الثامن والتاسع والعاشر — آٹھواں نواں اور دسواں سوال

هل يصح لرجل ان يقلد احدا من الائمة الاربعة في جميع الاصول والفروع ام

تمام اصول وفروع میں چاروں اماموں میں سے کسی ایک امام کا مقلد بن جانا درست ہے یا نہیں؟

لا وعلى تقدير الصحة هل هو مستحب ام واجب ومن تقلدون من الائمة فروعًا واصولًا.

اور اگر درست ہے تو مستحب ہے، یا واجب، اور تم کس امام کے مقلد ہو۔

الجواب

لابد للرجل فی هذا الزمان ان یقلد احدا من الائمة الاربعة رضی الله تعالیٰ عنهم بل یجب فانا جربنا کثیرا ان مآل ترك تقليد الائمة واتباع رای نفسه وهواها السقوط فی حفرة الالحاد والزندقة اعاذنا الله منها و لاجل ذلك نحن ومشائخنا مقلدون فی الاصول والفروع لامام المسلمين ابی حنيفة رضی الله تعالیٰ عنه اماتنا الله عليه وحشرنا فی زمرته ولمشائخنا فی ذلك تصانيف عديدة شاعت واشتهرت فی الآفاق.

جواب

اس زمانہ میں نہایت ضروری ہے کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید کی جاوے بلکہ واجب ہے کیونکہ ہم نے تجربہ کیا ہے کہ ائمہ کی تقلید چھوڑنے اور اپنے نفس و ہوا کے اتباع کرنے کا انجام الحاد و زندقہ کے گڑھے میں جا گرنا ہے۔ اللہ پناہ میں رکھے اور اسی وجہ ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول و فروع میں امام المسلمین ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد ہیں۔ خدا کرے اسی پر ہماری موت ہو، اور اسی زمرہ میں ہمارا حشر ہو، اور اس بحث میں ہمارے مشائخ کی بہترین تصانیف دنیا میں مشہور و شائع ہو چکی ہیں۔

السؤال الحادی عشر

وهل يجوز عندكم الاشتغال باشغال

گیارھواں سوال

کیا صوفیہ کے اشغال میں مشغول اور ان سے

الصوفية وبيعتهم وهل تقولون بصحة وصول الفيوض الباطنية عن صدور الاكابر وقبورهم وهل يستفيد اهل السلوك من روحانية المشائخ الاجلة ام لا؟

الجواب

يستحب عندنا اذا فرغ الانسان من تصحيح العقائد وتحصيل المسائل الضرورية من الشرع ان يبايع شيخا راسخ القدم في الشريعة زاهدا في الدنيا راغبا في الآخرة قد قطع عقبات النفس وتمرن في المنجيات وتبتل عن المهلكات كاملا مكملا ويضع يده في يده ويحبس نظره في نظره ويشتغل باشتغال الصوفية من الذكر والفكر والفناء الكلي فيه ويكتسب النسبة التي هي النعمة العظمى والغنيمة الكبرى وهي المعبر عنها بلسان الشرع بالاحسان واما من لم يتيسر له ذلك ولم يقدر له ما هنالك فيكفيه الانسلاك بسلكهم والانخراط في حزبهم فقد قال رسول الله صلى

بیعت ہونا تمہارے نزدیک جائز اور اکابر کے سینہ اور قبر کے باطنی فیضان پہونچنے کے تم قائل ہو یا نہیں اور مشائخ کی روحانیت سے اہل سلوک کو نفع پہونچتا ہے یا نہیں ۔

جواب

ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ انسان جب عقاید کی درستی اور شرع کے مسائل ضروریہ کی تحصیل سے فارغ ہو جائے تو ایسے شیخ سے بیعت ہو جو شریعت میں راسخ القدم ہو دنیا سے بے رغبت ہو آخرت کا طالب ہو نفس کی گھاٹیوں کو طے کر چکا ہو۔ خوگر ہو منجیات و منجیہ اعمال کا اور علیحدہ ہو تباہ کن اعمال سے خود بھی کامل ہو دوسرں کو بھی کامل بنا سکتا ہو ایسے مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر اپنی نظر اس کی نظر میں محصور رکھے اور صوفیہ کے اشتغال یعنی ذکر و فکر اور اس میں فناء تام کے ساتھ مشغول ہو اور اس نسبت کا اکتساب جو نعمت عظمیٰ اور غنیمت کبریٰ ہے جس کو شرع میں احسان کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے اور جس کو یہ نعمت میسر نہ ہو اور یہاں تک نہ پہنچ سکے اس کو بزرگوں کے سلسلہ میں شامل ہو جانا ہی کافی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی

الله عليه وسلم المرء مع من احب اولئك قوم لا يشقى جليسهم بحمد الله تعالى وحسن انعامه نحن ومشائخنا قد دخلوا فى بيعتهم واشتغلوا باشغالهم وقصد واللارشاد والتلقين والحمد لله على ذلك واما الاستفادة من روحانية المشائخ الاجلة ووصول الفيوض الباطنية من صدورهم او قبورهم فيصح على الطريقة المعروفة فى اهلها وخواصها لا بما هو شائع فى العوام؛

الله علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی اس کے ساتھ ہے جس کے ساتھ اسے محبت ہو۔ وہ ایسے لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں رہ سکتا اور بحمد اللہ ہم اور ہمارے مشائخ ان حضرات کی بیعت میں داخل اور ان کے اشغال کے شاغل اور ارشاد و تلقین کے درپے رہے ہیں والحمد للہ علی ذلک۔ اب رہا مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی فیوض پہنچنا سو بیشک صحیح ہے مگر اس طریق سے جو اس کے اہل اور خواص کو معلوم ہے نہ اس طرز سے جو عوام میں رائج ہے۔

السوال الثانى عشر

بارھواں سوال

قد كان محمد بن عبد الوهاب النجدى يستحل دماء المسلمين واموالهم واعراضهم وكان ينسب الناس كلهم الى الشرك ويسب السلف فكيف ترون ذلك وهل تجوزون تكفير السلف والمسلمين واهل القبلة ام كيف مشربكم؟

محمد بن عبد الوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں کے خون اور ان کے مال و آبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا، اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا سلف اور اہلِ قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو، یا کیا مشرب ہے؟

الجواب

الحکم عندنا فیهم ما قال صاحب
الدر المختار وخوارج هم قوم
لهم منعة خرجوا علیه بتاویل یرون
انه علی باطل کفر او معصیة توجب
قتاله بتاویلهم یستحلون دماءنا و
اموالنا ویسبون نساءنا الی ان قال
وحکمهم حکم البغاة ثم قال وانما
لم نکفرهم لکونه عن تاویل وان کان
باطلا- وقال الشامی فی حاشیته کما
وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوهاب
الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی
الحرمین وکانوا ینتحلون مذهب
الحنابلة لکنهم اعتقدوا انهم هم
المسلمون وان من خالف اعتقادهم
مشرکون واستباحوا بذلك قتل اهل
السنة وقتل علمائهم حتی کسر الله
شوکتهم ثم اقول لیس هو ولا احد
من اتباعه وشیعته من مشائخنا فی
سلسلة من سلاسل العلم من الفقه

جواب

ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحب
در مختار نے فرمایا ہے اور خوارج ایک جماعت
ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی
تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت
کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے
اس تاویل سے یہ لوگ ہماری جان و مال کو حلال
سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قید بناتے ہیں آگے
فرماتے ہیں۔ ان کا حکم باغیوں کا ہے اور پھر یہ
بھی فرمایا کہ ہم ان کی تکفیر صرف اس لیے نہیں
کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی سہی
اور علامہ شامی نے اس کے حاشیے میں فرمایا ہے
جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبد الوہاب کے تابعین
سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب
ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر اُن کا
عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے
عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بنا پر
انھوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح
سمجھ رکھا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت
توڑ دی اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ عبد الوہاب اور

والحديث والتفسير والتصوف واما استحلال دماء المسلمين واموالهم و اعراضهم فاما ان يكون بغير حق او بحق فان كان بغير حق فاما ان يكون من غير تاويل فكفر وخروج عن الاسلام وان كان بتاويل لايسوغ في الشرع ففسق واما ان كان بحق فجائز بل واجب واما تكفير السلف من المسلمين فحاشا ان نكفر احدًا منهم بل هو عندنا رفض و ابتداع في الدين وتكفير اهل القبلة من المبتدعين فلا نكفرهم مالم ينكروا حكما ضروريا من ضروريات الدين فاذا ثبت انكار امر ضروري من الدين نكفرهم ونحتاط فيه وهذا دأبنا و دأب مشائخنا رحمهم الله تعالى؛

اس کا یہ ہے کوئی شخص بھی ہمارے کسی سلسلۂ مشائخ میں نہیں۔ نہ تفسیر و فقہ و حدیث کے علمی سلسلہ میں، نہ تصوف میں۔ اب رہا مسلمانوں کی جان مال و آبرو کا حلال سمجھنا۔ سو یا ناحق ہوگا یا حق۔ پھر اگر ناحق ہے تو یا بلا تاویل ہوگا جو کفر اور خارج از اسلام ہوتا ہے۔ اور اگر ایسی تاویل سے ہے جو شرعاً جائز نہیں تو فسق ہے، اور اگر بحق ہو تو جائز بلکہ واجب ہے۔ باقی رہا سلف اہل اسلام کو کافر کہنا سو حاشا ہم ان میں سے کسی کو کافر کہتے یا سمجھتے ہوں بلکہ یہ فعل ہمارے نزدیک رفض اور دین میں اختراع ہے۔ ہم تو ان بدعتیوں کو بھی جو اہل قبلہ ہیں جب تک دین کے کسی ضروری حکم کا انکار نہ کریں، کافر نہیں کہتے۔ ہاں جس وقت دین کے کسی ضروری امر کا انکار ثابت ہو جائیگا تو کافر سمجھیں گے اور احتیاط کریں گے یہی طریقہ ہمارا اور ہمارے جملہ مشائخ رحمہم اللہ کا ہے۔

السوال الثالث عشر والرابع عشر — تیرھواں اور چودھواں سوال

ما قولكم في امثال قوله تعالى الرحمٰن

کیا کہتے ہو حق تعالیٰ کے اس قسم کے قول میں کہ

على العرش استوى هل تجوزون
اثبات جهة ومكان للبارى تعالى
ام كيف رايكم فيه ؟

رحمٰن عرش پر مستوی ہوا، کیا جائز سمجھتے ہو باری
تعالیٰ کے لیے جہت و مکان کا ثابت کرنا یا کیا
رائے ہے ؟

الجواب

جواب

قولنا فى امثال تلك الآيات انا نؤمن
بها ولا يقال كيف ونؤمن بالله سبحانه
وتعالى متعال ومنزه عن صفات
المخلوقين وعن سمات النقص و
الحدوث كما هو راى قدمائنا. واما
ما قال المتاخرون من ائمتنا فى تلك
الآيات يأولونها بتاويلات صحيحة
سائغة فى اللغة والشرع بانه يمكن ان
يكون المراد من الاستواء الاستيلاء
ومن اليد القدرة الى غير ذلك تقريبًا
الى افهام القاصرين فحق ايضا عندنا
واما الجهة والمكان فلا نجوز اثباتهما
له تعالى ونقول انه تعالى منزه ومتعال
عنهما وعن جميع سمات الحدوث.

اس قسم کی آیات میں ہمارا مذہب یہ ہے
کہ ان پر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت سے بحث
نہیں کرتے، یقینًا جانتے ہیں کہ اللہ سبحانہ و
تعالیٰ مخلوق کے اوصاف سے منزہ اور نقص و
حدوث کی علامات سے مبرا ہے جیسا کہ ہمارے
متقدمین کی رائے ہے اور ہمارے متاخرین
اماموں نے ان آیات میں جو صحیح اور لغت و
شرع کے اعتبار سے جائز تاویلیں فرمائی ہیں
تاکہ کم فہم سمجھ لیں مثلًا یہ کہ ممکن ہے استواء سے
مراد غلبہ ہو اور ہاتھ سے مراد قدرت، تو یہ بھی
ہمارے نزدیک حق ہے۔ البتہ جہت و مکان کا
اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت کرنا ہم جائز نہیں سمجھتے
اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت و مکانیت اور
جملہ علامات حدوث سے منزہ و عالی ہے۔

السوال الخامس عشر

هل ترون احدا افضل من النبی صلی الله علیه وسلم من الکائنات؟

پندرھواں سوال

کیا تمھاری رائے یہ ہے کہ مخلوق میں سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کوئی افضل ہے؟

الجواب

اعتقادنا و اعتقاد مشائخنا ان سیدنا ومولانا وحبیبنا وشفیعنا محمدا رسول الله صلی الله علیه وسلم افضل الخلائق کافة وخیرهم عند الله تعالی لا یساویه احد بل ولا یدانیه صلی الله علیه وسلم فی القرب من الله تعالی والمنزلة الرفیعة عنده وهو سید الانبیاء والمرسلین وخاتم الاصفیاء والنبیین کما ثبت بالنصوص وهو الذی نعتقده وندین الله تعالی به وقد صرح به مشائخنا فی غیر ما تصنیف۔

جواب

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ سیدنا ومولانا وحبیبنا وشفیعنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمامی مخلوق سے افضل اور اللہ تعالی کے نزدیک سب سے بہتر ہیں۔ اللہ تعالی سے قرب ومنزلت میں کوئی شخص آپ کے برابر تو کیا، قریب بھی نہیں ہوسکتا۔ آپ سردار ہیں جملہ انبیاء اور رُسل کے اور خاتم ہیں سارے برگزیدہ گروہ کے جیسا کہ نصوص سے ثابت ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے اور یہی دین و ایمان۔ اسی کی تصریح ہمارے مشائخ بہتیری تصانیف میں کرچکے ہیں۔

السوال السادس عشر

اتجوزون وجود نبي بعد النبي عليه الصلوٰة والسلام وهو خاتم النبيين وقد تواتر معنى قوله عليه السلام لا نبي بعدي وامثاله و عليه انعقد الاجماع وكيف رايكم فيمن جوز وقوع ذالك مع وجود هذه النصوص وهل قال احد منكم اومن اكابركم ذالك۔

سولھواں سوال

کیا کسی نبی کا وجود جائز سمجھتے ہو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد حالانکہ آپ خاتم النبیین ہیں اور معنًا درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے آپ کا یہ ارشاد کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اس پر اجماعِ امت منعقد ہو چکا ہے اور جو شخص باوجود ان نصوص کے کسی نبی کا وقوع جائز سمجھے اس کے متعلق تمہاری رائے کیا ہے اور کیا تم میں سے یا تمہارے اکابر میں سے کسی نے ایسا کہا ہے۔

الجواب

اعتقادنا واعتقاد مشائخنا ان سيدنا ومولٰنا وحبيبنا وشفيعنا محمدا رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين لا نبي بعده كما قال الله تبارك وتعالى في كتابه ولكن رسول الله وخاتم النبيين وثبت باحاديث كثيرة متواترة المعنى و باجماع الامة وحاشا ان يقول احد

جواب

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے سردار و آقا اور پیارے شفیع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔ ولکن محمد اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ اور یہی ثابت ہے بکثرت حدیثوں سے جو معنًا حد تواتر تک پہنچ گئیں اور نیز اجماع امت سے سو حاشا کہ

منا خلاف ذلك فانه من انكر ذلك
فهو عندنا كافر لانه منكر النص
القطعي الصريح نعم شيخنا ومولانا سيد
الاذكياء المدققين المولوي محمد قاسم
النانوتوي رحمه الله تعالى اتى بدقة
نظره تدقيقا بديعا أكمل خاتميته
على وجه الكمال واتمها على وجه
التمام فانه رحمه الله تعالى قال في
رسالته المسماة "بتحذير الناس" ما
حاصله ان الخاتمية جنس تحته
نوعان احدهما خاتمية زمانية
وهو ان يكون زمان نبوته صلى الله
عليه وسلم متاخرا من زمان نبوة
جميع الانبياء ويكون خاتما لنبوتهم
بالزمان والثاني خاتمية ذاتية و
هي ان يكون نفس نبوته صلى الله
عليه وسلم ختمت بها وانتهت اليها
نبوة جميع الانبياء وكما انه صلى الله
عليه وسلم خاتم النبيين بالزمان كذلك
هو صلعم خاتم النبيين بالذات فان كل ما
بالعرض يختم على ما بالذات وينتهى اليه و
لا تعداه ولما كان نبوته

ہم میں سے کوئی اس کے خلاف کہے کیونکہ جو
اس کا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے
اس لیے کہ منکر ہے نص صریح قطعی کا مگر ہمارے
شیخ و مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی
رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دقت نظر سے عجیب
دقیق مضمون بیان فرما کر آپ کی خاتمیت کو
کامل و تام ظاہر فرمایا ہے جو کچھ مولانا نے اپنے
رسالہ "تحذیر الناس" میں بیان فرمایا ہے اس
کا حاصل یہ ہے کہ خاتمیت ایک جنس ہے جس
کے تحت میں دو نوع داخل ہیں' ایک خاتمیت
باعتبارِ زمانہ وہ یہ کہ آپ کی نبوت کا زمانہ تمام
انبیاء کی نبوت کے زمانہ سے متاخر ہے اور
آپ بحیثیت زمانہ کے سب کی نبوت کے
خاتم ہیں، اور دوسری نوع خاتمیت باعتبار
ذات، جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہی کی
نبوت ہے جس پر تمام انبیاء کی نبوت ختم و
منتہی ہوئی اور جیسا کہ آپ خاتم النبیین ہیں
باعتبارِ زمانہ اسی طرح آپ خاتم النبیین ہیں
بالذات کیونکہ ہر وہ شے جو بالعرض ہو ختم ہوتی
ہے اس پر جو بالذات ہو اس سے آگے
سلسلہ نہیں چلتا اور جبکہ آپ کی نبوت بالذات

صلی اللہ علیہ وسلم بالذات ونبوۃ
سائر الانبیاء بالعرض لان نبوتہم
علیہم السّلام بواسطۃ نبوتہ صلی اللہ
علیہ وسلم وھو الفرد الاکمل الاوحد
الاوجل قطب دائرۃ النبوۃ والرسالۃ
وواسطۃ عقدھا فھو خاتم النبیین
ذاتًا وزمانًا ولیس خاتمیۃ صلی اللہ
علیہ وسلم منحصرۃ فی الخاتمیۃ
الزمانیۃ فانہ لیس کبیرۃ فضل
ولا زیادۃ رفعۃ ان یکون زمانہ
صلی اللہ علیہ وسلم متاخرا من زمان
الانبیاء قبلہ بل السیادۃ الکاملۃ و
الرفعۃ البالغۃ والمجد الباھر و
الفخر الزاھر تبلغ غایتھا اذا کان
خاتمیتہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاتًا و
زمانًا واما اذا اقتصر علی الخاتمیۃ
الزمانیۃ فلا تبلغ سیادتہ ورفعتہ صلی
اللہ علیہ وسلم کمالھا ولا یحصل لہ
الفضل بکلیتہ وجامعیتہ وھذا
تدقیق منہ رحمہ اللہ تعالٰی ظھرلہ
فی مکاشفات فی اعظام شانہ و

ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت بالعرض
اس لیے کہ سارے انبیاء کی نبوت آپ کی نبوت
کے واسطہ سے ہے اور آپ ہی فرد اکمل یگانہ
اور دائرہ رسالت و نبوت کے مرکز اور عقدِ
نبوت کے واسطہ ہیں پس آپ خاتم النبیین
ہوئے ذاتًا بھی اور زمانًا بھی اور آپ کی خاتمیت
صرف زمانہ کے اعتبار سے نہیں ہے اس لیے
کہ یہ کوئی بڑی فضیلت نہیں کہ آپ کا زمانہ انبیاء
سابقین کے زمانہ سے پیچھے ہے بلکہ کامل
سرداری اور غایت رفعت اور انتہا درجہ
کا شرف اسی وقت ثابت ہوگا جبکہ آپ کی
خاتمیتِ ذات اور زمانہ دونوں اعتبار سے
ہو ورنہ محض زمانہ کے اعتبار سے خاتم الانبیاء
ہونے سے آپ کی سیادت و رفعت نہ مرتبۂ
کمال کو پہنچے گی اور نہ آپ کو جامعیت فضل
کلی کا شرف حاصل ہوگا اور یہ دقیق مضمون جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت و
رفعتِ شان و عظمت کے بیان میں مولانا
کا مکاشفہ ہے۔ ہمارے خیال میں علمائے
متقدمین اور اذکیاء متبحرین میں سے کسی کا
ذہن اس میدان کے نزاع تک بھی نہیں گھوم

اجلال برهانه وتفضيله وتبجيله صلى الله عليه وسلم كما حققه المحققون من ساداتنا العلماء كالشيخ الاكبر و التقي السبكي وقطب العالم الشيخ عبد القدوس الگنگوهي رحمهم الله تعالى لم يحم حول سرادقات ساحته فيما نظن ونرى ذهن كثير من العلماء المتقدمين والاذكياء المتبحرين فهو عند المبتدعين من اهل الهند كفر وضلال ويوسوسون الى اتباعهم واوليائهم انه انكار لخاتميته صلى الله عليه وسلم. فهيهات وهيهات و لعمري انه لافرى الفرى واعظم زور وبهتان بلا امتراء ما حملهم على ذلك الا الحقد والشحناء والحسد والبغضاء لاهل الله تعالى وخواص عباده وكذلك جرت السنة الالهية في انبيائه واوليائه۔

ان ہندوستان کے بدعتیوں کے نزدیک کفر و ضلال بن گیا۔

یہ مبتدعین اپنے چیلوں اور تابعین کو یہ وسوسہ دلاتے ہیں کہ یہ تو جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا انکار ہے۔ افسوس، صد افسوس! قسم ہے اپنی زندگی کی کہ ایسا کہنا پہلے درجہ کا افترا ہے اور نرا جھوٹ و بہتان ہے۔ جس کا باعث محض کینہ و عداوت و بغض ہے۔ اہل اللہ اور اس کے خاص بندوں کے ساتھ اور سنت اللہ اسی طرح جاری ہے انبیاء اور اولیاء میں۔

السوال السابع عشر

سترھواں سوال

هل تقولون ان النبي صلى الله عليه

کیا تم اس کے قائل ہو کہ جناب رسول اللہ

وسلم لا يفضل علينا الا كفضل الاخ الاكبر على الاخ الاصغر لا غير وهل كتب احد منكم هذا المضمون فی كتاب۔

الجواب

ليس احد منا ولا من اسلافنا الكرام معتقدا بهذا البتة ولا نظن شخصا من ضعفاء الايمان ايضا يتفوه بمثل هذه الخرافات ومن يقل ان النبی عليه السلام ليس له فضل علينا الا كما يفضل الاخ الاكبر على الاصغر فنعتقد فی حقه انه خارج عن دائرة الايمان وقد صرحت تصانيف جميع الاكابر من اسلافنا بخلاف ذلك وقد بينوا وصرحوا وحرروا وجوه فضائله واحسانا ته عليه السلام علينا معشر الامة بوجوه عديدة بحيث لا يمكن اثبات مثل بعض تلك الوجوه لشخص من الخلائق فضلا عن جملتها وان

صلی اللہ علیہ وسلم کو بس ہم پر ایسی فضیلت ہے جیسے بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے اور کیا تم میں سے کسی نے کسی کتاب میں یہ مضمون لکھا ہے۔

جواب

ہم میں اور ہمارے بزرگوں میں سے کسی کا بھی یہ عقیدہ نہیں ہے اور ہمارے خیال میں کوئی ضعیف الایمان بھی ایسی خرافات زبان سے نہیں نکال سکتا اور جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ السلام کو ہم پر بس اتنی ہی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اس کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہ دائرۂ ایمان سے خارج ہے اور ہمارے تمام گزشتہ اکابر کی تصنیفات میں اس عقیدہ واہیہ کا خلاف مصرح ہے اور وہ حضرات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات اور وجوہ فضائل تمام امت پر بتصریح اس قدر بیان کر چکے اور لکھ چکے ہیں کہ سب تو کیا ان میں سے کچھ بھی مخلوق میں سے کسی شخص کے لیے ثابت نہیں ہو سکتے۔ اگر کوئی شخص

افترى احد بمثل هذه الخرافات الواهية علينا وعلى اسلافنا فلا اصل له ولا ينبغي ان يلتفت اليه اصلا فان كونه عليه السلام افضل البشر قاطبة واشرف الخلق كافة و سيادته عليه السلام على المرسلين جميعا وامامته النبيين من الامور القطعية التي لا يمكن لادنى مسلم ان يتردد فيه اصلا ومع هذا ان نسب الينا احد من امثال هذه الخرافات فليبين محله من تصانيفنا حتى نظهر على كل منصف فهيم جهالته وسوء فهمه مع الحاده وسوء تدينه بحوله تعالى وقوته القوية.

ایسے واہیات خرافات کا ہم پر یا ہمارے بزرگوں پر بہتان باندھے وہ بے اصل ہے اور اس کی طرف توجہ بھی مناسب نہیں اس لیے کہ حضرت کا افضل البشر اور تمامی مخلوقات سے اشرف اور جمیع پیغمبروں کا سردار اور سارے نبیوں کا امام ہونا ایسا قطعی امر ہے جس میں ادنیٰ مسلمان بھی تردد نہیں کر سکتا اور باوجود اس کے بھی اگر کوئی شخص ایسی خرافات ہماری جانب منسوب کرے تو اسے ہماری تصنیفات میں موقع و محل بتانا چاہیے تاکہ ہم ہر سمجھدار منصف پر اس کی جہالت بدفہمی اور الحاد و بد دینی ظاہر کریں۔

السؤال الثامن عشر

اٹھارھواں سوال

هل تقولون ان علم النبي عليه السلام مقتصر على الاحكام الشرعية فقط ام اعطى علوما متعلقة بالذات والصفات والافعال للباري عز اسمه والاسرار الخفية والحكم الالهية و

کیا تم اس کے قائل ہو کہ نبی علیہ السلام کو صرف احکام شرعیہ کا علم ہے یا آپ کو حق تعالیٰ شانہ کی ذات و صفات و افعال اور مخفی اسرار و حکمتہائے الٰہیہ وغیرہ کے اس قدر علوم عطا ہوئے ہیں جن کے پاس تک مخلوق

غير ذلك مما لم يصل الى سرادقات علمه احد من الخلائق كائنا من كان.

میں سے کوئی نہیں پہنچ سکتا۔

الجواب

نقول باللسان ونعتقد بالجنان ان سيدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم اعلم الخلق قاطبة بالعلوم المتعلقة بالذات والصفات والتشريعات من الاحكام العملية والحكم النظرية و الحقائق الحقة والاسرار الخفية وغيرها من العلوم مالم يصل الى سرادقات ساحته احد من الخلائق لاملك مقرب ولانبي مرسل ولقد اعطى علم الاولين والأخرين وكان فضل الله عليه عظيما ولكن لا يلزم من ذلك علم كل جزئي جزئي من الامور الحادثة في كل آن من آوانه الزمان حتى يضر غيبوبة بعضها عن مشاهدته الشريفة ومعرفة المنيفة باعلميته عليه السلام ووسعته في العلوم وفضله في المعارف على كافة الانام وان اطلع

جواب

ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد اس امر کے ہیں کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمامی مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں جن کو ذات و صفات اور تشریعات یعنی احکام عملیہ و حکم نظریہ اور حقیقت ہائے حقہ اور اسرار مخفیہ وغیرہ سے تعلق ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی ان کے پاس تک نہیں پہنچ سکتا۔ نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی رسول اور بیشک آپ کو اولین و آخرین کا علم عطا ہوا اور آپ پر حق تعالیٰ کا فضل عظیم ہے ولیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ کو زمانہ کی ہر آن میں حادث و واقع ہونے والے واقعات میں سے ہر ہر جزئی کی اطلاع و علم ہو کر اگر کوئی واقعہ آپ کے مشاہدۂ شریفہ سے غائب رہے تو آپ کے علم اور معارف میں ساری مخلوق سے افضل ہونے اور وسعت علمی میں نقص آجائے اگرچہ آپ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اس جزئی سے آگاہ ہو جیسا کہ سلیمان علیہ السلام پر وہ واقعہ

عليها بعض من سواه من الخلائق و
العباد كما لم يعثر باعلمية سليمان عليه
السلام غيبوبة ما اطلع عليه الهدهد من
عجائب الحوادث حيث يقول في القرآن قال
إِنِّي أَحَطتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ وَجِئْتُكَ مِن
سَبَإٍ بِنَبَإٍ يَقِينٍ

مجھیہ مخفی رہا کہ جس سے ہدہد کو آگاہی ہوئی اس
سے سلیمان علیہ السلام کے اعلم ہونے میں نقص
نہیں آیا چنانچہ ہدہد کہتی ہے کہ میں نے ایسی
خبر پائی جس کی آپ کو اطلاع نہیں اور شہر سبا
میں سے میں ایک سچی خبر لے کر آئی ہوں۔

السؤال التاسع عشر

اترون ان ابليس اللعين اعلم من
سيد الكائنات عليه السلام واوسع
علما منه مطلقا وهل كتبتم ذلك في تصنيف
ما تحكمون على من اعتقد ذلك۔

انیسواں سوال

کیا تمھاری یہ رائے ہے کہ ملعون شیطان کا علم سید
الکائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم سے زیادہ اور
مطلقاً وسیع تر ہے اور کیا یہ مضمون تم نے اپنی
کسی تصنیف میں لکھا ہے اور جس کا یہ عقیدہ ہو،
اس کا حکم کیا ہے؟

الجواب

قد سبق منا تحرير هذه المسئلة ان
النبي عليه السلام اعلم الخلق على
الاطلاق بالعلوم والحكم والاسرار وغيرها
من ملكوت الآفاق ونتيقن ان من قال
ان فلانا اعلم من النبي عليه السلام

جواب

اس مسئلہ کو ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام
کا علم حکم و اسرار وغیرہ کے متعلق مطلقاً تمامی
مخلوقات سے زیادہ ہے اور ہمارا یقین ہے کہ
جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم علیہ السلام سے
اعلم ہے وہ کافر ہے اور ہمارے حضرات

فقد كفر وقد افتى مشائخنا بتكفير
من قال ان ابليس اللعين اعلم من النبى
عليه السلام فكيف يمكن ان توجد هذه
المسئلة فى تاليف ما من كتبنا غير انه
غيوبة بعض الحوادث الجزئية الحقيرة
عن النبى عليه السلام لعدم التفاته اليه
لا تورث نقصا ما فى اعلميته عليه السلام
بعد ما ثبت انه اعلم الخلق بالعلوم
الشريفة اللائقة بمنصبه الاعلى كما لا
يورث الاطلاع على اكثر تلك الحوادث
الحقيرة لشدة التفات ابليس اليها شرفا
وكمالا علميا فيه فانه ليس عليها مدار
الفضل والكمال ومن ههنا لا يصح ان
يقال ان ابليس اعلم من سيدنا رسول
الله صلى الله عليه وسلم كما لا يصح ان يقال
لصبى علم بعض الجزئيات انه اعلم من
عالم متبحر محقق فى العلوم والفنون الذى
غابت عنه تلك الجزئيات ولقد تلونا
عليك قصة الهدهد مع سليمان على
نبينا وعليه السلام وقوله إِنِّي أَحَطتُ
بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهِ ودواوين الحديث و

اس شخص کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں
جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے
زیادہ ہے پھر بھلا ہماری کسی تصنیف میں یہ مسئلہ
کہاں پایا جا سکتا ہے۔ ہاں کسی جزئی حادثہ حقیر
کا حضرت کو اس لیے معلوم نہ ہونا کہ آپ نے اس
کی جانب توجہ نہیں فرمائی آپ کے اعلم ہونے میں
کسی قسم کا نقصان نہیں پیدا کر سکتا جبکہ ثابت ہو
چکا کہ آپ ان شریف علوم میں جو آپ کے منصب
اعلیٰ کے مناسب ہیں ساری مخلوق سے بڑھے
ہوئے ہیں جیسا کہ شیطان کو بہتیرے حقیر حادثوں
کی شدت التفات کے سبب اطلاع مل جانے سے
اس مردود میں کوئی شرافت اور علمی کمال حاصل
نہیں ہو سکتا کیونکہ ان پر فضل و کمال کا مدار نہیں ہے
اس سے معلوم ہوا کہ یوں کہنا کہ شیطان کا علم سیدنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے
ہرگز صحیح نہیں جیسا کہ کسی ایسے بچہ کو جسے کسی جزئی
کی اطلاع ہو گئی ہے یوں کہنا صحیح نہیں کہ فلاں
بچہ کا علم اس متبحر محقق مولوی سے زیادہ ہے جس
کو جملہ علوم و فنون معلوم ہیں مگر یہ جزئی معلوم نہیں
اور ہم ہُدہُد کا سیدنا سلیمان علیہ السلام کے ساتھ پیش
آنے والا قصہ بتا چکے ہیں اور یہ آیت پڑھ چکے ہیں

دفاتر التفاسير مشحونة بنظائرها المتكاثرة
المشتهرة بين الانام وقد اتفق الحكماء
على ان افلاطون وجالينوس وامثالهما
من اعلم الاطباء بكيفيات الادوية و
احوالها مع علمهم ان ديدان النجاسة
اعرف باحوال النجاسة وذوقها وكيفياتها
فلم تضر عدم معرفة افلاطون وجالينوس
هذه الاحوال الردية فی اعلميتها ولم
يرض احد من العقلاء والحمقى بان يقول
ان الديدان اعلم من افلاطون مع انها
اوسع علما من افلاطون باحوال النجاسة
ومبتدعة ديارنا يثبتون للذات الشريفة
النبوية عليها الف الف تحية وسلام
جميع علوم الاسافل الاراذل والافاضل
الاكابر قائلين انه عليه السلام لما كان
افضل الخلق كافة فلا بد ان يحتوی على
علومهم جميعها كل جزئی جزئی وكلی كلی ونحن
انكرنا اثبات هذا الامر بهذا القياس
الفاسدة بغير نص من النصوص المعتبرة
بها الا ترى ان كل مومن افضل واشرف
من ابليس فيلزم على هذا القياس ان يكون

کہ مجھے وہ اطلاع ہے جو آپ کو نہیں اور کتب
حدیث و تفسیر اس قسم کی مثالوں سے لبریز ہیں نیز
حکماء کا اس پر اتفاق ہے کہ افلاطون وجالینوس
وغیرہ بڑے طبیب ہیں۔ جن کو دواؤں کی کیفیت و
حالات کا بہت زیادہ علم ہے۔ حالانکہ یہ بھی معلوم
ہے کہ نجاست کے کیڑے نجاست کی حالتوں اور
اور مزے اور کیفیتوں سے زیادہ واقف ہیں تو
افلاطون وجالینوس کا ان ردی حالت سے ناواقف
ہونا ان کے اعلم ہونے کو مضر نہیں اور کوئی عقلمند
بلکہ احمق بھی یہ کہنے پر راضی نہ ہوگا کہ کیڑوں کا علم
افلاطون سے زیادہ ہے حالانکہ ان کا نجاست کے
احوال سے افلاطون کی بہ نسبت زیادہ واقف ہونا
یقینی امر ہے اور ہمارے ملک کے مبتدعین سرور
کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تمام شریف ولی
و اعلی و اسفل علوم ثابت کرتے ہیں اور یوں کہتے ہیں
کہ جب آنحضرت ساری مخلوق سے افضل ہیں تو
ضرور سب ہی کے علوم جزئی ہوں یا کلی آپ کو
معلوم ہوں گے اور ہم نے بغیر کسی معتبر نص کے
محض اس فاسد قیاس کی بناء پر اس علم کلی و جزئی
کے ثبوت کا انکار کیا۔ ذرا غور تو فرمائیے کہ ہر مسلمان
کو شیطان پر فضل و شرف حاصل ہے پس اس قیاس

كل شخص من احاد الامة حاويا على علم ابليس ويلزم على ذلك ان يكون سليمان على نبينا وعليه السلام عالما بما علمه الهدهد وان يكون افلاطون وجالينوس عارفين بجميع معارف الديدان واللوازم باطلة باسرها كما هو المشاهد وهذا خلاصة ما قلناه فی البراهين القاطعة لعروق الاغبياء المارقين القاصمة لاعناق الدجاجلة المفترين فلم يكن بحثنا فيه الا عن بعض الجزئيات المستحدثة ومن اجل ذلك اتينا فيه بلفظ الاشارة حتى تدل ان المقصود بالنفی والاثبات هنالك تلك الجزئيات لا غير لكن المفسدين يحرفون الكلام ولا يخافون محاسبة الملك العلام وانا جازمون ان من قال ان فلانا اعلم من النبی عليه السلام فهو كافر كما صرح به غير واحد من علمائنا الكرام ومن افترى علينا بغير ما ذكرنا فعليه بالبرهان خائفا عن مناقشة الملك الديان والله على ما نقول وكيل۔

کی بنا پر لازم آئے گا کہ ہر امتی بھی شیطان کے ہتھکنڈوں سے آگاہ ہو، اور لازم آئے گا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو خبر ہو اس واقعہ کی جیسے ہُدہُد نے جانا اور افلاطون و جالینوس واقف ہوں کیڑوں کی تمام واقفیتوں سے اور سارے لازم باطل ہیں چنانچہ مشاہدہ ہو رہا ہے۔ یہ ہمارے قول کا خلاصہ ہے جو براہین قاطعہ میں بیان کیا ہے جس نے کند ذہن بد دینوں کی رگیں کاٹ دیں اور دجال و مفتری گروہ کی گردنیں توڑ دیں سو اس میں ہماری بحث صرف بعض حادثات جزئی میں تھی اور اسی لیے اشارہ کا لفظ ہم نے کہا تھا تاکہ دلالت کرے کہ نفی و اثبات سے مقصود صرف یہی جزئیات ہیں لیکن مفسدین کلام میں تحریف کیا کرتے ہیں اور شاہنشاہی محاسبہ سے ڈرتے نہیں اور ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اس کا قائل ہو کہ فلاں کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے وہ کافر ہے۔ چنانچہ اس کی تصریح ایک نہیں ہمارے بہتیرے علماء کر چکے ہیں اور جو شخص ہمارے بیان کے خلاف ہم پر بہتان باندھے اس کو لازم ہے کہ شاہنشاہ روز جزا سے خائف بن کر دلیل بیان کرے اور اللہ ہمارے قول پر وکیل ہے

السوال العشرون

اتعتقدون ان علم النبی صلی اللہ علیہ وسلم یساوی علم زید وبکر وبہائم ام تتبرؤن عن امثال ھذا وھل کتب الشیخ اشرف علی التھانوی فی رسالتہ حفظ الایمان ھذا المضمون ام لا وبم تحکمون علی من اعتقد ذلک۔

بیسواں سوال

کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا علم زید وبکر اور چوپاؤں کے علم کے برابر ہے یا اس قسم کے خرافات سے تم بری ہو اور مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنے رسالہ حفظ الایمان میں یہ مضمون لکھا ہے یا نہیں۔ اور جو یہ عقیدہ رکھے اس کا حکم کیا ہے؟

الجواب

اقول وھذا ایضا من افتراءات المبتدعین واکاذیبھم قد حرفوا معنی الکلام واظھروا بحقدھم خلاف مراد الشیخ مد ظلہ فقاتلھم اللہ انی یؤفکون قال الشیخ العلامۃ التھانوی فی رسالتہ المسماۃ بحفظ الایمان وھی رسالۃ صغیرۃ اجاب فیھا عن ثلاثۃ سئل عنھا۔ الاولیٰ منھا فی السجدۃ التعظیمیۃ للقبور والثانیۃ فی الطواف بالقبور والثالثۃ فی اطلاق لفظ عالم الغیب علی سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الشیخ ما حاصلہ

جواب

میں کہتا ہوں کہ یہ بھی بتدعین کا ایک افترا اور جھوٹ ہے کہ کلام کے معنی بدلے اور مولانا کی مراد کے خلاف ظاہر کیا، خدا انھیں ہلاک کرے، کہاں جاتے ہیں۔ علامہ تھانوی نے اپنے چھوٹے سے رسالہ حفظ الایمان میں تین سوالات کا جواب دیا ہے جو ان سے پوچھے گئے تھے۔ پہلا مسئلہ قبور کو تعظیمی سجدہ کی بابت ہے اور دوسرا قبور کے طواف میں اور تیسرا یہ کہ لفظ عالم الغیب کا اطلاق سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جائز ہے یا نہیں؟

مولانا نے جو کچھ لکھا ہے اس کا حاصل یہ ہے

انه لا يجوز هذا الاطلاق وان كان
بتاويل لكونه موهما بالشرك كما منع
من اطلاق قولهم راعنا فى القرآن ومن
قولهم عبدى وامتى فى الحديث اخرجه
مسلم فى صحيحه فان الغيب المطلق فى
الاطلاقات الشرعية ما لم يقم عليه
دليل ولا الى دركه وسيلة وسبيل فعلى
هذا قال الله تعالى قل لا يعلم من فى
السموٰت والارض الغيب الا الله ولو
كنت اعلم الغيب وغير ذلك من الآيات
ولو جوز ذلك بتاويل يلزم ان يجوز
اطلاق الخالق والرازق والمالك والمعبود
وغيرها من صفات الله تعالى المختصة
بذاته تعالى وتقدس على المخلوق بذلك
التاويل وايضا يلزم عليه ان يصح نفى اطلاق
لفظ عالم الغيب عن الله تعالى بالتاويل
الآخر فانه تعالى ليس عالم الغيب بالواسطة
والعرض فهل ياذن فى نفيه عاقل متدين
حاشا وكلا ثم لو صح هذا الاطلاق على ذاته
المقدسة صلى الله عليه وسلم على قول السائل
فنستفسر منه ماذا اراد بهذا الغيب

کہ جائز نہیں گو تاویل ہی سے کیوں نہ ہو کیونکہ
شرک کا وہم ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن میں صحابہ کو
راعنا کہنے کی ممانعت اور مسلم کی حدیث میں غلام
یا باندی کو عبدی اور امتی کہنے کی ممانعت ہے
بات یہ ہے کہ اطلاقات شرعیہ میں وہی غیب
مراد ہوتا ہے جس پر کوئی دلیل نہ ہو اور اس کے
حصول کا کوئی وسیلہ و سبیل نہ ہو۔ اسی بنا پر
حق تعالیٰ نے فرمایا ہے: کہ وہ نہیں جانتے وہ
جو آسمانوں اور زمین میں ہیں غیب کو مگر اللہ
نیز ارشاد ہے، اگر میں غیب جانتا تو بہتیری نیکی
جمع کر لیتا، اور اگر کسی تاویل سے اطلاق کو جائز
سمجھا جاوے تو لازم آتا ہے کہ خالق رازق معبود
مالک وغیرہ ان صفات کا جو ذات باری کے
ساتھ خاص ہیں اسی تاویل سے مخلوق پر اطلاق صحیح
ہو جاوے نیز لازم آتا ہے کہ دوسری تاویل سے
لفظ عالم الغیب کی نفی حق تعالیٰ سے ہو سکے اس
لیے کہ اللہ تعالیٰ بالواسطہ اور بالعرض عالم الغیب
نہیں ہے پس کیا اس نفی اطلاق کی کوئی دیندار
اجازت دے سکتا ہے؟ حاشا و کلا، پھر یہ کہ حضرت
کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا اطلاق اگر بقول
سائل صحیح ہو تو ہم اس سے دریافت کرتے ہیں

هل اراد كل واحد من افراد الغيب او
بعضه اى بعض كان فان اراد بعض الغيوب
فلا اختصاص له بحضرة الرسالة صلى الله
عليه وسلم فان علم بعض الغيوب وان
كان قليلا حاصل لزيد وعمرو بل لكل
صبي ومجنون بل لجميع الحيوانات و
البهائم لان كل واحد منهم يعلم شيئا و
يعلم الآخر ويخفى عليه فلو جوز السائل
اطلاق عالم الغيب على احد لعلمه بعض
الغيوب يلزم عليه ان يجوز اطلاقه على
سائر المذكورات ولو التزم ذلك لم
يبق من كمالات النبوة لانه يشرك فيه
سائرهم ولو لم يلتزم طولب بالفارق و
لن يجد اليه سبيلا انتهى كلام الشيخ
التهانوى فانظروا يرحمكم الله فى كلام
الشيخ لن تجدوا مما كتب المبتدعون من
اثره شيئا ان يدعى احد من المسلمين
المساواة بين علم رسول الله صلى الله عليه
وسلم وعلم زيد وبكر وبهائم بل الشيخ
يحكم بطريق الالزام على من يدعى جواز
اطلاق علم الغيب على رسول الله صلى

کہ اس غیب سے مراد کیا ہے بعض غیب یا ہر
فرد یا بعض غیب کوئی کیوں نہ ہو پس اگر بعض
غیب مراد ہے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم
کی تخصیص نہ رہی کیوں کہ بعض غیب کا علم اگرچہ
تھوڑا سا ہو، زید و عمر بلکہ ہر بچہ اور دیوانہ بلکہ
جملہ حیوانات اور چوپاؤں کو بھی حاصل ہے کیونکہ
ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہے کہ
دوسرے کو نہیں ہے تو اگر سائل کسی پر لفظ عالم
الغیب کا اطلاق بعض غیب کے جاننے کی وجہ سے
جائز رکھتا ہے تو لازم آتا ہے کہ اس اطلاق کو مذکورہ
بالا تمام حیوانات پر جائز سمجھا اور اگر سائل نے اس کو
مان لیا تو یہ اطلاق کمالات نبوت میں سے نہ رہا
کیوں کہ سب شریک ہو گئے اور اگر اس کو نہ مانے
تو وجہ فرق پوچھی جائے گی اور وہ ہرگز بیان نہ ہو
سکے گی۔ مولانا تھانوی کا کلام ختم ہوا۔ خدا تم پر
رحم فرمائے۔ ذرا مولانا کا کلام ملاحظہ فرماؤ، بدعتیوں
کے جھوٹ کا کہیں پتہ بھی نہ پاؤ گے، حاشا کہ کوئی
مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم اور زید و بکر
و بہائم کے علم کو برابر کہے بلکہ مولانا تو بطریق الزام
یوں فرماتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پر بعض غیب جاننے کی وجہ سے عالم الغیب کے

الله عليه وسلم العلم ببعض الغيوب انه يلزم عليه ان يجوز اطلاقه على جميع الناس والبهائم فاين هذا عن مساواة العلم التي افتروها عليه فلعنة الله على الكاذبين ـ ونتيقن بان معتقد مساواة علم النبي عليه السلام مع زيد وبكر وبهائم ومجانين كافر قطعاً وحاشا الشيخ دام مجده ان يتفوه بهذا وانه لمن عجب العجائب.

اطلاق کو جائز سمجھتا ہے اس پر لازم آتا ہے کہ جمیع انسان و بہائم پر بھی اس اطلاق کو جائز سمجھے پس کہاں یہ اور کہاں وہ علمی مساوات جس کا جہتدین نے مولانا پر افترا باندھا ۔ جھوٹوں پر خدا کی پھٹکار ، ہمارے نزدیک یقینی ہے کہ جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید و بکر و بہائم و مجانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے وہ قطعاً کافر ہے اور حاشا کہ مولانا دام مجدہٗ ایسی واہیات منہ سے نکالیں یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے۔

السؤال الواحد والعشرون

اتقولون ان ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم مستقبح شرعاً من البدعات السيئة المحرمة ام غير ذلك.

اکیسواں سوال

کیا تم اس کے قائل ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ولادت شرعاً قبیح سیئہ حرام ہے یا اور کچھ؟

الجواب

حاشا ان يقول احد من المسلمين فضلا ان نقول نحن ان ذكر ولادته الشريفة عليه الصلوٰة والسلام بل و ذكر غبار نعاله وبول حماره صلى الله

جواب

حاشا کہ ہم تو کیا کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ آنحضرت کی ولادت شریفہ کا ذکر بلکہ آپ کی جوتیوں کے غبار اور آپ کی سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح و بدعت سیئہ یا حرام

عليه وسلم مستقبح من البدعات السيئة المحرمة فالاحوال التى لها ادنى تعلق برسول الله صلى الله عليه وسلم ذكرها من احب المندوبات واعلى المستحبات عندنا سواء كان ذكر ولادته الشريفة او ذكر بوله وبرازه وقيامه وقعوده ونومه ونبهته كما هو مصرح فى رسالتنا المسماة بالبراهين القاطعة فى مواضع شتى منها وفى فتاوى مشائخنا رحمهم الله تعالى كما فى فتوى مولانا احمد على المحدث السهارنفورى تلميذ الشاه محمد اسحق الدهلوى ثم المهاجر المكى ننقله مترجما لتكون نموذجا عن الجميع سئل هو رحمه الله تعالى عن مجلس الميلاد باى طريق يجوز وباى طريق لايجوز فاجاب بان ذكر الولادة الشريفة لسيدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بروايات صحيحة فى اوقات خالية عن وظائف العبادات الواجبات وبكيفيات لم تكن مخالفة عن طريقة الصحابة واهل القرون الثلاثة المشهود لها بالخير وبالاعتقادات التى

کہ وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا سا بھی علاقہ ہے ان کا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے خواہ ذکر ولادت شریفہ ہو یا آپ کے بول براز نشست وبرخاست اور بیداری وخواب کا تذکرہ ہو جیسا کہ ہمارے رسالہ براہین قاطعہ میں متعدد جگہ بصراحت مذکور اور ہمارے مشائخ کے فتویٰ میں مسطور ہے چنانچہ شاہ محمد اسحٰق صاحبؒ دہلوی مہاجر مکی کے شاگرد مولانا احمد علی محدث سہارنپوریؒ کا فتویٰ عربی میں ترجمہ کر کے ہم نقل کرتے ہیں تاکہ سب کی تحریرات کا نمونہ بن جائے۔ مولانا سے کسی نے سوال کیا تھا کہ مجلس میلاد شریف کس طریقہ سے جائز ہے اور کس طریقے سے ناجائز۔ تو مولانا نے اس کا یہ جواب لکھا کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت شریف کا ذکر صحیح روایات سے ان اوقات میں جو عبادات واجبہ سے خالی ہوں۔ ان کیفیات سے جو صحابہ کرام اور ان اہل قرون ثلٰثہ کے طریقے کے خلاف نہ ہوں جن کے خیر ہونے کی شہادت حضرتؐ نے دی ہے ان عقیدوں سے جو شرک و بدعت کے موہم نہ ہوں ان آداب

موصمة بالشرك والبدعة وبالاٰداب
التی لم تکن مخالفة عن سیرة الصحابة
التی هی مصداق قوله علیه السّلام ما انا
علیه واصحابی وفی مجالس خالیة عن
المنکرات الشرعیة موجب للخیر والبرکة
بشرط ان یکون مقرونا بصدق النیّة
والاخلاص واعتقاد کونه داخلا فی جملة
الاذکار الحسنة المندوبة غیر مقید بوقت
من الاوقات فاذا کان کذالک لا نعلم
احدا من المسلمین ان یحکم علیه بکونه
غیر مشروع او بدعة الی اٰخر الفتوی فعلم
من هذا انا لا ننکر ذکر ولادته الشریفة
بل ننکر علی الامور المنکرة التی انضمت
معها کما شفقتوها فی المجالس المولودیة
التی فی الهند من ذکر الروایات الواهیات
الموضوعة واختلاط الرجال والنساء و
الاسراف فی ایقاد الشموع والتزیینات و
اعتقاد کونه واجبا بالطعن والسب و
التکفیر علی من لم یحضر معهم مجلسهم و
غیرها من المنکرات الشرعیة التی لا یکاد
یوجد خالیا منها فلو خلا من المنکرات

کے ساتھ جو صحابہ کی اس سیرت کے مخالف نہ
ہوں، جو حضرت کے ارشاد ما انا علیہ واصحابی
کی مصداق ہے ان مجالس میں جو منکرات شرعیہ
سے خالی ہوں سبب خیر و برکت ہے بشرطیکہ
صدقِ نیت اور اخلاص اور اس عقیدہ سے
کیا جاوے کہ یہ بھی منجملہ دیگر اذکارِ حسنہ کے ذکر
حسن ہے کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں پس
جب ایسا ہوگا تو ہمارے علم میں کوئی مسلمان بھی
اس کے ناجائز یا بدعت ہونے کا حکم نہ دیگا الخ
اس سے معلوم ہو گیا کہ ہم ولادت شریفہ کے
منکر نہیں بلکہ ان ناجائز امور کے منکر ہیں جو اس
کے ساتھ مل گئے ہیں جیسا کہ ہندوستان کے
مولود کی مجلسوں میں آپ نے خود دیکھا ہے کہ
واہیات موضوع روایات بیان ہوتی ہیں۔
مردوں عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے۔ چراغوں کے
روشن کرنے اور دوسری آرائشوں میں فضول خرچی
ہوتی ہے اور اس مجلس کو واجب سمجھ کر جو شامل نہ
ہوں اس پر طعن و تکفیر ہوتی ہے اس کے علاوہ
اور منکرات شرعیہ ہیں جن سے شاید ہی کوئی مجلس
میلاد خالی ہو، پس اگر مجلس مولود منکرات سے خالی
ہو تو حاشا کہ ہم یوں کہیں کہ ذکر ولادت شریفہ

حاشا ان نقول ان ذکر الولادة الشريفة منکر و بدعة وکیف یظن بمسلم هذا القول الشنیع فهذا القول علینا ایضا من افتراءات الملاحدة الدجالین الکذابین خذلهم الله تعالیٰ ولعنهم براً وبحراً سهلا وجبلا

ناجائز اور بدعت ہے اور ایسے قولِ شنیع کا کسی مسلمان کی طرف کیوں کر گمان ہو سکتا ہے پس ہم پر یہ بہتان بھی ملحد دجالوں کا افترا ہے۔ خدا ان کو رسوا کرے اور لعنت کرے خشکی و تری، نرم و سخت زمین میں۔

السوال الثانی و العشرون

هل ذکرتم فی رسالة ما ان ذکر ولادته صلی الله علیه وسلم کجنم اسٹمی کنهیا ام لا؟

بائیسواں سوال

کیا تم نے کسی رسالہ میں یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت کی ولادت کا ذکر کنھیا کے جنم اشٹمی کی طرح ہے یا نہیں؟

الجواب

هذا ایضا من افتراءات الدجالة المبتدعین علینا وعلی اکابرنا وقد بینا سابقا ان ذکره علیه السلام من احسن المندوبات وافضل المستحبات فکیف یظن بمسلم ان یقول معاذ الله ان ذکر الولادة الشریفة مشابه بفعل الکفار وانما اخترعوا هذه الفریة عن

جواب

یہ بھی مبتدعین دجالوں کا بہتان ہے جو ہم پر اور ہمارے بڑوں پر باندھا ہے۔ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حضرت کا ذکر ولادت محبوب اور افضل ترین مستحب ہے، پھر کسی مسلمان کی طرف کیونکر گمان ہو سکتا ہے کہ معاذ اللہ یوں کہے کہ ذکرِ ولادت شریفہ فعلِ کفار کے مشابہ ہے بس اس بہتان کی بندش مولانا گنگوہی قدس سرہ کی اس عبارت سے

عبارة مولانا الگنگوهی قدس الله سره العزیز التی نقلنا ما فی البراهین علی صحیفة ۱۴۱، وحاشا الشیخ ان یتکلم ومراده بعید بمراحل عما نسبوا الیه کما سیظهر عن ما نذکره وهی تنادی باعلی نداء ان من نسب الیه ما ذکره کذاب مفتر و حاصل ما ذکره الشیخ رحمه الله تعالی فی مبحث القیام عند ذکر الولادة الشریفة ان من اعتقد قدوم روحه الشریفة من عالم الارواح الی عالم الشهادة وتیقن بنفس الولادة المنیفة فی المجلس المولدیة فعامل ما کان واجبا فی الساعة الولادة الماضیة الحقیقیة فهو مخطئ متشبه بالمجوس فی اعتقادهم تولد معبودهم المعروف (بکنهیا) کل سنة ومعاملتهم فی ذلک الیوم ما عومل به وقت ولادة الحقیقیة او متشبه بروافض الهند فی معاملتهم بسیدنا الحسین واتباعه من شهداء کربلاء رضی الله عنهم اجمعین حیث یأتون بحکایة جمیع ما فعل معهم فی کربلاء یوم عاشوراء قولا وفعلا فیبنون النعش و

کی گئی ہے جس کو ہم نے براہین کے صفحہ ۱۴۱ پر نقل کیا ہے اور حاشا کہ مولانا ایسی واہیات بات فرماویں۔ آپ کی مراد اس سے کوسوں دُور ہے جو آپ کی طرف منسوب ہُوا چنانچہ ہمارے بیان سے عنقریب معلوم ہو جائے گا اور حقیقت حال پکار اُٹھے گی کہ جس نے اس مضمون کو آپ کی طرف نسبت کیا وہ جھوٹا مفتری ہے۔ مولانا نے ذکرِ ولادت شریفہ کے وقت قیام کی بحث میں جو کچھ بیان کیا ہے، اُس کا حاصل یہ ہے کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت کی روح پُر فتوح عالم ارواح سے عالم دنیا کی طرف آتی ہے اور مجلس مولود میں نفسِ ولادت کے وقوع کا یقین رکھ کر وہ برتاؤ کرے جو واقعی ولادت کی گزشتہ ساعت میں کرنا ضروری تھا، تو یہ شخص غلطی پر یا تو مجوس کی مشابہت کرتا ہے اس عقیدہ میں کہ وُہ بھی اپنے معبود یعنی کنھیا کی ہر سال ولادت مانتے اور اس دن وہی برتاؤ کرتے ہیں جو کنھیا کی حقیقت ولادت کے وقت کیا جاتا اور یا روافض اہلِ ہند کی مشابہت کرتا ہے۔ امام حسینؓ اور اُن کے تابعین شہداءِ کربلا رضی اللہ عنہم کے ساتھ برتاؤ میں کیونکہ رافض

الكفن والقبور ويدفنون فيها ويظهرون
الات الحرب والقتال ويصبغون الثياب
بالدماء وينوحون عليها وامثال ذٰلك من
الخرافات كما لا يخفى على من شاهد
احوالهم فی هذه الديار ونص عبارته
المعربة هكذا واما توجيه (اى القيام)
بقدوم روحه الشريفة صلى الله عليه وسلم
من عالم الارواح الى عالم الشهادة
فيقومون تعظيما له فهذا ايضا من حماقتهم
لان هذا الوجه يقتضی القيام عند
تحقق نفس الولادة الشريفة ومتى
تكرر الولادة فی هذه الايام فهذا
الاعادة للولادة الشريفة مماثلة بفعل
مجوس الهند حيث ياتون بعين حكاية
ولادة معبودهم (كنهيا) او مماثلة
للروافض الذين ينقلون شهادة اهل
البيت رضی الله عنهم كل سنة (اى قولا
وعملا) فمعاذ الله فعلهم هذا حكاية
للولادة المنيفة الحقيقة وهذه الحركة
بلا شك وشبهة حرية باللوم والحرمة
والفسق بل فعلهم هذا يزيد على

بھی سارے ان باتوں کی نقل اتارتے ہیں چونانچہ
دفنوں عاشورا کے دن میدان کربلا جیسا کہ سامان حرب
کے ساتھ کیا گیا چنانچہ نعش بناتے، کفناتے اور
قبر کھود کر دفناتے ہیں جنگ و قتال کے جھنڈے
چڑھاتے، کپڑوں کو خون میں رنگتے اور ان پر
نوحے کرتے ہیں اسی طرح دیگر خرافات ہوتی ہیں
جیسا کہ ہر وہ شخص آگاہ ہے جس نے یہاں کے لوگ
میں ان کی حالت دیکھی ہے مولانا کی اردو عبارت
کی اصل عربی یہ ہے :۔ قیام کی یہ وجہ بیان
کرنا کہ روح شریف عالم ارواح سے عالم شہادت
کی جانب تشریف لاتی ہے پس حاضرین مجلس اس
کی تسلیم کو کھڑے ہو جاتے ہیں پس یہ بھی بیوقوفی
ہے کیونکہ یہ وجہ نفس ولادت شریفہ کے وقت
کھڑے ہو جانے کو چاہتی ہے اور ظاہر ہے کہ
ولادت شریفہ بار بار ہوتی نہیں پس ولادت شریفہ
کا اعادہ یا ہندؤں کے فعل کے مثل ہے کہ وہ
اپنے معبود کنھیا کی اصل ولادت کی ہوبہو نقل اتارتے
ہیں یا رافضیوں کے مشابہ ہے کہ ہر سال شہادت
اہل بیت کی قولاً و فعلاً تصویر کھینچتے ہیں۔ پس
معاذ اللہ ان بدعتیوں کا یہ فعل واقعی ولادت شریفہ کی
نقل بن گیا اور یہ حرکت بے شک و شبہ ملامت کے قابل

فعل اولٰئك فانهم يفعلونه في كل عام مرة واحدة و هٰؤلاء يفعلون هٰذه المزخرفات الفرضية متى شاؤا وليس لهذا نظير في الشرع بان يفرض امر ويعامل معه معاملة الحقيقة بل هو محرم شرعًا اه فانظروا يا اولى الالباب ان حضرة الشيخ قدس الله سره العزيز انما انكر على جهلاء الهند المتقدين منهم هذه العقيدة الكاسدة الذين يقومون لمثل هٰذه الخيالات الفاسدة فليس فيه تشبيه لمجلس ذكر الولادة الشريفة بفعل المجوس والروافض حاشا اكابرنا ان يتفوهوا بمثل ذٰلك ولٰكن الظٰلمين على اهل الحق يفترون و بايات الله يجحدون۔

اور حرمت وفسق ہے بلکہ ان کا یہ فعل ان کے فعل سے بھی بڑھ گیا کہ وہ تو سال بھر میں ایک ہی بار نقل اتارتے ہیں اور یہ لوگ اس فرضی مزخرفات کو جب چاہتے ہیں کر گزرتے ہیں اور شریعت میں اس کی کوئی نظیر موجود نہیں کہ کسی امر کو فرض کر کے اس کے ساتھ حقیقت کا سا برتاؤ کیا جائے بلکہ ایسا فعل شرعاً حرام ہے الخ — پس اے صاحبانِ عقل خود فرمائیے شیخ قدس سرہٗ نے تو ہندی جاہلوں کے اس جھوٹے عقیدہ پر انکار فرمایا ہے کہ جو ایسے واہیات فاسد خیالات کی بنا پر قیام کرتے ہیں اس میں کہیں بھی مجلس ذکر ولادت شریفہ کو ہنود یا رافضیوں کے فعل سے تشبیہ نہیں دی گئی۔ حاشا کہ ہمارے بزرگ ایسی بات کہیں، ولیکن ظالم لوگ اہلِ حق پر افتراء کرتے ہیں، اور اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتے ہیں۔

السؤال الثالث والعشرون

تیئیسواں سوال

هل قال الشيخ الاجل علامة الزمان المولوي رشيد احمد الگنگوهي بفعلية

کیا علامہ زماں مولوی رشید احمد گنگوہی نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ نعوذ باللہ جھوٹ بولتا ہے

كذب الباری تعالیٰ وعدم تضلیل قائل ذٰلك ام هٰذا من الافتراءات علیه و علی التقدیر الثانی كیف الجواب عما یقوله البریلوی انه یضع عندہ تمثال فتوے الشیخ المرحوم بفوتوگراف المشتمل علی ذٰلك

اور ایسا کہنے والا گمراہ نہیں ہے، یا یہ اُن پر بُہتان ہے۔ اگر بُہتان ہے تو بریلوی کی اس بات کا کیا جواب ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میرے پاس مولانا مرحوم کے فتوے کا فوٹو ہے جس میں یہ لکھا ہُوا ہے۔

الجواب

الذی نسبوا الی الشیخ الاجل الاوحد الاجل علامة زمانه فرید عصرہ و اوانه مولٰنا رشید احمد گنگوهی من انه كان قائلا بفعلیة الكذب من الباری تعالیٰ شانه وعدم تضلیل من قتلہ بذٰلك فمكذوب علیه رحمه الله تعالیٰ وهو من الاكاذیب التی افتراها الا بالسنة الدجالون الكذابون فقاتلهم الله انی یؤفكون وجنابه بری من تلك الزندقة والالحاد ویكذبهم فتوی الشیخ قدس سرہ التی طبعت وشاعت فی المجلد الاول من فتاواہ الموسومة بالفتاوی الرشیدیة علی صفحة ۱۱۹ منها وهی عربیة مصححة مختومة

جواب

علامۂ زماں یکتائے دوراں شیخ اجل مولٰنا رشید احمد صاحب گنگوہی کی طرف معترضین نے جو یہ منسوب کیا ہے کہ آپ نعوذ باللہ حق تعالیٰ کے جھوٹ بولنے اور ایسا کہنے والے کو گمراہ نہ کہنے کے قائل تھے۔ یہ بالکل آپ پر جھوٹ بولا گیا اور منجملہ انھیں جھوٹے بہتانوں کے ہے جن کی بندش جھوٹے دجالوں نے کی ہے پس خدا ان کو ہلاک کرے، کہاں جاتے ہیں جناب مولٰنا اس زندقہ و الحاد سے بری ہیں اور ان کی تکذیب خود مولٰنا کا فتویٰ کر رہا ہے جو جلد اول فتاویٰ رشیدیہ کے صفحہ ۱۱۹ پر طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے۔ تحریر اس کی عربی میں ہے۔ جس پر تصحیح و مواہیر علماء مکہ مکرمہ ثبت ہیں۔

بختام علماء مكة المكرمة

وصورة سواله هكذا :-

بسم الله الرحمٰن الرحيم

نحمده ونصلى على رسوله الكريم

ما قولكم دام فضلكم فى ان الله تعالى هل يتصف بصفة الكذب ام لا و من يعتقد انه يكذب كيف حكمه افتونا ماجورين۔

الجواب

ان الله تعالى منزه من ان يتصف بصفة الكذب وليس فى كلامه شائبة الكذب ابدا كما قال الله تعالى ومن اصدق من الله قيلا، و من يعتقد و يتفوه بان الله تعالى يكذب فهو كافر ملعون قطعا و مخالف للكتاب والسنة واجماع الامة فهم اعتقاد اهل الايمان ان ما قال الله تعالى فى القرآن فى فرعون و هامان و ابى لهب انهم جهنميون فهو حكم قطعى لا يفعل خلافه ابدا لكنه تعالى قادر على ان يدخل الجنة وليس بعاجز

سوال کی صورت یہ ہے:۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

آپ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ اللہ تعالیٰ صفت کذب کے ساتھ متصف ہو سکتا ہے یا نہیں اور جو یہ عقیدہ رکھے کہ خدا جھوٹ بولتا ہے اس کا کیا حکم ہے۔ فتویٰ دو، اجر ملے گا۔

جواب

بے شک اللہ تعالیٰ اس سے منزہ ہے کہ کذب کے ساتھ متصف ہو اس کے کلام میں ہرگز کذب کا شائبہ بھی نہیں جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے اور اللہ سے زیادہ سچا کون۔ اور جو شخص یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے نکالے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے وہ کافر قطعی ملعون اور کتاب و سنت و اجماع امت کا مخالف ہے ان اہل ایمان کا یہ عقیدہ ضرور ہے کہ حق تعالیٰ نے قرآن میں فرعون و ہامان و ابولہب کے متعلق جو یہ فرمایا ہے کہ وہ دوزخی ہیں تو یہ حکم قطعی ہے اس کے خلاف کبھی نہ کریگا۔ لیکن اللہ ان کو جنت میں داخل کرنے پر قادر ضرور ہے، عاجز نہیں ہاں

عن ذالک ولا یفعل هذا مع اختیاره
قال الله تعالیٰ ولو شئنا لاٰتینا کل
نفس هداها ولکن حق القول منی
لاملئن جهنم من الجنة والناس
اجمعین فتبین من هذه الاٰیة
انه تعالیٰ لوشاء لجعلهم کلهم مومنین
ولکنه لایخالف ما قال وکل ذٰلک
بالاختیار لا بالاضطرار وهو فاعل
مختار فعال لما یرید۔ هذه عقیدة
جمیع علماء الامة کما قال البیضاوی
تحت تفسیر قوله تعالیٰ ان تغفرلهم الخ
وعدم غفران الشرک مقتضی الوعید
فلا امتناع فیه لذاته واللّٰه اعلم بالصواب
کتبه الاحقر رشید احمد گنگوهی عفی عنه
خلاصة تصحیح علماء مکة المکرمة
زادالله شرفها الحمد لمن هو به۔
حقیق ومنه استمد العون والتوفیق
ما اجاب به العلامة رشید احمد المذکور
هو الحق الذی لامحیص منه وصلی
الله علیٰ خاتم النبیین وعلیٰ اٰله وصحبه
وسلم امر برقمه خادم الشریعة راجی

البتہ اپنے اختیار سے ایسا کرے گا نہیں وہ فرماتا
ہے اور اگر ہم چاہتے تو ہر نفس کو ہدایت دے
دیتے لیکن میرا قول ثابت ہو چکا کہ ضرور دوزخ
بھروں گا جن و انس دونوں سے پس اس آیت
سے ظاہر ہو گیا کہ اگر اللہ چاہتا تو سب کو مومن
بنا دیتا لیکن وہ اپنے قول کے خلاف نہیں کرتا
اور یہ سب باختیار ہے مجبوری نہیں کیونکہ
وہ فاعل مختار ہے جو چاہے کرے۔ یہ ہی
عقیدہ تمام علماء امت کا ہے۔ جیسا کہ
بیضاوی نے قول اس تعالیٰ وان تغفرلهم
کی تفسیر کے تحت میں کہا ہے کہ مشرک کا نہ
بخشنا وعید کا مقتضی ہے۔ پس اس میں لذاتہ
امتناع نہیں ہے واللہ اعلم بالصواب
کتبہ احقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ
مکہ مکرمہ زاد اللہ شرفہا کے علماء کی تصحیح
کا خلاصہ ہے۔ حمد اسی کو زیبا ہے جو اس کا
مستحق ہے اور اسی کی اعانت و توفیق درکار
ہے۔ علامہ رشید احمد کا جواب مذکور حق
ہے جس سے مفر نہیں ہو سکتا۔ وصلی اللہ علی
خاتم النبیین وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔ لکھنے کا امر فرمایا
خادم شریعت امیدوار لطف خفی

اللطف خفی محمد صالح ابن المرحوم صدیق کمال الحنفی مفتی مکة المکرمة حالا کان اللّٰه لهما [محمد صالح بن المرحوم صدیق کمال] رقمه المرتجی من ربه کمال النیل محمد سعید بن محمد بصبیل بمکة المحمیة غفر اللّٰه له و لوالدیه و لمشائخه وجمیع المسلمین [محمد سعید بن محمد بصبیل]

محمد صالح خلف صدیق کمال مرحوم حنفی مفتی مکہ مکرمہ کان اللّٰہ لہما نے - لکھا امیدوار کمال نیل محمد سعید بن بُصَیل نے ، حق تعالیٰ ان کو اور ان کے مشائخ کو اور جملہ مسلمانوں کو بخش دے -

الراجی العفو من واهب العطیة محمد عابد بن المرحوم الشیخ حُسین مفتی المالکیة ببلد اللّٰه المحمیة.

امیدوار عفو از واہب العطیہ محمد عابد بن شیخ حسین مرحوم مفتی مالکیہ -

مصلیا و مسلما هذا و ما اجاب العلامة رشید احمد فیه الکفایة و علیه المعول بل هو الحق الذی لا محیص عنه رقمه الحقیر خلف بن ابراهیم خادم افتاء الحنابلة بمکة المشرفة

درود و سلام کے بعد جو کچھ علامہ رشید احمد نے جواب دیا ہے، کافی ہے اور اس پر اعتماد ہے بلکہ یہی حق ہے جس سے مفر نہیں لکھا حقیر خلف بن ابراہیم حنبلی خادم افتاء مکہ مشرفہ نے

والجواب عما یقول البریلوی انه یوجد عنده تمثال فتوی الشیخ المرحوم بفوتوگراف المشتمل علی ما ذکر هو انه من مختلقاته اختلقها و وضعها عنده افتراء علی الشیخ قدس سره و مثل هذه الاکاذیب و الاختلاقات هین علیه فانه استاذ الاساتذة فیها و کلهم عیال

اور یہ جو بریلوی کہتا ہے کہ اس کے پاس مولانا کے فتویٰ کا فوٹو ہے جس میں ایسا لکھا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ مولانا قدس سرہ پر بہتان باندھنے کو یہ جعل ہے جس کو گھڑ کر اپنے پاس رکھ لیا ہے اور ایسے جھوٹ اور جعل اسے آسان ہیں کیونکہ وہ اس میں استادوں کا استاد ہے اور زمانہ کے لوگ اس کے چیلے کیونکہ

عليه في زمانه فانه مُحرّف ملبسٌ دجال مكار وربما يصور الاسحار وليس بأدنى من المسيح القادياني فانه يدعي الرسالة ظاهرا وعلنا وهذا يستتر بالمجددية ويكفر علماء الامة كما كفر الوهابية اتباع محمد بن عبد الوهاب الامة خذله الله تعالى كما خذلهم.

تحریف و تلبیس و دجل و مکر کی اس کو عادت ہے۔ اکثر شعبدے بنالیتا ہے، مسیح قادیانی سے کچھ کم نہیں، اس لیے کہ وہ رسالت کا کھلم کھلا مدعی تھا اور یہ مجددیت کو چھپائے ہوئے ہے علمائے اُمت کو کافر کہتا رہتا ہے۔ جس طرح محمد بن عبد الوہاب کے وہابی چیلے اُمت کی تکفیر کیا کرتے تھے خدا اس کو بھی انہیں کی طرح رسوا کرے

السؤال الرابع والعشرون

هل تعتقدون امكان وقوع الكذب في كلام من كلام المولى عز وجل سبحانه ام كيف الامر

چوبیسواں سوال

کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ حق تعالیٰ کے کسی کلام میں وقوع کذب ممکن ہے؟ یا کیا بات ہے۔

الجواب

نحن ومشائخنا رحمهم الله تعالى نذعن ونتيقن بان كل كلام صدر عن البارى عز وجل او سيصدر عنه فهو مقطوع الصدق مجزوم بمطابقته للواقع وليس في كلام من كلامه تعالى شائبة كذب ومظنة خلاف اصلا بلا شبهة ومن اعتقد خلاف ذلك او توهم بالكذب في

جواب

ہم اور ہمارے مشائخ اس کا یقین رکھتے ہیں کہ جو کلام بھی حق تعالیٰ سے صادر ہوا یا آئندہ ہوگا وہ یقیناً سچا اور بلاشبہ واقع کے مطابق ہے اس کے کسی کلام میں کذب کا شائبہ اور خلاف کا واہمہ بھی بالکل نہیں اور جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے یا اس کے کسی کلام میں کذب کا وہم کرے وہ وہ کافر، ملحد، زندیق ہے۔ اس میں ایمان

شئ من كلامه فهو كافر مطعون نزنديق ليس له شائبة من الايمان.

کوئی شائبہ بھی نہیں۔

السوال الخامس والعشرون

هل نسبتم في تاليفكم الى بعض الاشاعرة القول بامكان الكذب وعلى تقديرها فما المراد بذلك وهل عندكم نص على هذا المذهب من المعتمدين بينوا الامر لنا على وجهه.

پچیسواں سوال

کیا تم نے اپنی کسی تصنیف میں اشاعرہ کی طرف امکان کذب منسوب کیا ہے اور اگر کیا ہے تو اس سے مراد کیا ہے اور اس مذہب پر تمہارے پاس معتبر علماء کی کیا کوئی سند ہے۔ واقعی امر ہمیں بتلاؤ۔

الجواب

الاصل فيه انه وقع النزاع بيننا وبين المنطقيين من اهل الهند والمبتدعة منهم في مقدورية خلاف ما وعد به البارى سبحانه وتعالى او اخبر به او اراده وامثالها فقالوا ان خلاف هذه الاشياء خارج من القدرة القديمة مستحيل عقلا لا يمكن ان يكون مقدورا له تعالى وواجب عليه ما يطابق الوعد والخبر والارادة والعلم وقلنا

جواب

اصل بات یہ ہے کہ ہمارے اور ہندی منطقیوں و بدعتیوں کے درمیان اس مسئلہ میں نزاع ہوا کہ حق تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا یا خبر دی، یا ارادہ کیا، اس کے خلاف پر اس کو قدرت ہے یا نہیں۔ سو وہ تو یوں کہتے ہیں کہ ان باتوں کا خلاف اس کی قدرت قدیمہ سے خارج اور عقلاً محال ہے۔ ان کا مقدور خدا ہونا ممکن ہی نہیں اور حق تعالیٰ پر واجب ہے کہ وعدہ اور خبر اور ارادہ اور علم کے مطابق کرے

اقرت بربوبيته الضمائر والافواه الجليل الذى سجدت لهيبته الاذقان والجباه القادر الذى جرت خاضعة لقدرته الرياح والامواه المقتدر الذى اطاع امره الفلك الاعلى وما علاه الاحد الذى نطقت حكمته بوحدانيته فيما ابدعه وسواه واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة يرغم بها الجاحد المنافق ويعظم بها الرب القدوس الخالق واشهد ان سيدنا ونبينا ومولانا وحبيبنا وقرة عيوننا ابا القاسم محمدا عبده و رسوله المبعوث باوضح الطريق وحبيبه و امينه المكاشف بغيوب الحقائق صلى الله عليه و على آله وصحبه وسلم ما لاح و ميض بارق وبعد فقد وقفت فى هذه الاوانة على رسالة تتضمن ستة وعشرين سوالا انمق اجوبتها العالم الفاضل الشيخ خليل احمد

کے رب ہونے کا اقرار دل اور منہ سے کرتے ہیں باعظمت ہے کہ اس کی ہیبت سے ٹھوڑی اور ماتھے جھکے ہوئے ہیں باقدرت ہے کہ اس کی طاقت سے ہوائیں اور پانی مسخر ہیں زور آور ہے کہ فلک اعلیٰ اور اس سے بالا بھی اس کے حکم کے مطیع ہیں یگانہ ہے کہ جو کچھ ایجاد فرمایا ہے اس کی حکمت اس کی وحدانیت بتا رہی ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ معبود نہیں بجز اللہ یگانہ لاشریک کے جس کو منافق نہیں مانتا اور جس سے پاک پروردگار پیدا کرنے والے کی عظمت ظاہر ہو اور گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا و مولٰنا ہمارے محبوب اور آنکھوں کی ٹھنڈک ابو القاسم محمد اس کے بندہ اور رسول ہیں جو سب عمدہ اور پیارا طریقہ دے کر بھیجے گئے اور امین ہیں کہ مخفی حقیقتیں ظاہر فرماتے ہیں اللہ ان پر اور ان کی اولاد و اصحاب پر رحمت نازل فرمائے جب تک ان کی چمک ظاہر ہے۔ امابعد دریں ولا میں اس رسالہ سے آگاہ ہوا جو ان چھبیس سوالات کو شامل ہے جن کے جوابات عالم فاضل شیخ خلیل احمد صاحب نے دیئے ہیں۔ اللہ ہم

تمثالا من عندهم لفضلية الكذب بلا
مخافة عن الملك العلام ولما اطلع
اهل الهند على مكائدهم استمروا
بعلماء الحرمين الكرام لعلمهم بانهم
غافلون عن خباثاتهم وعن حقيقة
اقوال علمائنا وما مثلهم فى ذلك
الا كمثل المعتزلة مع اهل السنة و
الجماعة فانهم اخرجوا اثابة العاصى
وعقاب المطيع عن القدرة القديمة و
اوجبوا العدل على ذاته تعالى فسموا
انفسهم اصحاب العدل والتنزيه و
نسبوا علماء اهل السنة والجماعة الى
الجور والاعتساف والتشويه فكما
ان قدماء اهل السنة والجماعة لم
يبالوا بجهالاتهم ولم يجوزوا العجز
بالنسبة اليه سبحانه وتعالى فى الظلم
المذكور وعمموا القدرة القديمة مع
ازالة النقائص عن ذاته الكاملة
الشريفة واتمام التنزيه والتقديس
بجنابه العالى قائلين ان ظنكم المنقصة
فى جواز مقدورية العقاب للطائع و

دی اور بہتان کی انتہا یہاں تک پہونچی کہ اپنی
طرف سے فضلیت کذب کا فوٹو وضع کرلیا اور
خدائے ملک علام کا کچھ خوف نہ کیا اور جب
اہل ہندان کی مکاریوں پر مطلع ہوئے تو انھوں
نے علماء حرمین سے مدد چاہی کیونکہ جانتے تھے
کہ وہ حضرات ان کی خباثت اور ہمارے علماء
کے اقوال کی حقیقت سے بے خبر ہیں اس معاملہ
میں ہماری ان کی مثال معتزلہ اور اہل سنت کی
سی ہے کہ معتزلہ نے عاصی کو بجائے سزا کے
ثواب اور مطیع کو سزا دینا قدرت قدیمہ سے خارج
اور صفات باری پر عدل واجب بتا کر اپنا نام اہل
عدل وتنزیہ رکھا اور علمائے اہل السنت والجماعت
کی جور اور تعصب کی طرف نسبت کی۔ اور علماء
اہل السنت والجماعت نے ان کی جہالتوں کی پروا
نہیں کی اور ظلم مذکور میں حق تعالیٰ شانہ کی جانب
عجز کا منسوب کرنا جائز نہیں سمجھا بلکہ قدرت قدیمہ
کو عام کر کر ذات کاملہ سے نقائص کا ازالہ اور
جناب باری کے کمال تقدس وتنزیہ کو یوں کہہ کر
ثابت کیا کہ نیکوکار کے لیے عذاب اور بدکار
کے لیے ثواب کو تحت قدرت باری تعالیٰ
ماننے سے نقص کا گمان کرنا محض فلسفۂ شنیعہ

الثواب للعاصی انما هو وخامة الفلسفة
الشنيعة كذلك قلنا لهم ان ظنكم
النقص بمقدوره خلاف الوعد و
الاخبار والصدق وامثال ذلك مع
كونه ممتنع الصدور عنه تعالیٰ شرعًا
فقط او عقلاً وشرعًا انما هو من بلاء
الفلسفة والمنطق وجهلكم الوخيم فهم
ضلوا ما ضلوا لاجل التنزيه لكنهم لم
يقدروا على كمال القدرة وتعميمها و
اما اسلافنا اهل السنة والجماعة
فجمعوا بين الامرين من تعميم القدرة
وتتميم التنزيه للواجب سبحانه وتعالیٰ
وهذا الذی ذكرناه فی البراهين مختصرا
وها كم بعض النصوص عليه من الكتب
المعتبرة فی المذهب (۱) قال فی شرح
المواقف اوجب جميع المعتزلة والخوارج
عقاب صاحب الكبيرة اذا مات بلا
توبة ولم يجوزوا ان يعفوا الله عنه
بوجهين الاول انه تعالیٰ اوعد بالعقاب
على الكبائر واخبر به ای بالعقاب
عليها فلو لم يعاقب على الكبيرة وعفا

کی حماقت ہے۔ اسی طرح ہم نے بھی ان کو
جواب دیا کہ وعدہ و خبر و صدق وعدہ کے
خلاف کو صرف تحت قدرت ماننے سے
حالانکہ صرف شرعًا و عقلاً دونوں طرح وقوع
ممتنع ہے، نقص کا گمان کرنا تمہاری جہالت
کا ثمرہ اور منطق و فلسفہ کی بلا ہے۔ پس بدعتیوں
نے تنزیہ کے لیے جو کچھ کیا حق تعالیٰ کی عام و
کامل قدرت کا اس میں لحاظ نہ رکھا اور ہمارے
سلف اہل السنت والجماعت نے دونوں امر
محفوظ رکھے حق تعالیٰ شانہٗ کی قدرت عام رہی
اور تنزیہ تام۔ یہ ہے وہ مختصر مضمون جس کو
ہم نے براہین میں بیان کیا ہے۔ اب اصل
مذہب کے متعلق معتبر کتابوں کی بعض تصریحات
بھی سن لیجیے:

(۱) شرح مواقف میں مذکور ہے کہ تمام
معتزلہ اور خوارج نے مرتکب کبیرہ کے عذاب
کو جبکہ بلا توبہ مر جائے واجب کہا ہے اور
جائز نہیں سمجھا کہ اللہ اسے معاف کرے اس کی
دو وجہ بیان کی ہیں: اوّل یہ کہ حق تعالیٰ نے
کبیرہ گناہوں پر عذاب کی خبر دی اور وعید فرمائی
ہے پس اگر عذاب نہ دے اور معاف کر دے

لزم الخلف فی وعیدہ والکذب فی خبرہ وانہ محال والجواب غایتہ وقوع العقاب فاین وجوب العقاب الذی کلامنا فیہ اذ لاشبھۃ فی ان عدم الوجوب مع الوقوع لایستلزم خلفا و لاکذبا لایقال انہ یستلزم جوازھما وھوایضا محال لانا نقول استحالتہ ممنوعۃ کیف وھما من الممکنات التی تشملھما قدرتہ تعالٰی ۔اھ

(۲) وفی شرح المقاصد للعلامۃ التفتازانی رحمہ اللہ تعالٰی فی خاتمۃ بحث القدرۃ المنکرون لشمول قدرتہ طوائف منھم النظام واتباعہ القائلون بانہ لایقدر علی الجھل والکذب والظلم وسائر القبائح اذ لوکان خلقھا مقدورا لہ لجاز صدورہ عنہ واللازم باطل لافضائہ الی السفہ ان کان عالما بقبح ذٰلک و باستغنائہ عنہ والی الجھل ان لم یکن عالما۔ والجواب لانسلم قبح الشئ بالنسبۃ الیہ کیف وھو تصرف فی ملکہ ولوسلم فالقدرۃ لاتنافی امتناع صدورہ نظرا

تو وعید کے خلاف اور خبر میں کذب لازم آتا ہے اور یہ محال ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ خبر وعید سے زیادہ سے زیادہ عذاب کا وقوع لازم آتا ہے نہ کہ وجوب جس میں گفتگو ہے کیونکہ بغیر وجوب کے وقوع عذاب میں نہ خلف ہے نہ کذب۔ کوئی یوں نہ کہے کہ اچھا خلف اور کذب کا جواز لازم آئے گا اور یہ بھی محال ہے کہ کیونکہ ہم اس کا محال ہونا نہیں مانتے اور محال کیونکر ہوسکتا ہے جبکہ خلف اور کذب ان ممکنات میں داخل ہیں جن کو قدرت باری تعالٰی شامل ہے

(۲) اور شرح مقاصد میں علامہ تفتازانی رحمہ اللہ تعالٰی نے قدرت کی بحث کے آخر میں کہا ہے کہ قدرت کے منکر چند گروہ ہیں ایک نظام اور اس کے تابعین جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالٰی جہل اور کذب و ظلم وغیرہ کسی فعل قبیح پر قادر نہیں کیونکہ ان افعال کا پیدا کرنا اگر اس کی قدرت میں داخل ہو تو ان کا حق تعالٰی سے صدور بھی جائز ہوگا اور صدور ناجائز ہے کیونکہ اگر باوجود علم قبح کے بے پروائی کے سبب صدور ہوگا تو سفہ لازم آئیگا اور علم نہ ہوگا تو جہل لازم آئے گا۔ جواب یہ ہے کہ حق تعالٰی کی جانب نسبت کرکے کسی شئی کا قبح

الی وجود الصارف وعدم الداعی و ان
کان ممکنا اومقدوراً نفسہ؛

(۳) قال فی المسایرۃ وشرحہ المسامرۃ
للعلامۃ المحقق کمال بن الہمام الحنفی
وتلمیذہ ابن ابی الشریف المقدسی الشافعی
رحمہما اللہ تعالیٰ ما نصہ ثم قال ای
صاحب العمدۃ ولا یوصف اللہ تعالیٰ
بالقدرۃ علی الظلم والسفہ والکذب
لان المحال لا یدخل تحت القدرۃ ای
یصح متعلقا لہا وعند المعتزلۃ یقدر
تعالیٰ علی کل ذلک ولا یفعل انتہی
کلام صاحب العمدۃ وکانہ انقلب
علیہ ما نقلہ عن المعتزلۃ اذ لا شک
ان سلب القدرۃ عما ذکر ہو مذہب
المعتزلۃ واما ثبوتہا ای القدرۃ علی ما
ما ذکر ثم الامتناع عن متعلقہا اختیاراً
فہو بمذہب الاشاعرۃ الیق منہ
بمذہب المعتزلۃ ولا یخفی ان ہذا
الالیق ادخل فی التنزیہ ایضاً اذ لا
شک فی ان الامتناع عنہا ای عن المذکورات
من الظلم والسفہ والکذب من باب

ہم تسلیم نہیں کرتے ہیں اس لیے کہ اپنے ملک میں
تصرف کرنا قبیح نہیں ہو سکتا اور اگر ہم اسکو بھی لیں کہ
قبیح کی نسبت قبیح ہے تو قدرت حق امتناع صدور
کے منافی نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ فی نفسہ تحت
قدرت ہو مگر مانع کے موجود یا باعث صدور
مفقود ہونے کے سبب اس کا وقوع ممتنع ہو۔

(۳) مسایرہ اور اس کی شرح مسامرہ میں محقق
کمال بن ہمام حنفی اور ان کے شاگرد ابن ابی الشریف
مقدسی شافعی رحمہما اللہ یہ تصریح فرماتے ہیں
پھر صاحب العمدۃ نے کہا حق تعالیٰ کو یوں نہیں
کہہ سکتے کہ وہ ظلم و سفہ اور کذب پر قادر ہے
(کیونکہ ہو سکتا ہے جبکہ ظلم و کذب ان ممکنات
میں داخل نہیں جن کو قدرت باری تعالیٰ شامل ہے)
کیونکہ محال قدرت کے تحت میں داخل نہیں ہوتا
یعنی قدرت کا تعلق اس کے ساتھ صحیح نہیں؛ اور
معتزلہ کے نزدیک افعال مذکورہ پر حق تعالیٰ قادر
تو ہے مگر کریگا نہیں صاحب العمدۃ کا کلام ختم
ہو گیا (اب کمال الدین فرماتے ہیں) کہ صاحب العمدۃ
نے جو معتزلہ سے نقل کیا وہ الٹ پلٹ ہو گیا
کیونکہ اس میں شک نہیں کہ افعال مذکورہ سے قدرت
کا سلب کرنا عین مذہب معتزلہ ہے اور افعال

التنزيهات عما لا يليق بجناب قدسه تعالى لم يُسَمَّر بالبناء للمفعول اى يختبر العقل فى ان اى الفصلين ابلغ فى التنزيه عن الفحشاء امر القدرة عليه اى على ما ذكر من الامور الثلثة مع الامتناع اى امتناعه تعالى عنه مختارا لذلك الامتناع او الامتناع اى امتناعه عنه لعدم القدرة عليه فيجب القول بادخل القولين فى التنزيه وهو القول الثانى بمذهب الاشاعرة اه

(۴) وفى حواشى الكلنبوى على شرح العقائد العضدية للمحقق الدوانى رحمهما الله تعالى ما نصه وبالجملة كون الكذب فى الكلام اللفظى قبيحا بمعنى صفة نقص ممنوع عند الاشاعرة ولذا قال الشريف المحقق انه من جملة الممكنات وحصول العلم القطعى لعدم وقوعه فى كلامه تعالى باجماع العلماء والانبياء عليهم السلام لا ينافى امكانه فى ذاته كسائر العلوم العادية القطعية وهو لا ينافى ما ذكره الامام الرازى الخ

مذکورہ پر قدرت تو ہو مگر باختیار خود ان کا وقوع نہ کیا جائے۔ یہ قول مذہب اشاعرہ کے زیادہ مناسب ہے بہ نسبت معتزلہ کے اور ظاہر ہے کہ اسی قول مناسب کہ تنزیہ باری تعالیٰ میں زیادہ دخل بھی ہے بیشک ظلم و سفہ و کذب سے باز رہنا باب تنزیہات سے ہے۔ ان قبائح سے جو اس مقدس ذات کے شایان نہیں پس عقل کا امتحان لیا جاتا ہے کہ دونوں صورتوں میں کس صورت کو حق تعالیٰ کے تنزیہ عن الفحشاء میں زیادہ دخل ہے۔ آیا اس صورت میں کہ ہر سہ افعال مذکورہ پر قدرت تو پائی جائے مگر باختیار و ارادہ ممتنع الوقوع کہا جائے زیادہ تنزیہ ہے یا اس طرح ممتنع الوقوع ماننے میں زیادہ تنزیہ ہے کہ حق تعالیٰ کو ان افعال پر قدرت ہی نہیں پس جس صورت کو تنزیہ میں زیادہ دخل ہو اس کا قائل ہونا چاہیے اور وہ وہی ہے جو اشاعرہ کا مذہب ہے یعنی امکان بالذات و امتناع بالاختیار۔

(۴) محقق دوانی کی شرح عقائد عضدیہ کے حاشیہ کلنبوی میں بس طرح منصوص ہے خلاصہ یہ ہے کہ کلام لفظی میں کذب کا بایں معنی قبیح ہونا کہ نقص و عیب ہے اشاعرہ کے نزدیک مسلم نہیں اور اسی لیے شریف محقق نے کہا ہے کہ کذب منجملہ ممکنات کے ہے اور

(۵) وفی تحریر الاصول لصاحب فتح
القدیر الامام ابن الهمام وشرحه لابن
امیر الحاج رحمهما الله تعالی ما نصه
وحینئذ ای وحین کان مستحیلا
علیه ما ادرك فیه نقص ظهر القطع
باستحالة اتصافه ای الله تعالی بالکذب
ونحوه تعالی عن ذلك وایضا لو لم
یمتنع اتصاف فعله بالقبح یرتفع
الامان عن صدق وعده وصدق
خبر غیره ای الوعد منه تعالی وصدق
النبوة ای لم یجزم بصدقه اصلا و
عند الاشاعرة کسائر الخلق القطع
بعدم اتصافه تعالی بشئ من القبائح
دون الاستحالة العقلیة کسائر العلوم
التی یقطع فیها بان الواقع احد
النقیضین مع عدم استحالة الآخر
لو قدر انه الواقع کالقطع بمکة و
بغداد ای بوجودهما فانه لا یحیل
عدمهما عقلا وحینئذ ای وحین کان
الامر علی هذا لا یلزم ارتفاع الامان
لانه لا یلزم من جواز الشئ عقلا عدم

جبکہ کلام نفسی کے مفہوم کا علم قطعی حاصل ہے اس
طرح کہ کلام الٰہی میں وقوع کذب نہیں ہے اور اس
پر علماء انبیاء علیہم السلام کا اجماع ہے تو کذب کے
ممکن بالذات ہونے کے منافی نہیں جس طرح جملہ
علوم عادیہ قطعیہ باوجود امکان کذب بالذات حاصل
ہوا کرتے ہیں لہٰذا یہ امام رازی کے قول کا مخالف نہیں ''
(۵) صاحب فتح القدیر امام ابن ہمام کی تحریر
الاصول اور ابن امیر الحاج کی شرح تحریر میں اس طرح
منصوص ہے اور اب یعنی جبکہ یہ امر حق تعالیٰ پر
محال ہوئے جن میں نقص پایا جاتا ہے ظاہر ہو گیا کہ
اللہ تعالیٰ کا کذب وغیرہ کے ساتھ متصف ہونا یقیناً
محال ہے نیز اگر فعل باری کا قبح کے ساتھ اتصاف
محال نہ ہو تو وعدہ اور خبر کی سچائی پر اعتماد نہ رہے گا
اور نبوت کی سچائی یقینی نہ رہے گی اور اشاعرہ کے
نزدیک حق تعالیٰ کا کسی قبیح کے ساتھ یقیناً متصف
نہ ہونا ساری مخلوقات کی طرح (بالاختیار) ہے عقلاً
محال نہیں چنانچہ تمام علوم جن میں یقین ہے کہ ایک
نقیض کا وقوع ہے وہاں دوسری نقیض محال ذاتی
نہیں کہ وقوع متصور نہ ہو سکے مثلاً مکہ اور بغداد کا
موجود ہونا یقینی ہے مگر عقلاً محال نہیں ہے کہ موجود نہ
ہوں اور اب یعنی جب یہ صورت ہوئی تو امکان

الجزم بعدمه و الخلاف الجاری فی الاستحالة و الامکان العقلی جار فی کل نقیضه اقدرته تعالی علیها مسلوبة ام هی ای النقیضة بها ای بقدرته مشمولة و القطع بانه لا یفعل ای والحال القطع بعدم فعل تلك النقیضة الخ ومثل ما ذکرناه عن مذهب الاشاعرة ذکره القاضی العضد فی شرح مختصر الاصول و اصحاب الحواشی علیه ومثله فی شرح المقاصد وحواشی المواقف للچلپی وغیره وکذلك صرح به العلامة القوشجی فی شرح التجرید و القونوی وغیرهم اعرضنا عن ذکر نصوصهم مخافة الاطناب والسأمة و الله المتولی للرشاد و الهدایة -

کذب کے سبب اتصاف کا احتمال لازم نہ آئیگا اس لیے کہ عقلاً کسی شے کا جواز مان لینے سے اس کے عدم پر یقین رہنا لازم نہیں آتا اور یہی استحالہ وقوعی و امکان عقلی کا خلاف (معتزلہ اور اہل سنت میں) ہر نقیض میں جاری ہے کہ حق تعالیٰ کو ان پر قدرت ہی نہیں (جیسا کہ معتزلہ کا مذہب ہے) یا نقیض کی قدرت حق تعالیٰ شانہٗ کو ہے مگر ساتھ ہی اس کے یقینی کہ کرے گا نہیں (جیسا کہ اہل السنۃ کا قول ہے) یعنی یہ نقیض کے عدم فعل کا یقینی ہے اور اشاعرہ کا مذہب جو ہم نے بیان کیا ہے ایسا ہی قاضی عضد نے شرح مختصر الاصول میں اور اصحاب حواشی نے حاشیہ پر اور ایسا ہی مضمون شرح مقاصد و چلپی کے حواشی مواقف وغیرہ میں مذکور ہے اور ایسی ہی تصریح علامہ قوشجی نے شرح تجرید میں اور قونوی وغیرہ نے کی ہے جن کی نصوص بیان کرنے سے تطویل کے اندیشہ سے ہم نے اعراض کیا اور حق تعالیٰ ہی ہدایت کا متولی ہے۔

السوال السادس والعشرون

چھبیسواں سوال

ما قولکم فی القادیانی الذی یدعی المسیحیة

کیا کہتے ہو قادیانی کے بارے میں جو مسیح و نبی بنے

والنبوة فان اناسا ينسبون اليكم
حبه ومدحه فالمرجو من مكارم
اخلاقكم ان تبينوا لنا هذه
الامور بيانا شافيا ليتضح صدق
القائلين وكذبهم ولايبق الريب
الذى حدث فى قلوبنا من تشويشات
الناس۔

کا مدعی ہے کیوں کہ لوگ تمہاری طرف نسبت
کرتے ہیں کہ اس سے محبت رکھتے اور اس کی
تعریف کرتے ہو، تمہارے مکارمِ اخلاق سے
امید ہے کہ ان مسائل کا شافی بیان لکھو گے
تاکہ قائل کا صدق و کذب واضح ہو جائے اور جو
شک لوگوں کے شورش کرنے سے ہمارے دلوں
میں تمہاری طرف سے پڑ گیا ہے وہ باقی نہ رہے

الجواب

جملة قولنا وقول مشائخنا فى
القاديانى الذى يدعى النبوة والمسيحية
انا كان بدؤ امره مالم يظهر لنا
منه سوء اعتقاد بل بلغنا انه
يؤيد الاسلام ويبطل جميع
الاديان التى سواه بالبراهين و
الدلائل فحسن الظن به على ما
هو اللائق للمسلم بالمسلم ونأول
بعض اقواله ونحمله على محمل حسن
ثم انه لما ادعى النبوة والمسيحية
وانكر رفع الله تعالى المسيح الى السماء
وظهر لنا من خبث اعتقاده وزندقته

جواب

ہم اور ہمارے مشائخ سب کا مدعی نبوت و مسیحیت
قادیانی کے بارے میں یہ قول ہے کہ شروع شروع
میں جب تک اس کی بد عقیدگی ہمیں ظاہر نہ ہوئی
بلکہ یہ خبر پہنچی کہ وہ اسلام کی تائید کرتا ہے اور
تمام مذاہب کو بدلائل باطل کرتا ہے تو جیسا کہ
مسلمان کو مسلمان کے ساتھ زیبا ہے، ہم
اس کے ساتھ حسن ظن رکھتے اور اس کے بعض
ناشائستہ اقوال کو تاویل کر کے محمل حسن پر حمل
کرتے رہے، اس کے بعد جب اس نے نبوت و
مسیحیت کا دعویٰ کیا اور عیسیٰ مسیح کے آسمان
پر اٹھائے جانے کا منکر ہوا اور اس کا خبیث
عقیدہ اور زندیق ہونا ہم پر ظاہر ہوا تو ہمارے

افتى مشايخنا رضوان الله تعالى عليهم
بكفره وفتوى شيخنا ومولانا رشيد احمد
الگنگوهي رحمه الله في كفر القادياني
قد طبعت وشاعت يوجد كثير
منها في ايدى الناس لم يبق فيها
خفاء الا انه لما كان مقصود
المبتدعين تهييج سفهاء الهند و
جهالهم علينا وتنفير علماء الحرمين
واهل فتياهما وقضاتهما واشرافهما
منا لانهم علموا ان العرب لا
يحسنون الهندية بل لا يبلغ
لديهم الكتب و الرسائل الهندية
افتروا علينا هذه الاكاذيب فالله
المستعان وعليه التوكل و به
الاعتصام هذا والذى ذكرنا فى
الجواب هو ما نعتقده وندين الله
تعالى به فان كان فى رايكم حقا
وصوابا فاكتبوا عليه تصحيحكم
وزينوه بختمكم وان كان غلطا
وباطلا فدلونا على ما هو الحق
عندكم فانا ان شاء الله لا نتجاوز

مشائخ نے اس کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا۔
قادیانی کے کافر ہونے کی بابت ہمارے حضرت
مولانا رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ تو طبع ہو کر
شائع بھی ہو چکا ہے۔ بکثرت لوگوں کے پاس
موجود ہے کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں مگر چونکہ
بدعتیوں کا مقصود یہ تھا کہ ہندوستان کے
جہلاء کو ہم پر برافروختہ کریں اور حرمین شریفین
کے علماء ومفتی و اشراف و قاضی و رؤسا کو
ہم پر متنفر بنائیں کیوں کہ وہ جانتے ہیں کہ اہل
عرب ہندی زبان اچھی طرح نہیں جانتے بلکہ
ان تک ہندی رسائل وکتابیں پہنچتی بھی نہیں
اس لیے ہم پر جھوٹے افتراء باندھے سو خدا ہی
سے مددگار ہے اور اسی پر اعتماد ہے اور
اسی کا تمسک جو کچھ ہم نے عرض کیا یہ ہمارے
عقیدے ہیں اور یہی دین وایمان ہے سو اگر
آپ حضرات کی رائے میں صحیح و درست ہوں
تو اس پر تصحیح لکھ کر مہر سے مزین کر دیجئے
اور اگر غلط و باطل ہوں تو جو کچھ آپ کے
نزدیک حق ہو وہ ہمیں بتائیے ہم ان شاء اللہ
حق سے تجاوز نہ کریں گے اور اگر ہمیں آپ
کے ارشاد میں کوئی شبہ لاحق ہو گا تو

عن الحق وان عن لنا فی قولکم
شبهة نراجعکم فیها حتے یظهر
الحق ولم یبق فیہ خفاء وآخر
دعونا ان الحمد لله رب العلمین
وصلی الله علی سیدنا محمد سید
الاولین و الآخرین وعلی آله
وصحبه وازواجه وذریاته اجمعین
قاله بفمه ورقمه بقلمه خادم
طلبة علوم الاسلام کثیر الذنوب
والآثام الاحقر خلیل احمد
وفقه الله لتزود لغد ۔
یوم الاثنین ثامن عشر
من شهر شوال ۱۳۲۵ھ

دوبارہ پوچھ لیں گے یہاں تک کہ حق ظاہر
ہو جاتے اور خفا نہ رہے اور ہماری آخری
پکار یہ ہے کہ سب تعریف اللہ کو زیبا ہے
جو پالنے والا ہے تمام جہان کا اور اللہ
کا درود و سلام نازل ہو اولین و آخرین کے
سردار محمد پر اور ان کی اولاد و صحابہ
و ازواج و ذریات سب پر۔
زبان سے کہا اور قلم سے لکھا، خادم الطلبہ
کثیر الذنوب والآثام حقیر خلیل احمد نے
خدا ان کو توشۂ آخرت کی توفیق عطا
فرماتے
۱۸ شوال ۱۳۲۵ھ

تمت

تمام شد

○

چونکہ یہ رسالہ عربیہ تصادیق علماء ہندوستان سے مکمل کرانے کے بعد حجاز و
مصر و شام کے بلاد اسلامیہ میں بھیجا گیا تھا، اس لیے اول علماء ہند کی تحریرات
درج کی جاتی ہیں:-

تصدیق ابنی قدوۃ العارفین زبدۃ المحدثین حضرت مولانا الحاج المولوی محمود حسن محدث دیوبندی دامت فیوضہم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ عالم الغیب والشھادۃ و
الصلوٰۃ والسلام علی من قال ان
احسن الظن من العبادۃ وعلی اٰلہ
واصحابہ ھم سادۃ الامۃ وقادۃ
وبعد فقد تشرفت بمطالعۃ المقالۃ
التی وصفھا المولی العلام مقدام
علماء الانام مولٰنا المولوی
خلیل احمد لا زال فیوضہ منبجسۃ
علی السھول والاٰکام فللہ درہ ولا
مثل عشرۃ فداق بالحق الصریح
وازال عن اھل الحق الظن القبیح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہر قسم کی تعریف خدا ہی کو ہے جو غائب و حاضر کا
جاننے والا ہے اور درود و سلام اس ذات پر جس نے
فرمایا ہے کہ اچھا گمان رکھنا بھی عبادت ہے اور ان
کی اولاد و اصحاب پر جو امت کے سردار و پیشوا
ہیں اس کے بعد عرض ہے کہ میں اس رسالہ کے لاحظ
سے مشرف ہوا جس کو مولانا العلام و پیشوائے
علماء انام مولانا مولوی خلیل احمد صاحب
نے لکھا ہے ان کے فیوض ہمیشہ جاری رہیں
ہر نشیب و فراز پر سو اللہ ہی کیلئے ہے ان کی
خوبی واقعی حق صریح بیان کیا اور اہل حق سے
بدگمانی زائل فرمائی اور یہی ہمارا اور ہمارے

وهو معتقدنا ومعتقد مشائخنا جميعا لا ريب فيه فاثابه الله تعالى جزاء عنائه في ابطال وساوس الحاسد في افترائه. فقط

محمود عفي عنه المدرس الاول في مدرسة ديوبند

جملہ مشائخ کا عقیدہ ہے اس میں کچھ شک نہیں پس حق تعالیٰ مصنف کو اس محنت کی جزا عطا فرمائے جو حاسد کی افترا پردازی کے وسوسوں کے باطل کرنے میں انھوں نے کی ہے۔

محل الخاتم

تحریر منیف سند العلماء صفوۃ الفضلاء حضرت مولانا الحاج سید احمد حسن صاحب امروہی قدس اللہ سرہ

لله در المجيب اللبيب حيث اتى بتحقيقات منيفة وتدقيقات بديعة في كل مسئلة وباب وميز القشر عن اللباب وكشف قناع الريب والبطلان عن وجوه خرائد الحق والصواب كيف لا والمجيب الحق المحقق هو مورد انعامه وافضاله ومقدام المحققين في اقرانه وامثاله فالحق انه ادامه الله تعالى وابقاه اصاب في ما افاد وفي كل ما اجاب اجاد لا ياتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه وهو حق صريح لا ريب فيه فهذا هو

خدا کے لیے ہے مجیب عاقل کی خوبی کہ مستحکم تحقیقات عجیب باریکیاں ہر مسئلہ اور باب میں بیان کیں، اور چھلکے کو مغز سے جدا کیا اور شک و بطلان کے گھونگٹ حق اور صواب کے چہروں سے کھول دیے کیونکر نہ ہو مجیب محقق وہ شخص ہے جو حق تعالیٰ کے انعام و افضال کا مورد اور محققین زمانہ میں پیشوا ہے۔ پس حق یہ ہے کہ خدا ان کو دائم و باقی رکھے کہ جو کچھ کہا صواب کہا اور جو جواب دیا ایسا عمدہ دیا کہ باطل نہ اس کے آگے سے آسکتا ہے نہ اس کے پیچھے سے، اور یہی حق صریح ہے جس میں شک نہیں، پس یہی حق ہے اور حق کے بعد بجز گمراہی کے کیا رہا اور یہ سب

الحق و ماذا بعد الحق الا الضلال وكل ذالك هو معتقدنا و معتقد مشائخنا وسادتنا اماتنا الله عليه وحشرنا مع عباده المخلصين المتقين وبوانا فى جوار المقربين من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين آمين ثامين فمن تقول علينا او على مشائخنا العظام بعض الاقاويل فكلها فرية بلامرية و الله يهدينا و اياهم الى صراط مستقيم وهو تعالى وتقدس بكل شئ خبير وعليم و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين والصلوة و السلام على خير خلقه وصفوة انبيائه سيدنا و مولٰنا محمد وآله وصحبه اجمعين و انا العبد الضعيف الخفيف خادم الطلبة احقر الزمن احمد حسن الحسينى نسبا و الامروهى مولدا و موطنا و الچشتى الصابرى والنقشبندى المجددى طريقة ومشربا و الحنفى الماتريدى مسلكا ومذهبا۔

ہمارا اور ہمارے مشائخ اور پیشوایان کا عقیدہ ہے، حق تعالیٰ ہم کو اسی پر موت دے اور اپنے مخلص پرہیزگار بندوں کے ساتھ محشور فرمائے اور انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین مقرب بندوں کے ہمسایہ میں جگہ عطا فرمائے آمین، آمین۔ پس جس نے ہم پر یا ہمارے باعظمت مشائخ پر کوئی قول جھوٹ باندھا تو وہ بلاشبہ افترا ہے اور اللہ ہم کو اور ان کو راہ مستقیم دکھائے اور وہ ہی حق تعالیٰ ہر شے سے باخبر اور واقف ہے اور آخر پکار یہ ہے کہ سب تعریف اللہ کو جو رب العالمین ہے اور درود و سلام ہو بہترین خلق خلاصہ انبیاء سیدنا و مولٰنا محمد، اور ان کے آل و اصحاب پر اور سب پر۔ میں ہوں بندۂ ضعیف خادم الطلبہ احقر الزمن، احمد حسن حسینی نسبا امروہی مولدا و موطنا چشتی صابری نقشبندی مجددی طریقۃ و مشربا، حنفی ماتریدی مسلکا و مذہبا

طبع الخاتم

تحریر شریف عمدۃ الفقہاء اسوۃ الاصفیاء حضرت مولانا الحاج المولوی عزیز الرحمٰن صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند دامت برکاتہم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله حق حمده و الصلوٰة و
السلام الاتمان الاكملان على من
لا نبي من بعده اما بعد فيقول العبد
المفتقر الى رحمة الرحيم المنان
عزيز الرحمٰن عفا الله عنه المفتى
والمدرس فى المدرسة العالية
الواقعة فى ديوبند ان ما نمقه
العلامة المقدام البحر القمقام
المحدث الفقيه المتكلم النبيه
الرحلة الامام قدوة الانام جامع
الشريعة و الطريقة واقف رموز
الحقيقة من قام لنصرة الحق
المبين وقمع اساس الشرك و
الاحداث فى الدين المويد من الله
الاحد الصمد مولانا الحاج الحافظ
خليل احمد المدرس الاول فى
مدرسة مظاهر العلوم الواقعة فى
السهارنفور حفظها الله من الشرور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جملہ تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور درود و
سلام تمام و کامل اس ذات پر جن کے بعد
کوئی نبی نہیں، و کہتا ہے رحیم و منان کی
رحمت کا محتاج بندہ عزیز الرحمٰن عفا اللہ عنہ
مفتی مدرس مدرسہ عالیہ واقع دیوبند
جو کچھ تحریر فرمایا، علامہ پیشوا، دریائے
مواج محدث فقیہ متکلم، عاقل، مرجع
امام مقتدائے خلق جامع شریعت و طریقت
واقف اسرار حقیقت کو کھڑے ہوتے
حق ظاہر کی مدد کے لیے اور اکھاڑ پھینکی
شرک و بدعت کی بنیاد، مؤید من اللہ
الاحد الصمد مولٰنا الحاج حافظ خلیل احمد
مدرس اول مدرسہ مظاہر العلوم واقع
سہارنپور نے (خدا اس کو شرور سے
محفوظ رکھے)، مسائل کی تحقیق میں وہ
سب حق ہے میرے نزدیک اور میرا
اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے۔ پس
اللہ ان کو عمدہ جزا دے قیامت کے

فی تحقیق المسائل هو الحق عندی ومعتقدی ومشائخی فجزاه الله احسن الجزاء یوم القیام ورحم الله من احسن الظن بالسادات العظام والله تعالی ولی التوفیق وبالحمد اولا وآخرا حقیق وهو حسبی ونعم الوکیل۔

وہی اور اللہ رحم فرماوے اس شخص پر جو سرداران بزرگ کی جانب اچھا گمان رکھے اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے اور اول و آخر حمد کا مستحق ہے اور وہ مجھ کو کافی ہے اور اچھا کارساز ہے۔

کتبه العبد عزیز الرحمن عفی عنه دیوبندی

اس کو لکھا بندہ عزیز الرحمن عفی عنہ دیوبندی نے

کلمات تبرک طبیب الملت حکیم الامت حضرت مولانا الحاج الحافظ اشرف علی صاحب ادام اللہ فیوضہم

نمّقه وتصدیقه واکل امر المفتری الی الله وانا اشرف علی التهانوی الحنفی الجشتی ختم الله تعالی له بالخیر۔

میں اس کا مقر اور معتقد ہوں اور افترا کرنے والوں کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتا ہوں میں ہوں اشرف علی تھانوی حنفی چشتی، اللہ تعالیٰ بخیر فرمائے۔

تصدیق لطیف شیخ الاتقیاء مسند الابرار حضرت مولانا الحاج الحافظ الشاہ عبد الرحیم صاحب دامت معالیہم

الذی کتب فی هذه الرسالة حق صحیح وثابت فی الکتب بنص صریح وهو معتقدی ومعتقد مشائخی رضوان الله تعالی علیهم اجمعین احیانا الله بها واماتنا علیها و

جو کچھ اس رسالہ میں لکھا ہے حق صحیح اور موجود ہے کتابوں میں نص صریح کے ساتھ، اور یہی میرا اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے اللہ تعالیٰ کی ان سب پر رضا ہو۔ اسی پر اللہ ہم کو جلاوے اور اسی پر موت دے

انا العبد الضعیف عبد الرحیم عفی عنه الرائفوری الخادم لحضرة مولانا الشیخ رشید احمد گنگوهی قدس الله سرہ العزیز۔

میں ہوں بندہ ضعیف عبد الرحیم عفی عنہ رائپوری خادم حضرت مولانا الشیخ رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز

تسطیر منیر رئیس الحکماء امام الفضلاء حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد حسن صاحب زیدت محاسنہم

الحمد لله المتوحد فی جلال ذاته المتنزه عن شوائب النقص وسماته والصلوة والسلام علی سیدنا محمد نبیه ورسوله وعلی آله وصحبه اجمعین وبعد فهذا القول الذی نطق به الشیخ الاجل الامجد و الفرد الاکمل الاوحد مولانا الحاج الحافظ خلیل احمد دام ظله الظلیل علی رؤوس المسترشدین و ابقاه الله تعالی لاحیاء الشریعة و الطریقة والدین هو الحق عندنا و معتقدنا و معتقد مشائخنا رضوان الله تعالی علیهم اجمعین الی یوم الدین

وانا العبد الضعیف الخفیف محمد حسن عفا الله عنه الدیوبندی۔

سب تعریفیں اللہ کے لیے جو یکتا ہے اپنی ذات کے جلال میں پاک ہے نقص کے شائبوں اور علامات سے اور درود وسلام سیدنا محمد پر جو اس کے نبی و رسول ہیں اور ان کی سب اولاد و اصحاب پر اما بعد پس یہ تقریر جو شیخ اجل امجد اور فرد اکمل و اوحد مولانا حاجی حافظ خلیل احمد دام ظلہ علی رؤس المسترشدین نے فرمائی ہے، خدا ان کو شریعت و طریقت اور دین کے زندہ کرنے کے لیے قائم رکھے، حق ہے ہمارے نزدیک اور عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ رضوان اللہ علیہم اجمعین ۔ الی یوم الدین کا ۔

میں ہوں بندہ ضعیف نحیف محمد حسن عفی عنہ دیوبندی ۔

تحریر شریف جامع الکمال صادق المقال جناب مولانا الحاج المولوی قدرت اللہ صاحب بورک فی احوالہ

هذا هو الحق والصواب
قدرت الله غفرله ولوالديه مدرس
مدرسه مراد آباد

یہی ہے حق اور صواب
قدرت اللہ غفرلہ ولوالدیہ مدرس
مدرسہ مراد آباد۔

تحریر منیف صاحب الرائے الصائب والفہم الثاقب حضرت مولانا الحاج المولوی حبیب الرحمن صاحب دامت فیضہم

الحمد لله وحده والصلوٰة والسلام على من لا نبي بعده وبعد فما كتبه الشيخ الامام الحبر الهمام في جواب السؤالات المذكورة هو الحق والصواب والمطابق لما نطق به السنة والكتاب وهو الذي ندين لله تعالى به وهو معتقدنا ومعتقد جميع مشائخنا رحمهم الله تعالى فرحم الله من نظر ما بين الانصاف واذعن للحق وانقاد للصدق

وانا العبد الضعيف
حبيب الرحمن الديوبندي

سب تعریفیں اللہ یکتا کے لیے اور درود و سلام اس پر جس کے بعد کوئی نبی نہیں۔ جو کچھ کہا ہے شیخ امام دانا سردار نے سوالات مذکورہ کے جواب میں وہی حق اور صواب ہے اور اس کے مطابق ہے جو سنت و کتاب کہ رہی ہیں اور ہم اس کو دین قرار دیتے ہیں اللہ کے لیے۔ اور یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے تمام مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ کا۔ پس اللہ رحم فرمادے اس پر جو بچشم انصاف دیکھے اور حق کا یقین لائے اور صدق کا مطیع ہو۔

حبیب الرحمٰن دیوبندی

تحریر لطیف بقیۃ السلف قدوۃ الخلف حضرت مولانا الحاج المولوی محمد احمد صاحب ادام اللہ برکاتہا

ما كتبه العلامة وحيد العصر هو الحق والصواب

احمد بن مولانا محمد قاسم النانوتوی ثم الديوبندی ناظم المدرسة العالية الديوبندية

جو کچھ لکھا علامہ یکتائے زمانہ نے وہی حق اور صواب ہے۔

احمد بن مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی ثم الدیوبندی مہتمم مدرسہ عالیہ دیوبند۔

تحریر شریف جامع الفروع والاصول الجامع للمعقول والمنقول حضرت مولانا الحاج المولوی غلام رسول صاحب مد ظلہ

الحمد لله الذی قصرت عن وصف كماله السنة بلغاء الانام وضعفت عن الوصول الى ساحة جلاله اجنحة العقول والافهام والصلوة والسلام على افضل الرسل سيدنا محمد الهادی الى دار السلام وعلى اله واصحابه البررة الكرام، اما بعد فالقول الذی نطق به فی جواب السوالات المذكورة اكمل كملاء الزمان واعلم علماء الدوران وقدوة جماعة السالكين وزبدة مجامع المتقين مولانا الحافظ الحاج

سب تعریفیں اللہ کو زیبا ہیں کہ اس کے کمال کا وصف بیان کرنے سے مخلوق کے فصحاء کی زبانیں قاصر اور اس کی عظمت کے میدان تک پہنچنے سے عقول و افہام کے بازو عاجز ہیں اور درود و سلام افضل رسل سیدنا محمد پر، اور اُن کے آل و اصحاب نیکوکاران بزرگان پر۔ اما بعد یہ تقریر جو سوالات مذکورہ کے جواب میں کاملین زمانہ میں اکمل، اور علماء وقت میں اعلم اور گروہ سالکین کے مقتدا، اور جماعتہائے متقین کے خلاصہ مولانا حافظ حاجی خلیل احمد صاحب نے فرمائی ہے۔ قول حق اور کلام صادق

خلیل احمد سلمه الله تعالیٰ قول حق
وکلام صادق وهو معتقدنا ومعتقد
جمیع مشائخنا رحمهم الله تعالیٰ
اجمعین۔ وانا العبد الضعیف
غلام رسول عفا الله عنه القوی
المدرس فی المدرسة العالیة الدیوبندیة

ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے اور ہمارے
تمام مشائخ رحمہم اللہ کا عقیدہ ہے۔
میں ہوں بندۂ ضعیف
غلام رسول عفی عنہ
مدرس مدرسۂ عالیہ
دیوبند

تحریر منیف فاضل عصر کامل دہر جناب مولانا المولوی محمد سہول صاحب لازال مجدہٗ

حامدا ومصلیا ومسلما وبعد فهذه
الاجوبة التی حررها رافع رایة العلم
والهدایة خافض رایات الجهل و
الضلالة سید ارباب الطریقة سند
اصحاب الحقیقة زبدة الفقهاء و
المفسرین قدوة المتکلمین والمحدثین
الشیخ الاجل الاوحد الحافظ الحاج
مولانا خلیل احمد لازالت فیضانہٗ
علی المسلمین والمسترشدین الی ابد
حقیق بان یعتمد علیها کلها ویدان
بها جلها وهو معتقدنا ومعتقد مشائخنا
وانا عبدہ الارذل محمد بن افضل المدعو
بالسهول عفی عنه مدرس المدرسة العالیة الدیوبندیة

حمد وصلوٰۃ وسلام کے بعد یہ جوابات جن کو علم و
ہدایت کے جھنڈوں کو اونچا کرنے والے اور جہل و گمراہی
کے نشانوں کو نیچا کرنے والے اہل طریقت کے
سردار اور اصحاب حقیقت کے مستند خلاصۂ
فقہاء ومفسرین، مقتدائے متکلمین ومحدثین شیخ
اجل اوحد حافظ حاجی مولانا خلیل احمد صاحب
نے تحریر فرمایا ہے ان کے فیضان مسلمانوں
اور طالبان ہدایت پر سدا قائم رہیں واقعی
اس قابل ہیں کہ ان پر اعتماد کیا جاوے اور
ان سب کو مذہب قرار دیا جائے، اور یہی
عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ کا اور میں
ہوں بندہ ارذل محمد بن افضل یعنی سہول عفی عنہ
مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند

تحریر لطیف عالم تحریر فاضل بے نظیر جناب مولانا المولوی عبد الصمد صاحب طاب اللہ ثراہ

الحمد لله الذی علم آدم الاسماء
کلها و اعطی صوادع النعوت الصحاح
کلها و افاض علینا النعم الشوامخ
قبل الاستحقاق وهدانا الصراط
السوی مع تفرق السبل و الشقاق
ونصلی ونسلم علی محمد عبده و
رسوله الذی ارسل والحق خاملة
اعوانه خاویة ارکانه والباطل عالیة
نیرانه غالیة اثمانه داعیا الی الله
من کان کفر وامر بالمعروف ونهی
عن غیره و زجر۔ وعلی آله البررة
الکرام واصحاب الکملة العظام۔
الشافعین المشفعین فی المحشر اما
بعد فالاجوبة التی حررها ربیع
ریاض الطریقة و برکة هذه الخلیقة
محی معالم الطریق بعد دروسها و
مجدد مراسم المعارف غب افول
اقمارها وشموسها الذی تفجرت
ینابیع الحکم علی لسانه۔ وفاضت

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے آدم کو تمام
نام سکھائے اور عطا فرمائی ہم کو عالی نعمتیں استحقاق
سے پہلے اور ہم کو دکھایا سیدھا راستہ مختلف متفرق
راستوں میں اور ہم درود و سلام بھیجتے ہیں۔
اس کے بندہ اور رسول محمد پر جو ایسے
وقت رسول بنے کر حق کے مددگار شکست
اور ارکان مضمحل ہو چکے تھے اور باطل کے
شعلے بلند اور قیمت بڑھ گئی تھی آپ نے
بلایا اللہ کی طرف ہر کفر کرنے والے کو
اور بھلے کام کی تاکید فرمائی اور منع کیا
بُرے کام سے اور روکا، اور آپ کی اولاد نیکوکار
و مکرم اور صحابہ کاملین باعظمت پر، جو محشر میں
سفارش فرمائیں گے اور مقبول ہوگی (اما بعد)
جوابات جن کو تحریر فرمایا ہے ایسی ذات نے جو
باغہائے طریقت کی بہار اور مخلوق میں مبارک
ہیں زندہ کرنے والے راہ کے نشانوں کے ان
کے مٹ جانے کے بعد اور معرفتوں کے مراسم کی
تجدید کرنے والے ان کے ماہتاب اور آفتاب
غروب ہو جانے کے بعد کہ جاری ہیں حکمتوں کے

عیون المعارف من خلال جنا به.
وانبثت اشعة انواره فی القلوب.
وبعثت سرایا لسراره الی کل طالب
ومطلوب وسطعت شموس معارفه
وزکت اعراس عوارفه. لازال الزهد
شعاره. والورع وقاره. والذکر انیسه
والفکر جلیسه مولانا العلام واستاذنا
الفهام الشیخ الازهد والهمام الامجد
الحافظ الحاج خلیل احمد صدر
المدرسین فی مدرسة مظاهر العلوم
الواقعة فی السهارنفور حریة بان
یعتقدها اهل الحق والیقین وحقة
بان سلمها العلماء الراسخون فی
الدین المتین وهذه عقائدنا و
عقائد مشائخنا ونحن نرجو من الله
ان یحیینا ویمیتنا علیها ویدخلنا
فی دار السلام مع اساتذتنا الکرام و
هو نعم المولی ونعم المعین واٰخر
دعوانا ان الحمد لله رب العٰلمین
والصلوة والسلام علی خیر خلقه
وفخر رسله واٰله وصحبه اجمعین

چشمے ان کے وسطِ قلب سے اور پھیل رہی
ہیں ان کے انوار کی شعاعیں دلوں میں اور
پہونچ رہے ہیں ان کے اسرار کے لشکر ہر
طالب ومطلوب تک اور چمک رہے ہیں ان
کی معرفتوں کے آفتاب اور اُگے ہوئے ہیں ان
کی معرفتوں کے درخت سدا رہے زہد ان کا طریقہ
اور تقویٰ ان کا لباس اور یادِ حق ان کی مونس اور
فکرِ حق ان کا ہمنشیں مولانا العلام اور ہمارے استاذ
فہم شیخ صاحب زہد اور سردار بزرگ حافظ حاجی
یعنی مولانا خلیل احمد مدرس اول مدرسہ
مظاہر العلوم سہارنپور (یہ سارے جوابات
اس لائق ہیں) کہ اہل حق ان کو عقیدہ بنادیں اور
مستحق ہیں کہ دین متین میں مضبوط علماء ان کو تسلیم
کریں، اور یہی ہمارے عقائد اور ہمارے مشائخ کے
عقیدے ہیں اور ہم متمنی ہیں اللہ سے کہ انھیں پر
جلاوے اور مارے اور ہم کو داخل فرماوے جنت
میں ہمارے بزرگ استاذ کے ساتھ اور وہی بہتر
کارساز اور بہتر مددگار ہے، اور آخری دُعاء
ہماری یہ ہے کہ سب تعریف اللہ رب العٰلمین کو
اور درود وسلام بہترین مخلوق وفخر پیغمبران پر
اور ان کی ساری اولاد واصحاب پر۔



الراقم الاثم محمد عبد الصمد عفا عنه الاحد البجنوری المدرس فی المدرسة العالية الديوبندية اقامها الله و ادامها الى يوم القيمة.

راقم آثم محمد عبد الصمد عفا عنہ الاحد مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند، خدا اس کو تا قیامت دائم قائم رکھے۔

تحریر شریف شمس فلک الشریعۃ البیضاء بدر سماء الطریقۃ الغراء حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد اسحٰق صاحب نہٹوری متعنا اللہ بطول بقائہم

لله در المجيب المحقق المصيب صدقت بما فيه بلا شك مريب. الاحقر محمد اسحٰق النهٹوری ثم الدهلوی.

اللہ کے لیے ہے خوبی حق و صواب جوابات دینے والے کی جو کچھ اس میں ہے بلا شک و ریب تصدیق کرتا ہوں۔ احقر محمد اسحٰق نہٹوری ثم الدہلوی

تحریر شریف حسام الدین عروۃ الحبل المتین جناب مولانا الحاج المولوی ریاض الدین صاحب اطال اللہ بقاءہ

اصاب من اجاب محمد رياض الدين عفی عنه مدرس مدرسه عاليه ميرٹھ۔

مجیب نے درست بیان کیا محمد ریاض الدین عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ میرٹھ۔

تحریر لطیف ربیع ریاض الاسلام مقتدائے انام جناب مولانا المفتی کفایت اللہ صاحب دام فیضہم

رأيت الاجوبة كلها فوجدتها حقة صريحة لا يحوم حول سرادقاتها شك و لا ريب. و هو معتقدی و معتقد مشائخی رحمهم الله تعالى

میں نے تمام جوابات دیکھے پس سب کو الباحق صریح پایا کہ اس کے اردگرد بھی شک و ریب نہیں گھوم سکتا۔ اور یہی میرا عقیدہ ہے اور میرے مشائخ رحمہم اللہ کا عقیدہ ہے

وانا العبد الضعيف الراجي رحمة مولاه
المدعو بكفايت الله الشاهجهانفوري
الحنفي المدرس في المدرسة الامينية
الدهلوية۔

میں ہوں بندۂ ضعیف امیدوار رحمت
خداوندی محمد کفایت اللہ شاہجہانپوری حنفی
مدرس مدرسہ امینیہ
دہلی

تحریر شریف جامع العلوم النقلیہ والفنون العقلیہ جناب مولانا المولوی ضیاء الحق صاحب زید فضلہ العمیم

اصاب من اجاب
العبد ضياء الحق عفي عنه المدرس في
المدرسة الامينية الدهلوية۔

مجیب نے درست بیان کیا
بندہ ضیاء الحق عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ
دہلی

تحریر شریف جامع العلوم النقلیہ والفنون العقلیہ جناب مولانا المولوی محمد قاسم صاحب زید فضلہ العمیم

الجواب صحيح
العبد محمد قاسم عفي عنه المدرس
في المدرسة الامينية الدهلوية۔

جواب صحیح ہے
بندہ محمد قاسم عفی عنہ
مدرس مدرسہ امینیہ، دہلی

تحریر لطیف فخر الفضل والفضائل عمدۃ الاقران والاماثل جناب مولانا الحاج المولوی شمس الحق صاحب کثر اللہ امثالہ

الحمد لله الذي هدانا للاسلام وما كنا
لنهتدي لولا ان هدانا الله، و
الصلوة و السلام على خير البرية
سيدنا محمد وآله الى يوم نلقاه و
بعد فاني تشرفت بمطالعة المقالة

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم
کو اسلام کا راستہ دکھایا اور ہم ہدایت نہ پا سکتے
اگر اللہ ہم کو ہدایت نہ دیتا اور درود و سلام
بہترین مخلوقات سیدنا محمد اور ان کی آل پر قیامت
تک۔ میں اس مقالہ شریفہ کے ملاحظہ سے

الشرينة التى نمقها الامام الهمام الاجل الاكمل الاوحد سيدنا و مولانا الحافظ الحاج المولوى خليل احمد ادامه الله لاساس الشرك فى الاسلام قالعاً و قامعاً و لابنية البدع فى الدين هادماً و قالعاً فى اجوبة الاسئلة هو الصدق والصواب والحق عندى بلا ارتياب هذا هو معتقدى و معتقد مشائخى نقربه لساناً و نعتقده جناناً فلله در المجيب الاديب البحر القمقام والحبر الفهام ثم لله دره قد اصاب فيما اجاب واجاد فيما افاد متعنا الله بطول حياته و بقائه وجزاه الله عنى و عن سائر اهل الحق خير الجزاء عنا له فى ابطال وساوس المفترى فى افترائه وانا العبد الضعيف محمد ن المدعو بعاشق الٰہی الميرٹهى عفا الله عنه۔

مشرف ہوا جس کو پیشوا سردار مسلم کامل یکتا ہمارے سردار اور مربی حافظ حاجی مولوی خلیل احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو سدا اسلام میں شرک کی بنیاد کا قمع اور قلع کرنے والا اور دینی بدعتوں کی بنیادوں کا گرانے والا اور اکھاڑنے والا رکھے۔ یہ سوالات کے جوابات صادق اور صائب ہیں اور میرے نزدیک بلا ریب حق ہیں یہی میرا عقیدہ ہے اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے۔ ہم زبان اس کے مقر اور دل اس کے معتقد ہیں۔ پس اللہ کے لیے ہے خوبی مجیب فاضل دریائے مواج اور عاقل فہیم کی۔ پھر اللہ کیلئے ہے ان کی خوبی جو کچھ جواب دیا صائب دیا اور عمدہ نفع پہنچایا۔ اللہ ہم کو ان کی حیات و بقا کے طول سے بہرہ یاب بنائے اور ان کو جزائے میری اور تمام اہل حق کی طرف سے بہترین اہل باطل کی بہتان بندی کے وسوسوں کے باطل کرنے کی محنت کے صلہ میں۔ میں ہوں بندۂ ضعیف محمد عاشق الٰہی عفی عنہ میرٹھی

تحریر لطیف فاضل المجد الفاخر والعالم الزاخر والفہیم الباہر الرشد الزاہر جناب مولوی سراج احمد صاحب دام فیضہ

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰى لِمَنْ كَانَ لَهٗ — بے شک اس میں نصیحت ہے اس کے لیے

قلبٌ أو ألقى السّمع وهو شهيدٌ — جو صاحب دل ہو یا متوجہ ہو کر کان لگائے
وانا الراجی الی اللہ الاحد محمدن — میں ہوں امیدوار سوئے خدائے واحد
المدعو بسراج احمد المدرس فی — محمد سراج احمد مدرس مدرسہ سردھنہ
المدرسۃ سردھنہ — ضلع میرٹھ۔

تحریر شریف مجمع معارف علم و اتقان مخزن محاسن الخلائق جناب مولوی قاری محمد اسحٰق صاحب متعنا اللہ بمنہ

ما کتبہ العلامۃ فھو حق صحیح بلا — جو کچھ علامہ نے تحریر فرمایا ہے وہ بلا ریب
ارتیاب العبد الضعیف — حق صحیح ہے،
محمد اسحٰق میرٹھی المدرس فی — بندۂ ضعیف محمد اسحٰق میرٹھی، مدرس
المدرسۃ الاسلامیۃ الواقعۃ فی — مدرسہ اسلامیہ میرٹھ
بلدۃ میرٹھ

تحریر منیف طبیب الامراض الروحانیہ و معالج الاسقام الجسمانیہ جناب مولوی حکیم محمد مصطفےٰ صاحب متعنا اللہ بوجودہ

إنّه لقولٌ فصلٌ وما هو بالهزل — بیشک یہ قول فیصل ہے اور بے معنی نہیں۔
العبد محمد مصطفےٰ البجنوری الطبیب — بندہ محمد مصطفےٰ بجنوری طبیب وارد
الوارد فی میرٹھ۔ — حال میرٹھ

تحریر لطیف عین الانسان الکامل و انسان عیون الاعیان فاضل حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد مسعود احمد صاحب متعنا اللہ ببقائہ

العبد محمد مسعود احمد بن — العبد محمد مسعود احمد بن حضرت
حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ — مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ العزیز

تحریر شریف منبع الفضائل مطمح انظار الاساتذہ والافاضل جناب مولانا المولوی محمد یحیی صاحب اعانہ اللہ الصمد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله الذی تقدست ذاته
الصمدية عن ان يماثل احد فی
صفاته المختصة و ان كان من
الانبياء و ترفعت قدرته من
تطرق العقول و الآراء و الصلوٰة
والسلام على افضل من يتوسل
به فی الدعاء من المرسلين و
الصديقين و الشهداء و الصلحاء
واكمل من يدعى من الاحياء بعد
الوصال و اللقاء وعلى آله واصحابه
الذين هم اشداء على الكفار و
على المومنين من الرحماء. اما بعد
فرأيت هذه الاجوبة فوجدتها قولا
حقا مطابقا للواقع. وكلاما صادقا
يقبله القانع والسامع. لاريب فيه
هدى للمتقين الذين يومنون على
الحق و يعرضون عن اباطيل الضالين
المضلين. كيف لا وقد نمقها من هو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی ذات
بے نیاز مقدس ہے کہ اس کی صفات خاصہ میں
کوئی اس کا ہم شکل ہو اگرچہ نبی ہی کیوں نہ ہوں
اور اس کی قدرت عالی ہے عقل اور رائے
کے دخل سے درود و سلام ان میں بہترین ذات
پر جن کو دعا میں وسیلہ پکڑا جاتا ہے۔ یعنی
پیغمبران و صدیقین اور شہداء و صلحا اور
کامل جن کے لیے وصال و انتقال کے بعد
حیات ثابت ہے اور ان کی اولاد و اصحاب
پر جو کافروں پر سخت تر اور مسلمانوں پر
مہربان تر ہیں اما بعد میں نے یہ جوابات
دیکھے تو ان کو پایا قول حق واقع کے مطابق
اور کلام راست جس کو ہر قانع و مخالف
قبول کرے اس میں شک نہیں ہدایت ہے
پرہیزگاروں کے لیے جو حق کو مانتے اور
گمراہوں و گمراہ کرنے والوں کی واہیات
سے منہ پھیرتے ہیں کیوں نہ ہو ان کو لکھا
ہے انھوں نے جو نقلی و عقلی علوم کی اطراف

محدد جهات العلوم النقلية و
العقلية - ذروة سنام الصناعات
العلوية و السفلية - منطقة بروج
الكمال و مطرقة لتصريف المبتدعين
من الفرق الاثنى عشرية وغيرها
من الانقلاب الى الاعتدال شمس
فلك الولاية - بدر سماء الهداية.
الذى اصبحت رياض العلم والهداية
بسحاب فيضه زاهرة - و امست
حياض الجهل و الغواية ببوارق
نقمته غائرة حامل لواء السنة
السنية - قامع البدعة السيئة الشنيعة
رشيد الملة و الدين قاسم الفيوضات
المستفيضين - محمود الزمان -
اشرف من جميع الاقران - مقتدى
المسلمين مجتبى العلمين حضرتنا
و مرشدنا و وسيلتنا و مطاعنا مولانا
الحافظ الحاج المولوى خليل احمد
لازالت شموس فيوضاته بازغة
للمقتبسين من انواره - و دامت
اشعة بركاته ساطعة للسالكين على

کی حد بندی کرنے والے اور فنون عالی و سافل
کے رفیع المرتبہ شخص ہیں برج کمال کے منطقہ
اور روافض وغیرہ مبتدعین کو انقلاب سے
اعتدال کی جانب پھیرنے کے لیے بمنزلہ گرز
فلکِ ولایت کے آفتاب آسمانِ ہدایت
کے ماہتاب جن کے فیض کی گھٹاؤں سے
علم و ہدایت کے باغ لہلہا اٹھے اور جن
کے غضہ کی بجلیوں سے جہل و گمراہی کے
حوض پایاب بن گئے۔ روشن سنت کے علمبردار
بدعت سیئہ شنیعہ کے اکھاڑنے والے
ملت و دین کے رشید، طالبین کے لیے
فیضان کے قاسم، محمود زمانہ، مجملہ
اہلِ عصر میں اشرف، مسلمانوں کے مقتدا،
پسندیدہ عالم ہمارے حضرت و مرشد
اور وسیلہ و مطاع مولانا حافظ حاجی مولوی
خلیل احمد صاحب ان کے فیوضات
کے آفتاب سدا ان کا نور لینے والے
والوں کے لیے چمکتے رہیں۔ اور ان کی
برکات کی شعاعیں ان کے قدم بہ قدم
چلنے والوں پر ہمیشہ چمکتی رہیں۔ آمین
یا رب العلمین

خلواته وأثاره، امين يارب العلمين
وانا عبده الحقير محمد المدعو بيحيى
السهرامي المدرس في مدرسة مظاهر
علوم سهارنفور

میں ہوں بندہ ضعیف حقیر محمد یحیی سسرامی
مدرس مدرسہ مظاہر علوم
سہارنپور

تحریر فیض ناشر العلوم العربیہ ماہر الفنون و الادبیہ جناب مولانا الحاج محمد کفایت اللہ صاحب مبارز آبادی مدظلہ و رشدہ

الحمد لله الذى لا حياة الا فى رضاه
ولا نعيم الا فى قربه ولا اصلاح القلب
ولا فلاح الا فى الاخلاص له وتوحيد
حبه والصلوٰة والسلام على سيدنا
ومولانا محمد عبده ورسوله الذى
ارسله على حين فترة من الرسل فهدى
به الى اقوم الطرق واوضح السبل و
على اله وصحبه العظام الذين هم قادة
الابرار وقدوة الكرام. وبعد فهذه
نميقة أنيقة. ووجيزة وثيقة الفها
عمدة العلماء جهبذ الفضلاء الجامع
بين الشريعة والطريقة. الواقف بأسرار
المعرفة والحقيقة الذى درس من
المعارف والعلوم ما اندرس واحيى
مراسم الملة الحنيفة الرشيدية البيضاء

جملہ تعریفیں اس اللہ کے لیے کہ حیات اس کی
رضا اور آسائش اس کے قرب میں منحصر ہے اور
قلب کی صلاح و بہبودی اس کے اخلاص اور یکتائے
محبت پر موقوف ہے۔ اور درود و سلام
سیدنا ومولانا محمد پر جو اس کے بندہ اور رسول
ہیں کہ بھیجا ان کو پیغمبروں کے ختم ہو جانے پر
پس ان کے ذریعے سب سے بہتر راستہ اور
واضح طریق دکھلایا۔ اور ان کی اولاد باعظمت اصحاب
پر جو سرداران نیکوکاران و مقتدایان بزرگان ہیں۔
تحریر پاکیزہ اور مختصر وثیقہ جس کو تالیف کیا عمدۃ
العلماء سردار فضلاء، جامع شریعت و طریقت
واقف رموز معرفت و حقیقت نے کہ تعلیم دی
معرفتوں اور علوم کی اس کے بعد کہ محو ہو گئے
تھے اور جلا بخشی ملت حنیفیہ رشیدیہ کے
مراسم کو اس کے بعد کہ مٹ چلے تھے پناہ اہل

بعد ما كادت ان تنطمس. كهف
الكملاء خاتم الاولياء. المحدث المتكلم
الفقيه النبيه سيدى و مولائ الحافظ
الحاج المولى خليل احمد لا زالت
شموس افاضته بازغة و بدور افادته
طالعة فلله دره ثم لله دره حيث
نطق بالصواب فى كل ماب وذلك
فضل الله يؤتيه من يشاء و الله
ذو الفضل العظيم و هو يهدى من
يشاء الى صراط مستقيم ولا حول و
لا قوة الا بالله العلى العظيم العبد
الاواه محمد للدعو كفايت الله
جعل الله آخرته خيرا من اولاه
الگنگوهى مسكنا مدرس مدرسة
مظاهر العلوم الواقعة فى سهارنفور-

کمال، مہر اولیاء، محدث متکلم فقیہ عاقل
سیدی و مولائی حافظ حاجی مولانا خلیل احمد
صاحب نے ان کے افاضے کے آفتاب
چمکتے اور ان کے افادہ کے ماہتاب نکلتے
رہیں۔ سو اللہ کے لیے ہے ان کی خوبی پس
اللہ کے لیے ان کی خوبی کہ ہر باب میں صواب
کہا اور یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے
دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے - وہی
ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے سیدھے
راستے کی، اور نہ پھرنا ہے نہ طاقت مگر اللہ
برتر با عظمت کے ہاتھ۔
بندہ اواہ محمد کفایت اللہ، اللہ اس کی
آخرت دنیا سے بہتر بنائے
گنگوہی بحیثیت سکونت مدرس مدرسہ
مظاہر علوم سہارنپور۔

هٰذه

خلاصة تصديقات السادة العلماء بمكة المكرمة

زادها الله تعالى شرفا وفضلا

یہ مکۂ مکرمہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً کے علماء کی تصدیقات کا خلاصہ ہے

جن میں سب سے مقدم حضرت شیخ العلماء مولانا محمد سعید بابصیل کی تصدیق بعینہٖ تحریر ہدیۂ ناظرین کی جاتی ہے:

صورة ما كتبه حضرة الشيخ الاجل والفاضل الابجل امام العلماء ومقدام الفضلاء رئيس الشيوخ الكرام وسند الاصفياء العظام عين اعيان الزمان قطب فلك العلوم والعرفان حضرة مولانا الشيخ محمد سعيد بابصيل الشافعي شيخ العلماء بمكة المكرمة والامام والخطيب بالمسجد الحرام لازال محفوفا بنعم الملك العلام

تقریظ سرور شیخ العلماء صاحب فضیلت تامہ پیشوائے علماء و مقتدائے فضلاء مشائخ کرام کے سردار اور با لطف اصفیاء میں مستند مرجع اہل زمانہ و قطب آسمان علوم معرفت جناب حضرت مولانا شیخ محمد سعید بابصیل شافعی شیخ علماء مکہ مکرمہ اور امام و خطیب مسجد حرام ہمیشہ شاہنشاہ علام کی نعمتوں سے بہرہ ور رہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

اما بعد فقد طالعت هذه الاجوبة للعلامة الفهامة المسطورة على الاسئلة المذكورة في هذه الرسالة فرأيتها في

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد (حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو) میں نے بڑے زبردست و نہایت سمجھدار عالم کے یہ جوابات جو سوالات مذکورہ کے متعلق انھوں نے لکھے

غاية الصواب شكر الله تعالى المجيب
اخی وعزیزی الاوحد الشیخ خلیل
احمد ادام الله سعده واجلاله فی
الدارین وكبه رؤس الضالين
والحاسدین الى يوم الدين بجاه
المرسلين۔
امين رقمه بقلمه المرتجی من ربه
كمال النيل محمد سعيد بن محمد بابصيل
مفتی الشافعية ورئيس العلماء بمكة
المكرمة غفر الله له ولمحبيه وجميع
المسلمين

(طبع الخاتم)

ہیں، غور کے ساتھ دیکھے۔ پس ان کو نہایت
درجہ درست پایا، حق تعالیٰ جواب لکھنے والے
میرے بھائی اور عزیز یکتا شیخ خلیل احمد
کی تحریر مشکور فرمائے اور ان کی صلاح وجلالت
کو دارین میں قائم رکھے اور ان کے ذریعہ سے گمراہ
اور حاسدوں کے سروں کو قیامت تک بجاہ سید
المرسلین توڑتا رہے آمین! لکھا ہے اپنے قلم سے
امیدوار کمال نیل محمد سعید خلف محمد بابصیل مفتی
شافعیہ اور شیخ علماء مکہ مکرمہ نے اللہ ان کو اور
ان کے دوستوں اور تمام مسلمانوں کو بخشے

(مُہر)

صورة ما كتبه حضرة الامام الجليل والفاضل النبيل منبع العلوم ومخزن الفهوم محی السنة الغراء ماحی البدعة الظلماء مولانا الشيخ احمد رشيد الحنفی لازال منغمسا فی بحار لطفه الجلی والخفی۔

تقریظ مسطورہ مقتدائے صاحب جلالت وفاضل باعظمت چشمۂ علوم وخزانۂ فہوم روشن سنت کے زندہ کرنے والے تاریک بدعت کے مٹانے والے، مولانا شیخ احمد رشید حنفی، حق تعالیٰ کے لطف کے سمندر میں سدا غوطہ زن رہیں

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله عالم الغيب والشهادة

بسم اللہ الرحمن الرحیم
سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جو چھپے اور کھلے

الکبیر المتعال والصلوٰۃ والسلام
علیٰ سیدنا ونبینا وحبیبنا ومرشدنا
وهادینا ومولٰنا واولٰنا محمد و
صحبه والاٰل ـ وبعد فقد تتبعت
هذه الاجوبة المنیفة الشرعیة و
للمسائل اللطیفة المرضیة للعالم
للفضال انسان عین الافاضل عین
الانسان الکامل صفوة الاماثل بقیة
الاوائل قامع الشرك ماحی البدع
مبید اهل الزیغ والضلال سیف
اللّٰه علیٰ رقاب المارقة المبتدعة
الضلال المحدث الوحید والفقیه
الفرید سیدی ومولائی وملاذی حضرۃ
الحافظ الحاج الشیخ خلیل احمد لا
زال ولم یزل مؤیدا من مولانا ذی
الجلال فللّٰه درمن فاضل ادیب و
عارف اریب ومتکلم لبیب حیث
تصدی لحمایة الشرع الشریف ووقایة
الدین الحنیف وصیانة المذهب
المنیف فاعلی منار الحق ورفع معالم
الهدی وقوی بنیانه وتشید ارکانه و

جاننے والا بڑائی اور علو والا ہے اور درود وسلام
ہمارے سردار نبی اور محبوب ومرشد اور
ہادی ومولا اور سب سے بہتر محمد اور ان کے
صحابہ واولاد پر میں نے ان لطیف مسائل شرعیہ
کے جوابات علیہ کو خوب غور سے دیکھا جو ایسے
شخص کے لکھے ہوئے ہیں جو بڑے صاحب
فضل عالم اور فضلاء کی آنکھوں کی پتلی اور صاحب
کمال انسان کی آنکھ ہمسروں میں منتخب اور سلف
کا نمونہ ہیں شرک کے اکھیڑنے والے بدعتوں کے
مٹانے والے کجی وگمراہی والوں کو تباہ کرنے والے
اور بد دین سرکش بدعتیوں کی گردنوں پر اللہ کی
تلوار بنے ہوئے ہیں۔ محدث یگانہ اور فقیہ یکتا
یعنی سیدی ومولائی وملاذی حضرت حافظ حاجی
شیخ خلیل احمد صاحب حق تعالیٰ کی طرف سے
ہمیشہ ہمیشہ ان کی تائید ہوتی رہے پس اللہ
ہی کے لیے ہے خوبی ان فاضل ادیب اور
صاحب معرفت عاقل اور ماہر کلام دانا کی کہ
شرع شریف کی حمایت اور دین مبین کی
حفاظت اور مذہب حق کی نگہبانی کے لیے علیا
ہوئے اور حق کا منارہ اونچا کر دیا، ہدایت کے
نشان بلند کیے۔ اس کی بنیاد مضبوط کی۔ اسکے ستون

وضح برهانه فما احسن بيانه وما
اطلق لسانه وما افصح بنيانه فلعمري
لقد كشف الغطاء وازال العماء و
افحم الاعداء والبسهم ثوب الهوان
والردى وانار للمسترشدين سبل
الهدى ميز الخبيث من الطيب و
بين الحق والصواب ووافق السنة
والكتب واظهر العجب العجاب ان
في ذلك لذكرى لاولي الالباب ازال
ريب المرتابين ودفع تلبيس الملبسين
وفرق جمع المحرفين وشتت شمل
المفسدين وبدد حزب الملحدين و
فتت اكباد المبتدعين وكسر جنن
الضالين وهزم افواج المضلين واهلك
اعداء الدين وخذل المغوين المبطلين
واخزى اخوان الشياطين وابطل
عمل المشركين فقطع دابر القوم الذين
ظلموا والحمد لله رب العالمين۔
وكيف لا الا ان حزب الله هم الغلبون
فلله دره ثم لله دره اجاب فاجاد
واصاب جزاه الله عن الاسلام و

محکم کیے اور اس کی دلیل واضح کر دی کتنا عمدہ
بیان اور کتنی صاف زبان اور کیسی فصیح تقریر ہے
کہ واقعی پردہ اٹھا دیا اور اندھاپن دور کر دیا
دشمنوں کی زبان بند کر دی اور ان کو ذلت و
ہلاکت کے کپڑے پہنا دیا اور طالبان ہدایت
کے لیے حق کے راستے روشن کر دیے۔ گندے کو
پاک سے جدا اور درست وصحیح کو ظاہر کر دیا
اور حدیث وقرآن کی موافقت کی اور عجیب
مضامین بیان فرمائے۔ واقعی اس میں ارباب عقل
کے لیے پوری نصیحت ہے۔ اہل شک کا شک
زائل کر دیا اور خلط ملط کرنے والوں کی گڑبڑ کھول
دی۔ تحریف کرنے والوں کا گروہ منتشر بنا دیا اور فتنہ
پردازوں کا اجتماع متفرق اور ملحدوں کی جماعت کو
تباہ کر دیا۔ بدعتیوں کے کلیجے پھاڑ دیے اور گمراہوں
کے لشکروں کو توڑ دیا اور گمراہ کرنے والوں کو پا
کر ہلا دیا۔ دین کے دشمنوں کو ہلاک اور تغیر و تبدل
کرنے والوں کو خوار کیا۔ شیطان کے بھائیوں کو
ذلیل بنایا اور مشرکوں کے کردار باطل کر دیے۔ پس
ستمگاروں کی جڑ ہی کٹ گئی۔ الحمد للہ رب العلمین کا شکر
ہے اور کیوں نہ ہو اللہ کا گروہ ہمیشہ غالب ہی
رہا ہے۔ پس اللہ کے لیے ہے مولانا کی خوبی

المسلمين افضل الجزاء امين بجاه
سيد المرسلين والحمد لله اولا واخرا
وباطنا وظاهرا وصلى الله على قرة
اعيننا سيدنا محمد خاتم جميع الانبياء
وآله وصحبه ومن تبعهم واهتدى
بهديهم وسلك سبيلهم واتبع
طريقهم وسار على منهجهم الى
يوم الدين امين امين امين امين
امين لا ارضى بواحدة حتى اضيف
اليه الف امينا.

قال بفمه وكتبه بقلمه الفقير الى
ربه التواب راجى رحمة الله الوهاب
عبده وعابده احمد رشيد خان
نواب المكى عفى الله عنه وعن والديه
وتجاوز عن سيأتهم بجاه النبى
الاواب شافع المذنبين يوم الحساب
حرره يوم الخميس التاسع عشر من
شهر ذى الحجة الحرام الذى هو من
شهور السنة ۱۳۲۸ الثامنة والعشرين
بعد الثلثمائة والالف من هجرة من
له العز والشرف عليه افضل الصلوة واكمل السلام واتم التحية امين!

کر جو جواب دیا درست وصحیح دیا اللہ ان کو اسلام
اور اہل اسلام کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے
آمین بجاہ سید المرسلین اور اللہ ہی کو زیبا ہے ہر
قسم کی تعریف اول و آخر اور ظاہر و باطن اور
روز قیامت تک رحمت نازل فرمائے حق تعالیٰ
ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک سیدنا محمد پر جو تمام انبیاء
کی مہر ہیں اور ان کی اولاد و صحابہ پر اور ان پر
جو ان کے تابع ہیں اور ان کی روش اختیار کریں
اور ان کی راہ چلیں اور ان کے طریقہ کا اتباع کریں
اور ان کے راستے کو مسلک بنا دیں آمین آمین
آمین آمین آمین ایک بار آمین کہنے پر راضی نہ ہونگا
یہاں تک کہ ہزار بار آمین کہی جائے۔

کہا اپنی زبان سے اور لکھا قلم سے اپنے
تواب پروردگار کے محتاج اور بخشش والے خدا کی
رحمت کے امیدوار بندہ احمد رشید خاں نواب
مکی نے اللہ ان کی اور ان کے والدین کی خطاؤں
سے درگزر کرے اور معاف فرمائے بجاہ
شفیع گناہگاراں بیوم قیامت۔

یوم پنجشنبہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۲۸ ہجری نبوی

طبع الخاتم

صورة ما كتبه حضرة امام الاتقياء السالكين ومقدام الفضلاء العارفين جنيد زمانه واوانه شبلى دهره وزمانه مخدوم الانام منبع الفيوض للخواص والعوام جناب الشيخ محب الدين المهاجر المكى الحنفى لا زال بحر جوده زاخرًا وبدر فيضه لامعا

تقریظ مسطورہ پیشوائے اتقیاء سالکین ومقتدائے فضلاء عارفین جنید زمانہ شبلی وقت مخدوم الانام چشمۂ فیض برائے خواص وعوام جناب شیخ مولانا محب الدین صاحب مہاجر مکی حنفی، ان کے سخا کا سمندر موجزن اور فیضان کا ماہتاب روشن رہے۔

الاجوبة صحيحة

حرره خادم الولى الكامل حضرة الشيخ امداد الله عليه رحمة الله محب الدين مهاجر مكة معظمة۔

تمام جوابات صحیح ہیں۔

لکھا اس کو ولی کامل شیخ حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ کے خادم محب الدین مہاجر مکہ معظمہ نے۔

صورة ما كتبه رئيس الاتقياء الصّلحين وامام الاولياء والعارفين مركز دائرة الفنون العربية وقطب سماء العلوم العقلية جناب الشيخ محمد صديق الافغانى المكى۔

تقریظ جو تحریر فرمائی نیکوکار پرہیزگاروں کے سردار اولیاء اور عارفین کے پیشوا دائرۂ فنون عربیہ کے مرکز اور آسمان علوم عقلیہ کے قطب جناب مولانا شیخ محمد صدیق افغانی نے۔

بسم الله الرّحمٰن الرّحيم

احمد لله الذى لا يغفران يشرك به

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف اس اللہ کو جو شرک کو نہ بخشے گا

ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء كما
قال تعالى ربكم اعلم بكم ان يشاء
يرحمكم او ان يشاء يعذبكم وما
ارسلناك عليهم وكيلا والذى قال و
من كفر بالله وملئكته وكتبه ورسله
واليوم الآخر فقد ضل ضلالا بعيدا
والصلوة والسلام على من قال من
قال لا اله الا الله دخل الجنة قال
ابوذر يا رسول الله وان زنى وان
سرق قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم وان زنى وان سرق على رغم
انف ابى ذر فلله علم الغيب والشهادة
لانه من تلقاء ذاته تعالى فانه يتكلم
من تلقاء نفسه واما رسول الله صلى
الله عليه وسلم فهو مخبر لما اوحى اليه
جليا كان او خفيا كما قال الله تعالى
وما ينطق عن الهوىٰ ان هو الا وحى
يوحى الذى كتب مولانا الشيخ خليل
احمد فى هذه الرسالة فهو حق صحيح
لا ريب فيه وماذا بعد الحق الا
الضلال وهو معتقدنا ومعتقد

اور اس کے سوا جس گناہ کو چاہے بخش دے گا
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمہارا
رب تم کو خوب جانتا ہے اگر چاہے تم پر رحم
فرمائے اور اگر چاہے تم کو عذاب دے اور اے
محمد ہم نے تم کو لوگوں پر وکیل بنا کر نہیں بھیجا اور
فرمایا کہ جس نے کفر کیا، اللہ اور اس کے فرشتوں
اور کتابوں اور پیغمبروں اور یوم قیامت کا تو
بیشک وہ پہلے درجہ کی گمراہی میں پڑا اور درود وسلام
اس ذات پر جس نے ظاہر فرمایا کہ جس نے لا الہ الا اللہ کہا
کہا وہ جنتی ہوا حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر عرض
کیا کہ یا رسول اللہ اگرچہ زنا اور چوری کرے جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگرچہ
زنا کرے اگرچہ چوری کرے، ابو ذر رضی اللہ عنہ کو ناگوار ہو
تو ہوا کرے اللہ ہی کو علم ہے غائب حاضر کا
کیونکہ علم اس کا ذاتی ہے پس اللہ تعالیٰ متکلم ہے
بذاتہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر دینے
والے ہیں جو آپ کی طرف اللہ وحی فرماتا ہے خواہ
جلی ہو یا خفی جیسا کہ ارشاد فرمایا حق تعالیٰ نے
اور محمد نہیں بولتے خواہش نفس سے ان کا ارشاد
تو بس وحی ہے جو ان کی طرف بھیجی جاتی ہے جو
کچھ مولانا شیخ خلیل احمد صاحب نے اس رسالہ میں

مشائخنا رضوان الله تعالیٰ علیهم اجمعین۔

وانا العبد الضعيف محمد صدیق الافغاني المهاجر۔

لکھا ہے وہ حق صحیح ہے جس میں کچھ شک نہیں اور حق کے بعد کچھ نہیں بجز گمراہی کے اور یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے تمام مشائخ رضی اللہ عنہم کا۔

میں ہوں بندہ ضعیف محمد صدیق افغانی مہاجر مکہ مکرمہ

چونکہ جناب شیخ العلما حضرت محمد سعید بابصیل تمام علماء مکہ مکرمہ زید شرفاً و فضلاً کے سردار اور ان کے امام ہیں لہٰذا ان کی تصدیق و تقریظ کے بعد کسی عالم کی علماء مکہ معظمہ میں سے تقریظ کی حاجت نہیں مگر تاہم مزید اطمینان کے واسطے جو بعض علماء مکہ مکرمہ کی تصدیقیں بلاجد و جہد حاصل ہوئیں وہ ثبت کردی گئیں اور اسی وجہ سے اس وقت تنگ میں جو کہ بعد از حج قبل از روانگی مدینہ منورہ زید شرفاً و فضلاً جو تصدیقیں میسر ہوئیں انھیں پر اکتفا کیا گیا۔ حالانکہ مخالفین نے اپنی سعی مخالف دعوؤں میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا تھا اور اسی وجہ سے جناب مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی صاحب نے بعد اس کے کہ تصدیق کردی تھی، مخالفین کی سعی کی وجہ سے اپنی تقریظ کو بجائے تقریب کلمات لے لیا اور پھر واپس نہ کیا۔ اتفاق سے ان کی نقل کرلی گئی تھی۔ سو ہدیۂ ناظرین ہے:۔

تقريظ مولنا العلام الامام الهمام الفقيه الزاهد الفاضل الماجد حضرة مولنا الشيخ محمد عابد مفتي المالكيه ادام الله تعالیٰ

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي وفق من شاء من عباده السادة الاتقياء لاقامة منار الدين يقمع كل منابذ لشريعة سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم وعلى آله وصحبه وكل منتم اليه۔ اما بعد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریفیں اللہ کو جس نے اپنے متقی بندوں میں جس کو چاہا دین کا منارہ قائم رکھنے کی توفیق بخشی کہ شریعت محمدیہ کے ہر مخالف اور جھوٹی نسبت کرنے والے کا قلع قمع کرے۔ اما بعد میں اس تحریر اور جو کچھ ان چھبیس سوالات پر تقریر ہوئی ہے

قد اطلعت بهذا التقرير وعلى جميع ما وقع على هذه الاسئلة الستة و العشرين من التقرير فوجدته هو الحق المبين وكيف لا وهو تقرير عضد الدين عصام الموحدين الا ان محمود تفسيره كشاف لآيات القلبين نضلة الحاج خليل احمد لازال على معراج الهداية يصعد فليصعد امين اللهم امين!

امر برقمه مفتی المالکیة حالا بمکة المکرمة محمد عابد بن حسین

سب پر مطلع ہوا تو میں نے اس کو کھرا حق پایا اللہ کیوں نہ ہو یہ تقریر ہے دین کے بازو مسلمانوں کے پناہ کی کہ جن کا عمدہ بیان آیات تمکین کا واضح کرنے والا یعنی بزرگ حاجی خلیل احمد صاحب ہدایت کی معراج پر سدا چڑھتے اور صاحب نصیب رہیں۔ آمین آمین اللّٰہم آمین۔

حکم کیا اس کے لکھنے کا محمد عابد حسین مفتی مالکیہ نے۔

(طبع الخاتم)

تقریظ الشیخ الاجل والحبر الاکمل حضرۃ مولانا محمد علی بن حسین مالکی مدرس حرم شریف برادر مفتی صاحب ممدوح انار اللہ برہانہ۔

الحمد للہ علی الائہ والصلوٰۃ والسلام علی سید انبیائہ سیدنا محمد وعلی الہ الکرام واصحابہ السادۃ القادۃ الاعلام۔ اما بعد فیقول العبد الحقیر المالکی محمد علی بن حسین احمد الامام والمدرس بالمسجد المکّی

تمام حمد اللہ کے لیے ہے، اس کی نعمتوں پر اور درود وسلام سردار انبیاء سیدنا محمد اور ان کی اولاد کرام واصحاب عظام پر۔

اما بعد کہتا ہے بندہ حقیر محمد علی بن حسین امام مالکی مدرس وامام مسجد حرام کہ علماء محقق یگانہ۔ مولوی حاجی حافظ شیخ خلیل احمد نے

وجدت ما حرره العالم العلامة المحقق الاوحد فضيلة الحاج الحافظ الشيخ خليل احمد على هذه الاسئلة الستة والعشرين هو الحق الذى لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه عند جميع المحققين فجزاه الله تعالى خير الجزاء ووفقنا واياه دائما لصالح الاعمال الحسنة وحسن الثناء. أمين اللهم أمين!

كتبه الامام المدرس بالمسجد المكى محمد على ابن حسين المالكى

ان چھبیس سوالوں پر جو کچھ لکھا ہے، تمام محققین کے نزدیک وہی حق ہے کہ باطل نہ اس کے آگے سے آسکتا ہے نہ پیچھے سے پس اللہ ان کو جزائے خیر دے اور ہمیں اور ان کو ہمیشہ نیک اعمال اور حسنِ ثناء کی توفیق بخشے۔ آمین اللّٰھم آمین!

لکھا محمد علی بن حسین مالکی مدرس و امام مسجد مکی نے

(طبع الخاتم)

خلاصۂ تصادیقِ علمائے مدینۂ منورہ زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً

سب سے اول امام فضلائے زمانہ و رئیس محدثین وقت، مرکزِ علوم عقلیہ، منبعِ معارف نقلیہ، قطب فلک تحقیق و تدقیق، شمس سماء الامانت والتصدیق حضرت مولانا سید احمد برزنجی شافعی سابق مفتی آستانۂ نبویہ دامت فیوضہم کے رسالہ کا ملخص تین مقام سے لکھتے ہیں:-

وقد كتب الفاضل العالم
فى اول رسالته المسمّٰى تثقيف الكلام
ما نصه:

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله الذى له الكمال المطلق
فى ذاته وصفاته المنزه عن الحدوث
وصفاته الحكيم فى افعاله الصادق
فى اقواله. عز شانه تعالىٰ جده و
وجب علينا شكره وحمده والصلوٰة
والسلام علىٰ سيدنا ومولانا محمد
الذى بعثه الله رحمة للعلمين و
جعل وجوده نعمة عامة للاولين و
الاٰخرين وختم بنبوته ورسالته نبوة
الانبياء ورسالة المرسلين وعلىٰ
اٰله واصحابه وكل من تمسك بهديه

مولانا احمد صاحب نے شروع رسالہ میں یاں
تحریر فرمایا ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف خدا کو ہے اللہ کو جس کے
لیے اس کی ذات و صفات میں کمال مطلق ثابت
ہے منزہ ہے حدوث اور اس کی صفات سے
حکیم ہے اپنے افعال میں سچا ہے اپنے اقوال میں
معزز ہے اس کی ثنا او رعالی ہے اس کی فضل
واجب ہے ہم پر اس کا شکر اور اس کی حمد اور درود
سلام ہو ہمارے سردار و مولا محمد پر جن کو بھیجا اللہ نے
دنیا جہان کے لیے رحمت بنا کر اور ان کا وجود
بنایا تمام اگلے پچھلوں کے لیے نعمت اور ختم کیا
ان کی نبوت و رسالت پر جملہ انبیاء کی نبوت
اور رسولوں کی رسالت کو اور سلام ان کی اولاد

الیٰ یوم الدین اما بعد فقد قدم علینا
بالمدینة المنورة والرحاب النبوة
المطهرة جناب العلامة الفاضل و
المحقق الکامل احد العلماء
المشهورین بالهند الشیخ خلیل احمد
حین تشرف بزیارة خیر الانام سید
الانام والمرسلین العظام سیدنا ومولانا
محمد علیہ افضل الصلوٰة والسلام
وقدم الینا رسالة مشتملة علی اجوبة
اسئلة واردة الیه من بعض العلماء
لکشف عن حقیقة مذهبه ومذهب
معتقد مشائخه الفضلاء وطلب
منی ان انظر فی تلك الاجوبة بعین
الانصاف ومجانبة الانحراف عن
الحق وترك الاعتساف فجمعت ما
فی هذہ الورقات مما اداہ الیه
نظری من التحقیقات مقتبسا لها
من مشکوٰة ائمة الدین المقتدی بهم
فی التمسك بحبل اللّٰه المتین لاجابة
لمطلبه وتلبیة لمرغوبه وسمیته کمال
التثقیف والتقویم لعوج الافهام عما

اصحاب اور تمام ان لوگوں پر جو ان کے طریقہ
پر چلیں قیامت کے دن تک۔ اما بعد ہمارے
پاس تشریف لائے مدینہ منورہ اور آستانہ نبویہؐ
میں جناب علامہ فاضل اور محقق کامل ہند کے
مشہور علماء میں سے ایک مولانا شیخ خلیل احمد
صاحب بہترین خلق سید الانام و مرسلین سیدنا و
مولانا محمد علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی
زیارت سے مشرف ہونے کے وقت اور ایک
رسالہ پیش فرمایا جس میں ان سوالات کے
جوابات تھے جو ان کے مذہب اور عقائد اور
ان کے صاحب فضل مشائخ کے عقیدوں کی
حقیقت و ماہیت ظاہر کرنے کے لیے ان کی
جانب کسی عالم کی طرف سے بھیجے گئے تھے اور
شیخ ممدوح مجھ سے اس امر کے خواہاں ہوئے کہ
میں ان جوابات میں نظر کروں چشم انصاف سے
اور حق سے انحراف کرنے سے بچ کر اور زیادتی
چھوڑ کر پس میں نے ان کی خواہش کے موافق
اور آرزو پوری کرنے کو ان اوراق میں جہاں
تک میری نظر پہونچی وہ تحقیقات جمع کر دیں جن
کو ان کے پیشوایان دین کے چراغدان سے اخذ
کیا ہے جن کا اقتدا کیا جاتا ہے۔ اللہ کی مضبوط

يجب لكلام الله القديم وسبب تسميتي له بهذا الاسم ان الكلام على الاجوبة التي اجبا بها عن تلك الاسئلة وان كان متنوعا متعلقا باحكام شتى من الفروع والاصول اهمها ما يتعلق بوجوب الصدق في كلام الله تعالى النفسي واللفظي و لهذه الاهمية قدمت العلام على هذا البحث على الكلام على غيره من تلك الاجوبة بالله المستعان و منه التوفيق وعليه التكلان۔

رس کے مضبوط تھامنے میں اور میں نے اس کا نام کمال التثقیف والتقویم لمعوج الافہام حما یجب لکلام اللہ القدیم رکھا اور اس رسالہ کے یہ نام رکھنے کی وجہ یہ ہے کہ رسالہ میں جن سوالات کے جواب دیے ہیں اگرچہ قسم قسم کے اور فروع و اصول کے مختلف احکامات کے متعلق ہیں مگر سب سے زیادہ اہم مسئلہ ہے جو حق تعالیٰ کے کلام نفسی و لفظی میں صدق کے ضروری ہونے سے متعلق ہے اور اسی کے اہم ہونے کی وجہ سے اس بحث پر گفتگو دوسرے جوابوں پر مقدم اور اللہ ہی سے مدد چاہی جاتی ہے اور اسی پر بھروسہ۔ اس کے بعد کلام لفظی و نفسی کی تحقیق اور اس میں صدق و کذب کی تشریح اور علماء مذہب کی تنقید و اختلاف نقل کی گئی

وقال في وسط رسالته الشريفة في اخر البحث الاول ما نصه وبعد اطلاعك على هذا البيان الشافي وادراكه له بالفهم السليم الكافي فعلم ان ما ذكره الفاضل الشيخ خليل احمد في جواب الثالث و العشرين والرابع والعشرين الخامس والعشرين كلام معروف في كثير من

اور اپنے رسالہ شریفہ کے وسط میں پہلی بحث کے آخر یوں تحریر فرماتے ہیں:-

اور جب اے مخاطب تو اس شافی بیان پر مطلع ہو گیا اور کافی فہم سلیم کے ذریعہ اس کو سمجھ لیا تو تسلیم کرے گا کہ جو کچھ فاضل شیخ خلیل احمد نے تئیس و چوبیس و پچیسویں سوال کے جواب میں ذکر کیا ہے وہ موجود ہے بہتیرے معتبر اور متاخرین علماء کلام کی متداول کتابوں

الكتب المعتبرة المتداولة لعلماء الكلام
المتأخرين كالمواقف والمقاصد و
شرح التجريد والمسايرة وغيرها و
محصل تلك الأجوبة التي ذكرها
الشيخ خليل احمد موافقة علماء
الكلام المذكورين في مقدورية مخالفة
الوعد والوعيد والخبر الصادق لله
تعالى في الكلام اللفظي المستلزمة
للامكان الذاتي في ذلك عندهم مع
الجزم والقطع بعدم وقوعها وهذا
القدر لا يوجب كفرا ولا عنادا ا ن
لا بدعة في الدين ولا فسادا كيف
وقد علمت موافقة كلام العلماء الذين
ذكرناهم عليه كما رأيته في كلام
المواقف وشرحه الذي نقلناه قريبا
فالشيخ خليل احمد لم يخرج عن
دائرة كلامهم لكني اقول مع هذا
نصيحة له ولسائر علماء الهند انه
ينبغي لهم عدم الخوض في هذه
المسائل الغامضة واحكامها
الدقيقة التي لا يفهمها الا الواحد

میں مثلاً مواقف اور مقاصد اور تجرید و مسایرہ وغیرہ
کے شروحات میں اور خلاصہ ان جوابات کا جن
کو شیخ خلیل احمد نے ذکر کیا ہے مذکورہ علماء
کلام کی اس مضمون میں موافقت ہے کہ کلام لفظی
میں اللہ تعالیٰ کے وعدہ اور وعید اور سچی خبر کا
خلاف کرنا حق تعالیٰ کی قدرت میں داخل ہے
جو ان کے نزدیک امکان ذاتی کو مستلزم ہے
مع اس امر کے جزم اور یقین کے کہ اس خلاف
کا وقوع ہرگز نہ ہوگا اور اتنا کہنے سے نہ کفر لازم
آتا ہے نہ عناد اور نہ دین میں بدعت اور فساد
اور کیسے لازم آسکتا ہے حالانکہ تو معلوم کر چکا ہے
کہ یہ مذہب بالکل موافق ہے ان کے جن کا ذکر
ہم اوپر کر چکے ہیں چنانچہ تو مواقف اور اس کی
شرح وغیرہ کی عبارتیں جن کو ہم نے ابھی نقل
کیا ہے دیکھ چکا ہے پس شیخ خلیل احمد ان
حضرات علماء کے دائرہ سے باہر نہیں ہیں لیکن
باوجود اس کے میں ان سے اور نیز تمام علماء
ہند سے بطور نصیحت کہتا ہوں کہ سب علماء
کو مناسب ہے کہ ان باریک مسائل اور ان
دقیق احکام میں خوض نہ کیا کریں جن کو عوام تو
کیا سمجھیں گے بڑے علماء میں سے بھی بجز

بعد الواحد من فحول العلماء المحققين
فضلا عن غيرهم فضلا عن عوام المسلمين
لانهم اذا قالوا ان مقدورية مخالفة
الوعيد والخبر الالهی لله تعالی متلازمة
لامكان الكذب فی الكلام اللفظی المنسوب
اليه تعالی بالذات لا بالوقوع واشاعوا
ذلك بين عامة الناس تبادرت اذهانهم
الی انهم قائلون بجواز الكذب فی كلام
الله تعالی فحينئذ يكون شان اولئك
العامة مترددا بين الامرين الاول
يتلقوا ذلك بالقبول علی الوجه الذی
فهموه فيقعوا فی الكفر والالحاد الثانی
ان لا يتلقوه بالقبول وينكروه غاية
الانكار ويشنعوا علی قائله غاية التشنيع
وينسبوهم الی الكفر والالحاد وكلا
الامرين فساد فی الدين عظيم فلاجل
ذلك يجب عليهم عدم الخوض فی هذه
المسائل الا عند الاضطرار الشديد
مع توجيه الخطاب الی ذی قلب يلقی
السمع وهو شهيد وقد وفقنا الله
بهدايته وارشاده لسلوك السبيل

ایک دو اخص الخواص عالم کے دوسرے عالم بھی
نہیں سمجھ سکتے۔ اس لیے کہ جب وہ کہیں گے کہ اللہ
کی دی ہوئی خبر اور وعید کے خلاف کرنا اللہ تعالیٰ
کی قدرت میں داخل ہے اور واقعی اس سے لازم
آیا اس کلام لفظی میں جو اللہ کی طرف منسوب ہے
کذب کا امکان بالذات نہ بالوقوع اور اس کو
پھیلائیں گے تمام لوگوں میں تو عوام کے ذہن فوراً
اسی طرف جائیں گے کہ یہ لوگ کلام خداوندی میں
کذب کے جواز کے قائل ہیں پس اس وقت ان عوام
کی حالت ان دو امر میں متردد ہوگی کہ یا تو جس طرح
ان کی سمجھ میں آیا ہے اس کو قبول کر کے ان ایچ گے
پس کفر و الحاد میں گر پڑیں گے اور یا یہ کہ اس کو
قبول نہ کریں گے اور پوری طرح انکار کریں گے اور
اس کے قائل پر طعن و تشنیع کریں گے اور ان کو کفر و الحاد
کی طرف نسبت کریں گے اور یہ دونوں باتیں دین
میں فساد عظیم ہیں پس اس وجہ سے ان پر واجب
ہے کہ ان مسائل میں خوض نہ کریں ہاں اگر کوئی
سخت ضرورت ہی پیش آ جائے تو مجبوری ہے
کہ ایسے شخص کو مخاطب بنا کر مطلب سمجھا دیں، جو
صاحب دل ہو کر متوجہ کان لگا کر سنے اور ہم کو
اللہ نے توفیق عطا فرمائی ہے اپنے ارشاد اور

التی فیہا التخلص من الوقوع فی ھذہ الخطر العظیم بالوجہ الصحیح المستقیم والحمد للہ رب العلمین۔

ہدایت سے اس راستہ پر چلنے کی جس میں اس بڑے خطرے میں واقع ہونے سے نجات ہے صحیح و مستقیم صورت سے اور اللہ کا شکر ہے جو پالنے والا ہے تمام جہان کا۔

وقال فی اختتام رسالتہ الشریفۃ ما نصّہٗ۔

اور فرمایا اپنے رسالہ شریفہ کے آخر میں جس کی عبارت یہ ہے:

و اذا وصل بنا الکلام الی ھذا المقام فنقول قولا عاما شاملا لجمیع ھذہ الرسالۃ المشتملۃ علی ستۃ و عشرین جوابا التی قدمھا الینا العلامۃ الفاضل الشیخ خلیل احمد للنظر فیہا وتامل ما فیہا من الاحکام انا لم نجد فیہا قولا یوجب الکفر و الابتداع ولا ما ینتقد علیہ انتقاداً ما الا ھذہ المواضع الثلاثۃ التی ذکرناھا ولیس فیہا ما یوجب الکفر و الابتداع ایضا کما علمت ذلک من کلامنا فیہا ومن المعلوم انہ لا یسلم کل عالم الف کتابا من العثرات فی بعض المواضع من کلامہ فقد ما قیل من الف فقد استھدف وقال الامام

اور جب اس مقام تک تقریر پہنچ چکی تو اب ایک قول عام بیان کرتے ہیں جو اس تمام رسالہ کے ان چھبیس جوابات پر مشتمل ہے جس کو علامہ فاضل شیخ خلیل احمد نے اس میں نظر کرنے اور اس کے احکامات میں غور کرنے کے لیے ہمارے سامنے کیا ہے کہ واقعی ہم نے ایک بات بھی اس میں ایسی نہیں پائی جس سے کفر یا بدعتی ہونا لازم آئے بلکہ ان تین مسائل کے علاوہ جن کو ہم نے ذکر کیا ہے کوئی مسئلہ بھی ایسا نہیں جس پر کوئی باریک بینی اور کسی انتقاد کی گنجائش ہو اور یہ بات سب کو معلوم ہے کہ کوئی عالم جو کتاب تصنیف کرے اپنی تحریر میں کسی مقام پر لغزش کھا جانے سے سالم نہیں رہ سکتا چنانچہ یہ مثل مشہور ہے قدیم سے کہ جو مؤلف بنا وہ نشانہ بنا اور امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

مالك رضي الله تعالى عنه ما منا الا راد و مردود عليه الا صاحب هذا القبر الكريم يعني قبره صلى الله عليه وسلم وحسبي الله وكفى والحمد رب العلمين. ثم جمعها وكتابتها في اليوم الثاني من شهر ربيع الاول عام الف وثلاثمائة وتسع وعشرين من الهجرة النبوية على صاحبها افضل الصلوة وازكى التحية۔

فرمایا ہے کہ ہم میں کوئی بھی ایسا نہیں جس نے دوسرے پر رد نہ کیا ہو یا جس پر رد نہ ہوا ہو، بجز اس بزرگ قبر والے یعنی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم کو اللہ کافی و وافی ہے اور سب تعریف اللہ کو جو رب ہے تمام عالم کا

ختم ہوئی اس رسالہ کی ترتیب و کتابت دوسری ماہ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ کو۔

شیخ ممدوح کے اس رسالہ پر جو بہ تمامہا علیحدہ طبع ہو چکا ہے اور اس مختصر رسالہ میں جس کا مقصود ابحر بہ مذکورہ پر تقریظ و تنقید کرنے والے اصحاب کی عبارت و مواہیر کا نقل کرنا ہے اس رسالہ کے اوّل و آخر و وسط تین مقامات پر کر دیئے گئے ہیں۔ منفصلہ ذیل علماء کی مواہیر ثبت ہیں۔

المدرس بمدرسة الشفا
موسى عمر ۱۳۲۲

المدرس في الحرم النبوي الحنفي
ملا محمد خان ۱۳۲۶

خادم العلم بالحرم الشريف النبوي
راجي عفو الكريم ۱۳۰۵ خليل بن ابراهيم

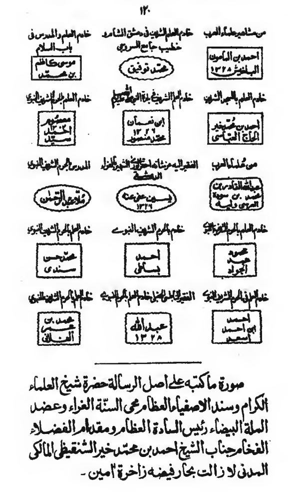
شيخ المالكية بحرم خير البرية
السيد احمد الجزائري

خادم العلم بالحرم الشريف النبوي
عمر بن حمدان المحرسي

خادم العلم بالحرم الشريف النبوي
محمد العزيز الوزير التونسي

خادم العلم بالمسجد النبوي
محمد زكي البرزنجي

محمد السوسي الخياري



صورة ما كتبه على اصل الرسالة حضرة شيخ العلماء الكرام وسند الاصفياء العظام محي السنّة الغراء وعضد الملة البيضاء رئيس السادة العظام ومقدام الفضلاء الفخام جناب الشيخ احمد بن محمّد خير الشنقيطي المالكي المدني لا زالت بحار فيضه زاخرة آمين -

نقل تقریظ جس کو اصل رسالہ اجوبہ پر تحریر فرمایا حضرت شیخ علماء کرام اور سند اصفیاء عظام روشن سنت کے زندہ کرنے والے اور شفاف ملت کے بلند سرداران باعظمت کے مقتداء اور جلالت مآب صاحبان فضل کے پیشوا جناب شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی مالکی مدنی نے سدا ان کے فیضان کے سمندر موجزن رہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لمستحقه والصلوٰة و
السلام على افضل خلقه اما بعد فلما
اطلعت على رسالة الاستاذ المحقق
والحبر المدقق الشيخ خليل احمد
لازال مشمولا بتوفيق الملك الصمد
وملحوظا بعناية الواحد الاحد وجدت
ما فيها موافقا لمذهب اهل السنة
كله ولم يبق للمتكلم مجال الا فى
مسئلة القيام عند ذكر مولده الشريف
والاحوال التى تعرض لذلك والحق
كما اشار اليه الشيخ بل صرح ببعضه
ان المولد الشريف ان كان سالما مما
يعرض له من المنكرات فهو امر
مستحب محمود شرعا كما هو المعروف
عند اكابر العلماء جيلا بعد جيل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد اس ذات کو جو اس کا مستحق ہے اور درود و
سلام بہترین مخلوق پر اس کے بعد واضح ہو کہ میں
نے صاحب تحقیق استاذ اور صاحب تدقیق
علامہ شیخ خلیل احمد کے رسالہ کا مطالعہ کیا
بے نیاز شاہنشاہ کی توفیق سدا ان کے شامل
حال رہے اور یکتا و یگانہ خدا کی عنایت ان پر
دائم رہے جو کچھ اس میں ہے بالکل مذہب اہلسنت
کے موافق پایا اور کسی مسئلہ میں گفتگو کی گنجائش
نہ پائی بجز ذکر مولود شریف کے وقت مسئلہ قیام
اور ان حالات میں جن سے تعرض کیا ہے اور
حق وہ ہے جیسا کہ شیخ نے بھی اس کی طرف اشارہ
کیا بلکہ بعض کی تصریح بھی کر دی ہے کہ مولود شریف
اگر عارضی نامشروع باتوں سے سالم ہو تو وہ فعل
مستحب اور شرعاً پسندیدہ ہے چنانچہ مدت سے
اکابر علماء کے نزدیک معروف ہے اور اگر مولود

وقرنا بعد قرن ان لم يسلم من
المنكرات كما ذكره الاستاذ انه
يقع في الهند مثلا واما في غير الهند
بالنادر وقوعه بل لانسمع بشئ مما
ذكر انه يقع في الهند واقع في غيره
فيمنع من جهة ما عرض له والحاصل
ان العلة تدور مع المعلول وجودا و
عدما فحيث وجد المنكر لزم ترك
الوسيلة اليه وحيث عدم استحب
اظهار ما هو من شعائر المسلمين و
في مسئلة السوال الثاني والعشرين
ان من اعتقد قدوم روحه الشريف
من عالم الارواح الى عالم الشهادة
الخ اما قدوم روحه عليه الصلوٰة و
السلام في بعض الاحيان لبعض
الخواص امر غير مستبعد ومعتقد
هذا القدر لا يعد مخطئا لكونه امرا
ممكنا فهو صلى الله عليه وسلم حيٌ في
قبره الشريف يتصرف في الكون باذن
الله تعالى كيف شاء لكن لا بمعنى كونه
صلى الله عليه وسلم مالكا للنفع والضرر

منکرات سے سالم نہ ہو جیسا کہ استاذ نے ذکر فرمایا
ہے کہ ہند میں عموماً ایسا ہی ہوتا ہے اور ہند کے
علاوہ دوسری جگہ شاذ و نادر ایسا ہوتا ہوگا بلکہ
وہ باتیں جن کا ہند میں واقع ہونا بیان کیا گیا ہے
دوسری جگہ ہم نے واقع ہوتے بھی نہیں سُنا تو
اس کو پیش آجانے والی وجہ سے ایسی مجلس مولود
سے ضرور منع کیا جائے گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ
وجود اور عدم معلول کا مدار علت پر ہوگا کہ جہاں
مولود میں کوئی امر نامشروع پایا جائیگا۔ وہاں
اس شئی کا چھوڑنا بھی ضرور ہوگا جو اس نامشروع
کا وسیلہ ہے اور جہاں کوئی امر ناجائز نہ ہو وہاں
اس ذکر کا جو مسلمانوں کا شعار ہے ظاہر کرنا
مستحب ہوگا اور بائیسویں سوال کا یہ مسئلہ کہ جو شخص
معتقد ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح
مبارکہ کے عالم ارواح سے دُنیا میں تشریف لانے
کا الخ پس خواص میں سے کسی بزرگ کے لیے کسی
خاص وقت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی رُوح پر فتوح کے تشریف لانے میں تو کچھ استبعاد
نہیں کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے اور اتنی بات کا عقیدہ
رکھنے والا برسر غلطی بھی نہ سمجھا جائیگا کیونکہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں باذن

فانه لا نافع ولا ضار الا الله تعالیٰ
قال تعالیٰ قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا
وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ولما اعتقاد
تجدد الولادة فلا یتصور من ذی عقل
تام واما قول الاستاذ فهو مخطی تشبه
بفعل المجوس فکان ینبغی للاستاذ
عبارة هو الیق من هذه لکونه حاکما
لهم بالاسلام کان یقول فیه بعض
شبه مثلا والله تعالیٰ اعلم وفی
مسئلة الکلام فی الفصل الخامس
والعشرین اقول المسئلة الخلاف
فیها مشهور وینبغی عدم الخوض مع
اهل البدع فی مثلها واما الاستاذ
فهو ناقل من کلام اهل السنة لامحالة
وحیث کان ناقلا من کلام اهل السنة
بای حال کان علیٰ هدی قال فی
الوسیلة وکل رای لاتباع السلف
ادی من المجمع والمختلف فیه فمن
یراه لا ضلالا فیما یراه لا ولا
اضلالا وکل ما اجمع اهل السنة
علیٰ خلافه فکالا سنة یهلك اما

خداوندی کون میں جو چاہتے ہیں تصرف فرماتے ہیں
مگر نہ بایں معنی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نفع اور
نقصان کے مالک ہیں کیونکہ نفع اور ضرر
پہونچانے والا بجز اللہ کے کوئی نہیں چنانچہ ارشاد
خداوندی ہے کہ کہدو اے محمد! میں مالک نہیں
اپنے نفس کے لیے بھی نفع کا اور نہ نقصان کا، مگر
جو کچھ اللہ چاہے اب رہا پیدائش کے از سر نو
ہونے کا عقیدہ، سو کسی پورے عقل والے سے
اس کا احتمال بھی نہیں ہوتا۔ ہاں استاذ کا یہ فرمانا
کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا خطا وار اور مجوس کے فعل
سے مشابہت کرنے والا ہے۔ سو استاذ کو زیبا تھا
کہ کوئی اور عبارت اس سے بہتر ہوتی جو ان پر
اسلام کا حکم قائم رکھتی مثلاً یوں فرماتے کہ اس میں
کچھ مشابہت ہے واللہ اعلم۔ اور پچیسویں سوال میں
کلام کے مسئلہ کے متعلق میں کہتا ہوں کہ اس مسئلہ میں
اختلاف مشہور ہے اور مناسب ہے کہ ایسے مسئلوں میں
بدعتیوں کے ساتھ گفتگو اور غور نہ کیا جائے اور
استاذ یقیناً اہل سنت کا کلام نقل کر رہے ہیں اور
جب کلام اہل السنۃ کے ناقل ہوئے تو بہر حال ہدایت
پر ہیں گے اسی وسیلہ میں مسطور ہے ہر وہ رائے جو
سلف کے اتباع میں ہو مسئلہ اتفاقیہ میں یا اختلافیہ

يضل الانسان۔ فيه وان زينه الشيطان فحيث كان دائرًا بين الاشاعرة والماتريدية فهو على ملة الحق قال في الواضح المبين و اعلم بأن الملة المرضية ۔هي التي عليها الاشعرية۔والماتريدية اذ هي التي۔اتى بها احمد هادى الامة ومن يحد عنها يكن مبتدعا۔فنعم من كان لها متبعا۔

كتبه خادم العلم بالحرم النبوى
احمد بن محمد خير الشنقيطي
عفى الله عنه۔

احمد ابن محمد الشنقيطي ۱۳۲۸

میں تو اس رسالے کو کوئی شخص گمراہی کر سکتا ہے نہیں ہرگز نہیں، نہ وہ ضلال ہے اور نہ اضلال، البتہ ہر وہ مسئلہ جس کے خلاف پر اہل سنت کا اجماع ہو نیزوں کی طرح مہلک ہے اگر انسان اس میں خوض کرے اگرچہ شیطان اس کو آراستہ بنا دے۔ پس جب یہ مسئلہ اشاعرہ اور ماتریدیہ کے درمیان دائر ہے تو مذہب حق ہوا چنانچہ واضح مبین میں مذکور ہے کہ جان لے اے مخاطب پسندیدہ طریقہ وہی ہے جس پر اشعریہ یا ماتریدیہ ہوں کیونکہ وہی ہے جس کو راہبر طریقت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں اور جو اس سے منحرف ہو وہ بدعتی ہے پس کیا اچھا ہے وہ شخص جو طریقۂ مذکور کا متبع ہو

لکھا حرم نبوی میں علم کے خادم،
احمد بن محمد خیر شنقیطی عفی اللہ عنہ نے

مہر

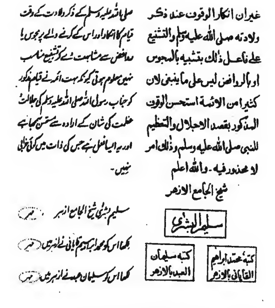
خلاصة التصديقات لسادة العلماء بمصر الجامع الازهر

صورة ما كتبه حضرة امام الفضلاء الكاملين ومقدام الفقهاء العارفين سند العلماء المتقين وسيد الحكماء المتقنين حجة الله على العلمين ظل الله على المؤمنين نور الاسلام والمسلمين مخزن حكم رب العلمين حضرة الشيخ سليم البشري شيخ العلماء بالجامع الازهر الشريف متع الله المسلمين بطول بقائه آمين!

نقل تقریظ کی جو تحریر فرمائی فضلاء کاملین کے امام اور فقہاء عارفین کے پیشوا اور علماء متقین میں مستند اور حکماء متقنین کے سردار، اہل دنیا پر اللہ کی حجت اور مومنین پر سایہ خداوندی اسلام اور مسلمانوں کے نور اور رب العالمین کے حکمتوں کے مخزن، حضرت شیخ سلیم البشری جامع ازہر شریف کے شیخ العلماء نے بہرہ یاب فرمائے اللہ مسلمانوں کو ان کی بقاء طویل فرماکر آمین!

الحمد لله وحده۔ والصلوٰة والسلام على من لا نبي بعده۔ اما بعد فقد اطلعت على هذه الرسالة الجليلة فوجدتها مشتملة على العقائد الصحيحة وهي عقائد اهل السنة والجماعة

سب تعریف اللہ یگانہ کے لیے اور درود و سلام اس ذات پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں ہیں اس باعظمت رسالہ پر مطلع ہوا۔ پس میں نے اس کو صحیح عقیدوں پر مشتمل پایا اور یہی عقائد ہیں اہل السنة والجماعت کے البتہ جناب رسول اللہ



غیران انکار الوقوف عند ذکر
ولادته صلى الله عليه وسلم والتشنيع
على فاعل ذلك بتشبيه بالمجوس
او بالروافض ليس على ما ينبغى لان
كثيرا من الائمة استحسن الوقوف
المذكور بقصد الاجلال والتعظيم
للنبى صلى الله عليه وسلم وذلك امر
لا محذور فيه - والله اعلم

شيخ الجامع الازهر

سليم البشرى

کتبہ محمد ابراہیم القایانی بالازہر	کتبہ سلیمان العبد بالازہر

صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کے وقت
قیام کا انکار اور اس کے کرنے والے پر مجوس یا
روافض سے مشابہت دے کر تشنیع مناسب
نہیں معلوم ہوتی کیونکہ بہت ائمہ نے قیام مذکور
کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت
عظمت کی شان کے ارادہ سے مستحسن سمجھا ہے
اور یہ ایسا فعل ہے جس کی ذات میں کوئی خرابی
نہیں۔

سلیم بشری شیخ الجامع ازہر (مہر)

لکھا اس کو محمد ابراہیم قایانی نے ازہر میں (مہر)

لکھا اس کو سلیمان عبد نے ازہر میں (مہر)

خلاصة التصديقات لسادة العلماء بدمشق الشام

خلاصۂ تصادیقِ علمائے دمشق الشام

صورة ما كتبه النحرير الفاضل والعلامة الكامل شمس العلماء الشاميين وبدر الفضلاء الحنفيين مفخر الفقهاء و المحدثين ملاذ الادباء والمفسرين جامع الفضائل كابرا عن كابر حضرة مولانا السيد محمد ابو الخير الشهير با بن عابدين بن العلامة احمد بن عبد الغنى بن عمر عابدين الحسينى النقشبندى الدمشقى متع الله المسلمين بطول بقائه آمين - وهو من احفاد العلامة ابن عابدين صاحب الفتاوى الشامية رحمة الله تعالىٰ -

نقل تقریظ جو تحریر فرمائی ، فاضل نحریر علامہ کامل علمائے شام کے آفتاب بدر فضلاء احناف کے ماہتاب فقہاء محدثین کے مایہ فخر ادباء و مفسرین کے پشت پناہ جامع فضائل آباء و اجداد سے ، حضرت مولانا سید محمد ابو الخیر معروف بہ ابن عابدین خلف علامہ احمد بن عبد الغنی ابن عمر عابدین حسینی نقشبندی دمشقی ۔ اللہ ان کی درازی عمر سے مسلمانوں کو متمتع فرمائے اور وہ نواسے ہیں علامہ ابن عابدین کے جو مصنف تھے فتاوی شامی کے ، رحمۃ اللہ علیہ !

بسم الله الرحمٰن الرحيم	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد لله وسلام على عباده الذين	سب تعریف اللہ کو ، اور سلام اس کے برگزیدہ

اصطفےٰ اما بعد فقد اطلعنی المولے
الفاضل المکرم المحترم علی هٰذه
الرسالة فوجدتها مشتملة علے التحقیق
الذی هو بالقبول حقیق ولقد اتی
مؤلفها حفظه الله بالعجب العجاب
ما هو معتقد اهل السنة والجماعة
بلا ارتیاب مما یدل علے فضله وسعة
اطلاعه فلا زال کشافا للمشکلات
حلالا للمعضلات جزاه الله الجزاء
الاوفی فی هٰذه الدنیا وفی الاخری
حرره علے عجل الفقیر الیه تعالیٰ خادم
العلماء ابو الخیر محمد ابن العلامة احمد
بن عبد الغنی ابن عمر عابدین الحسینی
نسبا الدمشقی بلدا عفا الله عنه بمنه
وکرمه۔

ابو الخیر
محمد
عابدین

بندوں پر سولوی فاضل مکرم محترم نے یہ رسالہ
مجھے دکھایا، پس میں نے اس کو مشتمل پایا اس
تحقیق پر جو قبول کرنے کے قابل ہے اور
اس کے مؤلف نے حق تعالیٰ ان کو محفوظ رکھے
عجیب تحریر لکھی جو بلا شک اہل السنۃ و
الجماعت کا عقیدہ ہے اور جو دلالت کر
رہا ہے مصنف کے وسعت معلومات پر
پس وہ ہمیشہ مشکلوں کے کھولنے والے رہیں
اور دشواریوں کے حل کرنے والے اللہ ان
کو پوری جزا عطا فرمائے اس دنیا میں
اور آخرت میں. عجلت میں لکھا محتاج رب
خادم العلماء ابوالخیر محمد بن علامہ احمد بن عبد الغنی
ابن عمر عابدین نے جو بر وئے نسب حسینی ہیں
اور وطن دمشق اللہ اپنے لطف و کرم سے
ان کو بخشے۔

مہر

صورة ما کتبه الفاضل الجلیل الامام النبیل رئیس الفضلاء
وسند الکملاء محقق عصره ومدقق دهره وحید الزمان صفی الدوران
جناب الشیخ مصطفے بن احمد الشطی الحنبلی لا زال مغمورا فی
رضوان الملک العلام امین

نقل تقریظ جس کو تحریر فرمایا جلیل الشان فاضل سردار فضلاء سند کملاء امام عاقل محقق وقت مدقق زمانہ یکتائے زمان برگزیدۂ دوران جناب شیخ مصطفیٰ بن احمد شطی حنبلی نے سدا شاہنشاہ علام کی رضا میں غرق رہیں۔ آمین!

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الاول بلا بداية والآخر
بلا نهاية فسبحانه من اله تفضل على
هذه الامة المحمدية بفضائل لا
تحصى وخصهم بخصائص لا تستقصى سيما
وقد جعل منهم علماء ونبلاء و
فضلاء وانار قلوبهم بنور معرفته
وجعل منهم اولياء وورثة لخاتم
الرسل عليه الصلوٰة والسلام ولسائر
الانبياء وان ممن يرجى ان يكون
منهم الشيخ حضرة العالم الفاضل و
النبيه الاريب الكامل مؤلف هذه
الرسالة المشتملة على مسائل شرعية
وابحاث شريفة علمية نشر للرد على
فرقة الوهابية في بعض مسائل على
مذهب السادة الحنبلية والرد انشاء
الله في محله فجزا الله تعالى هذا المؤلف
عن سعيه خيرا وقابله باحسانه و

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جو اول ہے
بلا ابتدا کے اور آخر ہے بلا انتہا کے پس
پاک ہے وہ معبود جس نے فضیلت بخشی اس
امت محمدیہ کو بے شمار فضائل سے اور خاص
فرمایا لا انتہا خصوصیتوں سے خصوصًا اس
نعمت سے ان میں علماء کملاء اور فضلاء اور
ان کے دلوں کو روشن فرمایا اپنی معرفت
کے نور سے اور بنائے ان میں اولیاء اور
خاتم الرسل علیہ وعلی سائر الانبیاء الصلوٰۃ
والسلام کے وارث اور امید کی جاتی ہے
کہ انھیں خاصانِ خدا میں سے عالم فاضل
فہیم عقیل کامل اس رسالہ کے مؤلف بھی ہیں
جو چند شرعی مسئلوں اور شریف علمی بحثوں
پر مشتمل ہے۔ وہابی فرقہ کی تردید کے لیے
علماء حنبلی کے مذہب کے موافق بعض
مسائل میں اور یہ رد انشاء اللہ اپنے موقع
پر ہے۔ پس اللہ بہتر جزا دے ان مؤلف کو

وفقنا وایاہ لما یحب ربنا تعالیٰ و یرضی کما ان اومل منہ الدعاء لی ولاولادی ومشائخی والمسلمین فی ظہر الغیب وجمعنا وایاہ طے التقوی بجاہ خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وصحبہ اجمعین آمین یارب العلمین۔

ان کی سعی کی اور ان پر احسان فرمائے اور ہم کو اور ان کو ایسے اعمال کی توفیق بخشے جو ہمارے رب کو محبوب وپسندیدہ ہوں اور میں امیدوار ہوں مصنف سے غائبانہ دعا کا اپنے لیے اور اپنی اولاد اور مشائخ اور تمام مسلمانوں کے لیے۔ اللہ ہم کو اور ان کو جمع فرمائے تقویٰ پر بجاہ خیر المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین آمین یارب العلمین

کتبہ الفقیر مصطفیٰ بن احمد الشطی الحنبلی بدمشق الشام۔

لکھا اس کو فقیر مصطفیٰ احمد شطی حنبلی نے دمشق الشام میں

صورۃ ماکتبہ صاحب المناقب العلیہ والمفاخر البھیۃ ذی الرای الصائب والفھم الثاقب جامع التحقیق والتدقیق معلم الحق والتصدیق حضرۃ الشیخ محمود رشید العطار لازال فی نعم الملک الغفار التلمیذ الرشید للشیخ بدر الدین المحدث الشامی دامت برکاتہ آمین!

نقل تقریظ جس کو لکھا بلند منقبتوں اور چمکتے مفاخر والے درست رائے روشن فہم والے جامع تحقیق وتدقیق حق اور تصدیق کی تعلیم دینے والے حضرت شیخ محمود رشید عطار نے سدا بخشش والے شاہنشاہ کی نعمتوں میں رہیں جو شاگرد رشید ہیں شیخ بدرالدین محدث شامی دامت برکاتہ کے۔

الحمد للہ الذی اقام لنصرۃ دینہ من اختارہ ووفقہ وجعل کلامھم

سب تعریف اللہ کے لیے جس نے کھڑا کیا اپنے دین کی مدد کے لیے جس کو منتخب فرمایا

سهاماصائبة فى افئدة من زاغ
عن الحق وفرقه والصلوٰة والسلام
على من هو الوسيلة العظمى لنيل كل
فضيلة والغاية القصوى لوصول
المراتب الجليلة وعلى آله واصحابه
واتباعه واحزابه لاسيما من ذب
عن الدين المحمدى كل جهول وملحى
معتدى اما بعد فانى وقفت على هذا
المؤلف الجليل فوجدته مسفراحافلا
لكل دقيق وجليل من الرد على
الفرقة المبتدعة الوهابية أكثر الله
تعالىٰ من امثال مؤلفه ولحانه عناية
الربانية كيف لا والكلام من هذا
الموضع من اهم مايعتنى به فى الاصول
والفروع فجزا الله مؤلفه العالم
الفاضل والانسان الكامل افضل
ماجوزى عامل على عمله وسقاه
الله من الرحيق عله ونهله ونرجو
منه الدعاء بحسن الخاتمة والتوفيق
لمافيه النجاة فى الاخرة ـ كتبه الفقير
الى الله تعالىٰ

محمود بن
رشيد
العطار

اور توفیق بخشی اور ان کے کلام کو بنادیا تیر
پہنچنے والا ان کے کلیجوں میں جو حق سے بچھڑے
اور علیحدہ ہوئے اور درود و سلام اس ذات پر
جو بڑا وسیلہ ہے ہر فضیلت کے حاصل کرنے
کو اور منتہائے مراد ہے مراتب جلیلہ تک
پہنچنے کو اور ان کی اولاد و اصحاب اور
تابعین و جماعت پر خصوصاً ان پر جنھوں نے
دین محمدی سے ہر جاہل وہابی معتدی کو دفع
کیا ۔ امابعد پس میں مطلع ہوا اس تالیف
جلیل پر پس پایا اس کو جامع ہر باریک و
بافضلیت مضمون کا جس میں رد ہے بدعتی
وہابیوں کے گروہ پر، مؤلف جیسے علماء کو
حق تعالیٰ زیادہ کرے اور ان کی مدد فرمائے
عنایت ربانیہ سے کیوں نہ ہو اس مضمون میں
گفتگو کرنا اصول و فروع کے قابل توجہ مسائل
میں اہم و ضروری ہے پس اللہ جزا دے اس
کے مؤلف کو جو عالم فاضل اور انسان کامل ہیں
بہترین جزا جو عمل کنندہ کو اس کے عمل پر ملا کرتی
ہے اور ان کو شراب جنت سے سیراب کرے
بار بار اور ہم امیدوار ہیں ان سے دعا حسن خاتمہ کی
اور ان اعمال کی توفیق کہ جس میں نجات اخروی حاصل ہو
لکھا اس کو فقیر محمود بن رشید عطار نے

صورة ما كتبه النحرير العلام رئيس الفضلاء الاعلام حضرة الشيخ محمد البوشي الحموي تغمده الله بكرمه البهي۔

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين القائل كُنتم خير امة اخرجت للناس تأمرون بالمعروف و تنهون عن المنكر و الصلوة و السلام على اشرف خلقه و خاتمه من انبيائه القائل لا تزال طائفة من امتي ظاهرين حتى يأتيهم امر الله وهم ظاهرون وعلى آله و اصحابه القائمين بنصرة الدين في الحرب والسلم وسلم تسليما كثيرا الى يوم الدين ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب اما بعد فاقول قد اطلعت على هذه الاسئلة و اجوبتها للعلامة الفاضل والجهبذ الكامل فريد عصره و وحيده الهمام القمقام شيخي واستاذي وعمدتي وملاذي مولانا المولوي الشهير بخليل احمد فوجدتها لما عليه السواد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف اللہ رب العٰلمین کو جس نے ارشاد فرمایا کہ (اے امت محمدیہ) تم سب سے بہتر امت ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئیں کہ حکم کرتے ہو نیکی کا اور منع کرتے ہو برائی سے اور درود و سلام بہترین مخلوقات اور برگزیدہ پیغمبراں پر جس کا ارشاد ہے کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت میں سے غالب رہے گا۔ یہاں تک کہ قیامت آجائے گی اور وہ غالب ہی ہوں گے اور ان کی اولاد و اصحاب پر جو دین کی مدد پر قائم ہے جنگ و صلح میں اور سلام نازل ہو بکثرت روز قیامت تک اے ہمارے رب کج نہ فرما ہمارے دلوں کو اس کے بعد کہ ہم کو ہدایت دے چکا اور عطا فرما ہم کو اپنے پاس سے رحمت بیشک تو بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ میں ان سوالات پر مطلع ہوا جن کو تحریر فرمایا ہے، زبردست عالم صاحب فضل اور سردار کامل یکتائے زمانہ اور یگانہ وقت پیشوا بحر مواج میرے شیخ اور میرے استاذ اور معتمد اور

الاعظم من اهل السنة والجماعة ولما عليه مشائخنا الاعلام والسادة الفخام سقى الله روحهم صوب الرحمة والغفران فجزى الله ذٰلك الفاضل عن السنة خير الجزاء والسلام قاله بفمه ونطقه بلسانه ورقمه ببنانه الفقير الحقير ذو العجز والتقصير محمد البوشى الحموى الازهرى المدرس و الامام فى الجامع الشهير بجامع المدفن بحماة الشام

پشت و پناہ مولانا مولوی خلیل احمد صاحب نے پس میں نے پایا ان کو اس کے موافق جس پر عظمت گروہ یعنی اہل السنۃ والجماعۃ ہیں اور اس کے مطابق جس پر ہمارے مشائخ اعلام اور سرداران عظام ہیں حق تعالیٰ ان کی ارواح کو رحمت و مغفرت کی بارش سے سیراب کرے پس اللہ جزا دے ان فاضل مؤلف کو سنت کی طرف سے بہتر جزاء۔ والسلام کہا اپنے دہن سے اور ظاہر کیا زبان سے اور لکھا قلم سے فقیر حقیر محمد بوشی سند یافتہ جامع ازہر مدرس و امام جامع مدفن واقع شہر حما ملک شام نے

صورة ما كتبه الامام الاجل والهمام الاكمل حضرة الشيخ محمد سعيد الحموى غطاه الله بلطفه الخفى والجلى۔

الحمد لله الواحد فلا يجحد الاحد الذى فى سرمديته توحد الفرد الذى فى ربوبيته تفرد والصلوٰة والسلام على سيدنا محمد الممجد و على اٰله واصحابه الذين جاهدوا مع من تمرد اما بعد فانى لما سرحت نظرى فى الرسالة المنسوبة للعالم الفاضل والامام الكامل مولانا

سب تعریف اللہ احد کو جس کا انکار نہیں ہو سکتا، یکتا کہ اپنی بقا میں یگانہ ہے فرد کہ اپنی ربوبیت میں لاشریک ہے اور درود و سلام سیدنا محمد مجد پر اور ان کی اولاد و اصحاب پر جنھوں نے جہاد کیا ہر اس شخص سے جس نے شرارت کی، اما بعد میں نے جب نظر ڈالی اس رسالہ میں جو منسوب ہے عالم فاضل امام کامل مولانا خلیل احمد صاحب کی طرف

خلیل احمد وجدتہا مطابقۃ لاعتقادنا و اعتقاد مشائخنا فاللہ یجزیہ الجزاء الاوفیٰ ویحشرنا وایاہ تحت لواء المصطفیٰ آمین۔

تو اس کو پایا مطابق اپنے اعتقاد اور اپنے مشائخ کے اعتقاد کے بس اللہ جزا دے ان کو پوری جزا اور ہم کو اور ان کو جمع فرمائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے آمین!

محمد سعید

صورۃ ما کتبہ البارع النبیل الفاضل الجلیل صاحب الکمال حضرۃ الشیخ علی بن محمد الدلال الحموی لازال معمورا بالافضال

الحمد للہ الذی وقانا من الاہواء والبلایاء والضلالات۔ و وفقنا لاتباع سیدنا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صاحب المعجزات الباہرۃ وثبتنا علیٰ ما کان علیہ ھو و اصحابہ الکرام (اما بعد) فانی لم اعثر فی ھذہ الرسالۃ المنسوبۃ للعلامۃ الفاضل مولانا خلیل احمد الاعلےٰ ما یوافق اعتقادنا و اعتقاد مشائخنا رحمہم اللہ تعالیٰ من معتقدات اہل السنۃ والجماعۃ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء۔ وحشرنا و ایاہ معہم فی زمرۃ سید الانبیاء۔ والحمد للہ رب العٰلمین

سب تعریف اللہ کے لیے جس نے ہم کو محفوظ رکھا برائے نفسانی و بدعات اور گمراہیوں سے اور ہم کو توفیق بخشی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی جو روشن معجزوں والے ہیں اور ہم کو ثابت قدم رکھا اس طریقہ پر جس پر آپ اور آپ کے صحابہ تھے۔ اما بعد میں نے کوئی بات اس رسالہ میں جو منسوب ہے علامہ فاضل مولانا خلیل احمد صاحب کی طرف ایسی نہیں پائی جو مخالف ہو مذہب اہل السنۃ والجماعۃ کے عقیدوں میں ہمارے اعتقاد اور ہمارے مشائخ کے اعتقاد کے پس اللہ ان کو جزا دے اور ہم کو اور ان کو اہل السنت والجماعت کے ساتھ سید الانبیاء کے زمرہ میں محشور فرمائے والحمد للہ رب العٰلمین

خادم العلماء علی بن محمد الدلال الحموی عفی عنہ۔ خادم العلماء علی بن محمد دلال۔

صورة ما كتبه الاديب الكامل والحبر الفاضل الامام الربانى حضرة الشيخ محمد اديب الحورانى متع الله بعلمه القاصى والدانى۔

الحمد لله على ما انعم وعلمنا مالم نكن نعلم والصلوٰة والسلام على افصح من نطق بالضاد والفحم بباهر حجته كل من عاند وحاد عن طريقة الرشاد سيدنا محمد الذى جاء بالحق المبين ومحا براهينه القاطعة شبه الضالين المضلين وعلى اله واصحابه المتمسكين بسنة المتادبين بأداب شريعته (وبعد) فقد اطلعت على هذه الاجوبة الظاهرة والعقود الفاخرة فوجدتها موافقة لما عليه اهل السنة والدين مخالفة لمعتقد المبتدعين المارقين جزى الله مؤلفه كل خير واكثر من امثاله۔ وايده فى اقواله وافعاله آمين

الراجى نيل الربانى محمد اديب

اللہ کے لیے حمد ہے ان نعمتوں پر جو اس نے دیں اور ہم کو سکھایا جو ہم جانتے نہ تھے اور درود و سلام اس ذات پر ضاد بولنے میں سب سے زیادہ فصیح ہیں اور معاند و منحرف کو اور اس کو جو ان کی راہ رشد سے پھرا باظہار دلیل سب سے زیادہ چپ کرانے والے ہیں یعنی سیدنا محمد جو کھلا ہوا حق لے کر آئے اور اپنے دلائل قاطعہ سے گمراہوں گمراہ کنندوں کے شبہات مٹائے اور ان کی اولاد و اصحاب پر جنھوں نے آپ کا طریقہ مضبوط پکڑا اور آداب شریعت کے عامل بنے ہیں ان کھلے جوابوں اور فخر کے لائق ہاروں پر مطلع ہوا تو ان کو موافق پایا اس طریقے کے جس پر سنت اور دین والے ہیں اور مخالف پایا بد دین بدعتیوں کے عقیدہ کے۔ اللہ تعالیٰ اس کے مؤلف کو ہر قسم کی بھلائی کا اور زیادہ کرے ان جیسے علما اور ان کی تائید فرمائے ان کے اقوال و افعال میں آمین

الحورانی المدرس فی جامع السلطانة
بحماة
[الخاتم]

امید وار عطار ربانی محمد ادیب حورانی مدرس
جامع مسجد سلطانہ حما. ملک شام [مہر]

صورة ما كتبه صاحب الفضل الباهر والعلم الزاهر حضرة الشيخ عبد القادر لا زال ممدوحا من الاصاغر والاكابر.

قد اطلعنا على رسالة الفاضل الشيخ
خليل احمد المشتملة على الاسئلة و
الاجوبة بخصوص العقائد وشد الرحال
لزيارة سيد المرسلين فوجدناها موافقة
لعقائدنا اهل السنة والجماعة خالية
عن الخلل ما عليها رد من جهة بذلك
فنشكر فضل الاستاد المذكور كتبه
الفقير اليه تعالى عبد القادر لبابيدى

ہم مطلع ہوئے صاحب فضل شیخ مولانا خلیل احمد
کے اس رسالہ پر جو مشتمل ہے چند سوالات و
جوابات اور خاص عقیدوں اور زیارت سرور
عالم کے لیے سفر کرنے پر پس ہم نے ان کو
پایا موافق عقائد اہل سنت والجماعت کے
بالکل خالی خلل سے جس پر کسی طرح کسی قسم کا
رد نہیں ہو سکتا. پس ہم استاد مذکور کی فضیلت
کے شکر گزار ہیں. لکھا فقیر عبد القادر نے.

صورة ما كتبه العلامة الوحيد الدر الفريد حضرة الشيخ محمد سعيد من الله عليه باحسانه المديد وكرمه المجيد-

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله نحمده ونستعينه و
نشهد به ونستغفره واشهد ان
لا اله الا الله وحده لا شريك
له. واشهد ان سيدنا محمدا عبده

بسم اللہ الرحمن الرحیم
سب تعریف اللہ کو ہم اس کی حمد کرتے اور
اس سے مدد چاہتے اور اس کا دل سے اقرار
کرتے اور اس سے استغفار کرتے ہیں اور گواہی
دیتے ہیں کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ کیتا لا شریک

و رسوله ارسله الله رحمة للعٰلمين
بشيرا و نذيرا و سراجا منيرا صلى
الله عليه وعلىٰ اٰله و اصحابه نجوم
الاهتداء، وائمة الاقتداء وسلم
تسليما كثيرا. اما بعد فقد اطلعت
على هذه الاجوبة الجليلة التى كتبها
العالم الفاضل الشيخ خليل احمد
فرأيتها مطابقة لما عليه السواد
الاعظم من علماء المسلمين و
ائمة الدين من الاعتقاد الحق و
القول الصدق وهى جديرة بأن
تنشر بين المسلمين وتعلم لسائر
المومنين فجزى الله مولفها الخير و
وقاه الاذى والضير وها انا قد
اجريت قلمى بالتصديق عليها و لا
حول ولا قوة الا بالله العظيم

۱۰ ربيع الثانى سنة ۱۳۲۹

كتبه الفقير اليه تعالىٰ محمد سعيد

(طبع الخاتم)

اور گواہی دیتے ہیں کہ سیدنا محمدؐ اس کے
بندہ اور رسول ہیں جن کو اللہ نے بھیجا جہان
بھر کے لیے رحمت بنا کر مژدہ سنانے والا
ڈرانے والا روشن چراغ اللہ کی رحمت ہو ان
پر اور ان کی اولاد و اصحاب پر جو ہدایت کے
تارے اور اقتداء کے امام ہیں اور سلام ہو
بکثرت۔ میں مطلع ہوا ان بزرگ جوابات پر جن
کو لکھا ہے عالم فاضل شیخ خلیل احمد نے پس
میں نے ان کو پایا مطابق اس اعتقاد برحق
اور سچے قول کے جس پر علماء مسلمین و پیشوایان
دین کا گروہ اعظم ہے اور یہ جوابات اس لائق
ہیں کہ ان کو پھیلا دیا جائے تمام مسلمانوں میں
اور سکھا دیا جائے سارے مومنین کو پس اللہ
اس کے مولف کو جزائے خیر دے اور محفوظ
رکھے تکلیف و ضرر سے اور لو میں نے اس
کی تصدیق پر قلم چلا دیا۔

محمد سعید

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ

(مُہر)

صورة ما كتبه الفصيح الثناء والناظم السدرا حضرة الشيخ محمد سعيد لطف حنفي غمره الله بفضله العلي۔

احمد الله على آلائه و اصلي واسلم على خاتم انبيائه وعلى آله واصحابه الذين فازوا بنصرته و ولائه اما بعد فقد اطلعت على هذه الاجوبة الفاضلة فوجدتها مطابقة الحق خالية من كل شبهة باطلة كيف لا وطرز بردها شمس سماء البلاد الهندية و دُرتاج علماء تلك البقعة البهية فقد احرز قصبات السبقة فی مضمار العلم والقيت اليه مقاليد الذكاء والفهم عيد اعيان هذا الزمان وانسان عين الانسان مقتدی اهل الفضل و الصلاح و وسيلة النجاة و النجاح حضرة الحافظ الحاج المولوی خليل احمد دام بعناية الملك الصمد ولا زالت اشعة شموسه مشرقة مضيئة و انوار بدوره فی افق السماء العلم بازغة منيرة آمين يارب العٰلمين

میں اللہ کی حمد کرتا ہوں اس کے احسانات پر اور درود بھیجتا ہوں خاتم الانبیاء پر اور ان کی اولاد و اصحاب پر جو آپ کی مدد اور محبت سے مالامال ہوتے۔ اما بعد میں مطلع ہوا ان فضیلت والے جوابوں پر۔ پس ان کو پایا حق کے مطابق اور ہر باطل شبہ سے خالی۔ کیوں نہ ہو جب کہ اس کے مؤلف آسمانِ ہند کے آفتاب اور اس جانب کے علماء کے سرتاج کہ حضرت نے علم کے میدان میں مراتب سبقت حاصل کر لیا اور ذکاء و فہم کی کنجیاں ان کے قبضہ میں آئیں۔ بزرگانِ زمانہ کی وحید اور ہر انسان کی آنکھ کی پتلی اہلِ فضل و جلالت کے پیشوا، اور نجات و کامیابی کے وسیلہ حضرت حافظ حاجی مولوی خلیل احمد صاحب ہیں بے نیاز شاہنشاہ کی عنایت سے دائم قائم رہیں اور ان کے آفتاب کی شعاعیں روشن اور چمکتی رہیں اور ان کے ماہتاب کے انوار آسمان علم کے افق پر تاباں درخشاں رہیں۔ آمین یا رب العالمین ؛

سرحت طرفی فی میا　　دین السؤال مع الجواب
الفیت ما فیها حقیـــقا کله عین الصواب
لا عزو اذا بداه ذو القــدر العلی اللیث المهاب
من صیته قد طار　　بین السهول والهضاب
وبحفظ احکام الشریعـــة جاء بالعجب العجاب
وهو الحسام الفصل فی　　اعناق اهل الارتیاب
وهو الامام اللوذعی　　وقوله فصل الخطاب
دم بالرعایة یا خلیــــل وانت محمود الجناب

ترجمہ: سوال وجواب کے میدانوں پر میں نے نظر ڈالی تو اس کا سب مضمون بالکل صواب اور حق پایا، ایسا ہونا کچھ تعجب نہیں کیونکہ اس کو بلند مرتبہ والے قابل ہیبت شیر نے ظاہر کیا ہے جس کا شہرہ نیک نامی نرم و سخت غرض تمام زمین میں اُڑ گیا اور شریعت کے احکام کی حفاظت میں عجیب مضمون بیان فرمایا اور وہ ایک فیصلہ کن تلوار ہیں اہل شک کی گردنوں میں۔ اور وہ پیشوائے ذکی ہیں اور ان کا قول گفتگو کا فیصلہ ہے۔ اے خلیل تم محمود بارگاہ ہو کر ہمیشہ بحفاظت قائم رہو۔

وانا العبد الفقیر اسیر التقصیر　　میں ہوں بندۂ فقیر:
الراجی لطف ربه الجلی والخفی　　محمد سعید لطفی حنفی عفی عنہ
محمد سعید لطفی الحنفی عفا الله عنه

(طبع الخاتم)

صورة ما کتبه الشیخ الاوحد ذو الفضل المجید
حضرة فارس بن محمد امده الله بمنه المخلد

الحمد لله حمد من اعترف بجنابه　　تمام حمد اللہ کے لیے ہے اس کی حمد جس

الاقدس بجميع الكمالات وعرف
انه تعالى وتنزه عن جميع ما يقوله
المبتدعة واهل الضلالات و
اعتقد بان حجتهم داحضة و
ترهاتهم متناقضة والصلوة و
السلام على سلطان دوائر الحضرات
الربانية وسيد سادات المرسلين
اولى المشاهد القدسية سيدنا و
مولانا محمد الذى هو محمد دولة
الموجودات واحمد كائنات الكائنات
وعلى اله اقمار سموات المفاخر و
اصحابه نجوم المحافل والمحاضر
الى يوم الدين اما بعد فيقول العبد
الذى اذا غاب لا يذكروا ذا احضر
لا يوقر خويدم السنة السنية والفقراء
الاحمدية فارس بن احمد الشفقة
الحموى مولدا و وطنا والشافعى مذهبا
والرفاعى طريقة والمدرس فى جامع
البصة الكائن بمدينة حماة المحمية
احدى البلاد الشامية قد طالعت
الرسالة المباركة المشتملة على ستة

کی بارگاہِ اقدس کے لیے تمام کمالات کا معترف
ہو اور جانتا ہو کہ وہ عالی اور منزہ ہے اور
تمام ان باتوں سے جو کہتے ہیں بدعتی اور اہل
ضلال اور معتقد ہو اس بات کا۔ ان کی دلیل
ضعیف ہے اور ان کی بکواس باہم معارض ہے
اور درود وسلام ربانی بارگاہوں کے دائروں
کے بادشاہ اور پاک مجالس والے بزرگ پیغمبران
کے سردار سیدنا ومولانا محمد پر جو تمام عالم
کی حکومت کے ستودہ اور سارے جہان
کے مخلوقات کے ممدوح ہیں اور آپ کی
اولاد جو آسمان ہائے مفاخر کے ماہتاب ہیں
اور آپ کے صحابہ پر جو محافل ومجالس کے
تارے ہیں روز قیامت تک۔ امابعد کہتا ہے
بندہ جو غائب ہو تو نہ یاد آوے اور موجود
ہو تو عظمت نہ کی جائے روشن سنت اور محمدی
فقراء کا ادنیٰ خادم فارس ابن احمد شفقہ جس کی
جائے ولادت و وطن حماۃ ہے اور مذہب شافعی
اور مشرب رفاعی اور ملک شام کے شہر حماۃ کی
جامع مسجد بصہ میں مدرس ہے۔ میں اس
مبارک رسالہ پر مطلع ہوا جو چھبیس[٢٦] جوابوں پر
مشتمل ہے۔ جو عالم کامل زیرک فاضل محقق

وعشرين جوابا التى اجاب بها العالم الكامل والجهبذ الفاضل المحقق المدقق والمقدام المغرد مولانا المولوى خليل احمد وعند ما تصفحت تلك العبارات الفائقة وتلقت هاتيك المعانى الرائقة وجدتها الشريعة المطهرة موافقة ولما عليه معتقدنا ومعتقد اشياخنا من السلف والخلف مطابقة فجزاه الله تعالى خيرا وحشرنا واياه تحت لواء سيد المرسلين والحمد لله رب العلمين۔

قاله بفمه وكتبه بقلمه الفقير لربه المعترف بذنبه فارس بن احمد الشفقة الحموى۔

مدقق بیشوائے یگانہ مولانا مولوی خلیل احمد صاحب نے دیے ہیں اور جب میں نے ان عمدہ عبارتوں اور خوشگوار مضامین کو غور سے دیکھا تو ان کو شریعت مطہرہ کے مطابق اور اپنے اگلے پچھلے مشائخ کے عقیدے کے موافق پایا۔ پس اللہ ان کو جزائے خیر دے اور ہم کو اور ان کو سید المرسلین کے زیر لواء محشور فرمائے والحمد للہ رب العلمین۔

کہا اپنے دہن سے اور لکھا قلم سے فقیر فارس بن شقفہ احمد حموی نے۔

طبع الخاتم

صورة ما كتبه البحر الجواد قدوة الزهاد والعباد حضرة الشيخ مصطفى الحداد سقاه الله بالرحيق يوم التناد

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الواحد الذى عدمت له النظائر والاشباه۔ الحمد الذى

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ کو جو یکتا ہے کہ اس کی کوئی نظیر اور شبیہ نہیں بے نیاز ہے کہ اس

وفقنی اللہ وایاہ والمسلمین لما به
فی الدارین نسعد و فی الملاء به
نحمد۔ فوجدته قد نهج فی اجوبته
المذکورة المنهج الصحیح و وافق
بها الحق الصریح ورد بمنطوقها المبین
وجلا بمفهومها الغین عن العین
والحمد للہ الهادی الی سبیل
الصواب والیه المرجع والمآب و
صلی اللہ علی سیدنا ومولانا محمد
عالی القدر العظیم الجاہ وعلٰی آله
وصحبه ومن والاہ۔

کتبه العبد الضعیف الملتجی الی
مولاہ خادم السنة السنیة فی مدینة
هماہ الراجی من ربه فی الدنیا
التوفیق للقیام علٰی قدم السداد وفی
الاٰخرة کهیئة السوال والمراد به
الفقیر الیه سبحانه المصطفٰی الحداد
عفی عنه۔

کو اور ان کو اور تمام مسلمانوں کو ان اعمال
کی توفیق بخشے جن کی بدولت ہم دارین میں
صاحب نصیب ہوں اور عالم بالا میں ہماری
تعریف ہو۔ پس میں نے پایا کہ شیخ ممدوح
ان مذکورہ جوابات میں صحیح طریق پر ہیں اور
صریح حق کی موافقت کی اور اس کی عبارت
سے باطل کو رد کیا اور مضمون سے آنکھوں کی
ظلمت رفع کی اور سب تعریف اللہ کو جو
درست طریقہ کا راہ نما ہے اور اسی کی طرف
لوٹنا اور آخر جانا ہے اور رحمت فرمائے اللہ
سیدنا و مولانا محمد پر جو عالی قدر اور عظیم الجاہ
ہیں اور ان کی اولاد و اصحاب اور ان کے
دوستوں پر۔

لکھا بندۂ ضعیف :
مصطفٰی حداد حموی نے

طبع الخاتم

---

۲۷ رجب المرجب　　کتبۂ خاکپائے بزرگان دیوبند: نفیس الحسینی غفرلہٗ　　۱۳۸۲ھ